exponovels

For more visit (exponovels.com)

تیرا اعتبار چاہیئے

انا الیاس

exponovels

امی میں کتنی مرتبہ کہوں کے مجھے شادی نہیں کرنی۔آخر آپ اور ابا کیوں نہیں سمجھتے۔کیا اس کے بغیر میری زندگی نہیں گزر سکتی۔"عزہ جو ابھی کھانا کھا کر بچوں کو سلا کر اپنا آفس کا کام کھول کر بیٹھی ہی تھی کہ عطیہ بیگم اسے دودھ دینے آئیں اور ساتھ ہی ان ئے آنے والے رشتے کی بات شروع کر بیٹھیں۔حالانکہ وہ جانتی تھیں کہ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی انکار ہی آئے گا مگر پھر بھی وہ ایک آس لیۓ عزہ سے بات شروع کر چکی تھیں۔

بیٹا یہ بہت ضروری ہے۔ایک عورت مرد کے بغیر اس معاشرے میں تنہا زندگی نہیں گزار سکتی۔"وہ لاچاری سے اسے ہر دفعہ کی طرح" اس مرتبہ بھی سمجھانے بیٹھ گئیں۔

یہ سب فرسودہ باتیں ہیں آج کی عورت سب کچھ کر سکتی ہے"اس نے ماں کی بات کو اڑایا۔"

عورت ہر دور میں عورت ہی رہتی ہے۔یہ چار کتابیں پڑھ کر تم لوگ سمجھتے ہو باہر پھرنے والے ہر گدھ کا مقابلہ کر لو گی۔تم مجھے اتنا بتاؤ" اگر تمہارے ابا نہ ہوں تو کیا تم رات کے دو بجے ان بچوں کو لے کر ہاسپٹلوں اور میڈیکل سٹورز کے چکر کاٹ سکتی ہو۔یہ ایک مرد کا آسرا ہی ہے کہ تم ان بچوں کی ذمہ داری آرام سے نبھا رہی ہو۔نہیں تو میں دیکھوں چار دن بھی تم نکال نہیں سکتی۔"ماں کی باتیں سن کر وہ جو اپنی طرف سے لیپ ٹاپ پر کام شروع کر چکی تھی ساکت رہ گئی۔کتنے لمحے وہ کچھ بول ہی نہ پائی۔

کتنا صحیح کہا ہے امی نے ابھی کل رات کی ہی تو بات تھی۔جب ہادی کی رات میں طبیعت خراب ہوئی الٹیاں اس قدر شروع ہوئیں کہ سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

ابا کے ساتھ وہ رات کے دو بجے قریبی ہاسپٹل کی جانب بھاگی۔یہ ابا ہی تھے جو بھاگ دوڑ کرے کے کبھی ڈاکٹروں سے بات کرتے اور کبھی

ڈسپنسری سے کوئی دوا لاتے جبکہ وہ تو ایک کونے میں کھڑی بس روئے جا رہی تھی۔

ایسا نہیں تھا کہ وہ کوئی دبو سی لڑکی تھی۔ عام لڑکیوں سے کہیں زیادہ ہمت اور حوصلے والی تھی۔ شاید ماں بننے کا احساس ہی انسان کو باہمت بنا دیتا ہے۔ اور پھر جو لوگ سنگل پیرنٹ ہوں وہ تو ویسے بھی اپنی اولاد کو زمانے کے سرد و گرم سے بچانے کے لیے خود طوفان بن جاتے ہیں۔ عزہ بھی ایسی ہی تھی۔ س عدا اور ہادی نے اسے جہاں مضبوط بنا دیا تھا وہاں وہ ماں ہونے کے ناطے اندر سے بے حد کمزور بھی تھی۔ اپنی اولاد کی تکلیف وہ سہہ نہیں پاتی تھی۔

ابھی تو ابا کا آسرا تھا اور اگر ابا نہ ہوں تو۔۔۔۔۔۔ یہ سب سوچ کر وہ حقیقت میں اندر تک کانپ گئی تھی۔

امی آپ کی بات ٹھیک ہے میں مانتی ہوں۔ مگر کون ہے جو مجھے میرے بچوں سمیت قبول کرے گا۔ اس حقیقت سے بھی تو آپ نظر" نہیں چرا سکتیں نا" اس نے اب ماں کے لیے سوچ کے در وا کیے۔

تو میں نے کہا ہے نا ہم ان کو رکھیں گے۔ ہمارے پاس تمہارے اور ان بچوں کے علاوہ ہے ہی کون" انکے پاس پہلے سے حل موجود تھا۔ "

یہ تو بالکل بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ کی اپنی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ابا خود ہارٹ پیشنٹ ہیں اور ویسے بھی میں اپنے بچوں کو رلنے کے" لیے چھوڑ کر۔ محرومی دے کر خود زندگی کی خوشیاں کشید کرنے چل پڑوں۔ مجھے بتائیں کون ماں ایسی ظالم ہو سکتی ہے۔" وہ انکی بات در کرتے ہوئے قطعیت سے بولی۔

تو کیا ہم تمہیں اس طرح اجڑی حالت میں چھوڑ کر قبر میں جا لیٹیں" عطیہ بیگم آج پھر اسکی ضد کے آگے زچ ہو گئیں تھیں۔ ہر بار" اسکی ایک ہی تورٹ ہوتی تھی۔ شادی نہیں کرنی میرے بچے کون قبول کرے گا۔

اللہ نہ کرے آپ پلیز یہ مرنے مارنے والی باتیں نہ کیا کریں کتنی دفع کہوں آپکو" وہ لیپ ٹاپ بیڈ پر رکھتی انکے قریب جا بیٹھی۔ سر انکے" کندھے پر رکھ کر انکے ہاتھ تھام لیے جیسے انہیں کہیں نہیں جانے دے گی۔

تو میری جان ہمیں مت ستاؤ اور رشتے کے لیے ہامی بھر لو" انہوں نے ایک ہاتھ اسکے بالوں پر پھیرتے اسکے سر پہ پیار کرتے ہوئے کہا۔ "

ٹھیک ہے میں مان جاؤں گی اگر کوئی ایسا شخص ہو جو مجھے میرے بچوں سمیت قبول کرے۔ یقین کریں میں ایک لفظ اعتراض کا کہے بغیر" ہاں کر دوں گی۔ مگر میری شادی کرنے کی شرط یہی ہے۔" اس نے بھی کچھ انکی بات منواتے اور کچھ اپنی منواتے ہوئے کہا۔

یہ تو پھر نہ ہی کہنے والی بات ہوئی نا" عطیہ بیگم نے اسکی چالا کی سمجھتے ہوئے کہا۔ "

ہو سکتا ہے کوئی ایسا ہو جو یہ شرط مان ہی جائے۔ آپ خود ہی تو کہتیں ہیں ہمیشہ اچھے کی امید رکھو تو اللہ بھی اچھا ہی کرے گا۔ اب آپ خود" ہی مایوس ہو رہیں ہیں" وہ جانتی تھی کہ ایسا کوئی ہو ہی نہیں سکتا جو ایک دو بچوں کی ماں سے شادی پر تیار ہو اسی لیے یہ شرط رکھی تھی۔ وہ بار بار انہیں مایوس بھی نہیں کرنا چاہتی تھی مگر اقرار بھی ایسی شرط کے ساتھ کیا جو پورا ہونے والا نہیں تھا۔

exponovels

اللہ کرے میں تو کہتی ہوں کل کا ملتا آج کوئی ایسا لڑکا ملے تو میں تو ایک سیکنڈ نہ لگاؤں "انہوں نے حسرت سے کہا۔ "

اب ہم بوجھ بن گ ئے ہیں نا آپ پر "اس نے انکے کندھے سے سر اٹھاتے خفگی بھرے لہجے میں کہا۔ "

نہیں میری جان بیٹیاں ماں باپ پر کبھی بوجھ نہیں ہوتیں مگر یہ قدرت کا قانون ہے کہ وہ ساری عمر ماں باپ کی دہلیز پر بیٹھی اچھی بھی نہیں لگتیں یہ عجیب سی محبت ہے انہیں دور کرنا بھی نہیں چاہتے مگر کرنا بھی پڑتا ہے۔بس یہ تو اللہ کا نظام ہے۔"انہوں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

چلو اب تم کام کرو اپنا میرے وظیفے کا وقت ہو گیا ہے۔اللہ ہماری زندگی میں ہی تمہیں اپنے گھر کا کر دے تو بس سے بڑھ کر ہمارے لی ئے سکون کی بات اور کیا ہو گی "اسکے پاس سے اٹھتے انہوں نے ہادی اور سعد کو پیار کیا اور کمرے سے چلی گئیں۔

حبکہ وہ ساری سوچوں کو جھٹک کر کل کی پریزینٹیشن تیار کرنے لگ گئ۔

اسے یقین تھا کہ ایسا کوئی جی دار نہیں ہو گا جو اسے اسکے بچوں سمیت قبول کرے۔

مگر کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے ناکہ خدا ہمیں بتاتا ہے اور دکھاتا ہے کہ ہماری سوچ اور ہمارا یقین اسکے ارادوں کے آگے کچھ بھی نہیں۔ اگر ہم اپنے آنے والے کل کے متعلق سب جان لیں تو غیب اور اسکا علم تو کوئی معانی نہیں رکھتے۔اللہ ہمیں عقل، شعور سمجھ بوجھ سب دیتا ہے مگر کچھ علم وہ ہم سے مخفی رکھتا ہے یہ بتانے کے لی ئے کہ ہم انسان ہیں اسکے بندے اور اسکی حکمت کے آگے سر جھکانے والے۔

ہیلو! سحر عزہ آچکیں ہیں کیا "یشر کی گھمبیر آواز ماؤتھ پیس میں گونجی۔ "

جی سر ابھی تھوڑی دیر پہلے آئ ہیں "سحر جو کہ یشر کی پی اے تھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے عزہ کو اپنے کیبن میں جاتے دیکھا تھا۔ "

اوکے آپ انہیں کہیں کہ پریزینٹیشن کی فائل لے کر میرے آفس میں آئیں "یشر کا اگلا حکم ملتے ہی اس نے جی کہہ کر فون رکھا۔ "

دوسرے فون سے عزہ کے کیبن کی ایکسٹینشن کا نمبر ملایا۔

"ہیلو"

"سر کہہ رہے ہیں آج جو میٹنگ ہونی ہے اسکی پریزینٹیشن فائل لے کر فوراً انکے آفس میں پہنچو"

سحر نے اسکی ہیلو کے جواب میں یشر کا پیغام پہنچایا۔

ارے یار سانس تو لینے دیتے اور انہیں کیا الہام ہوا ہے کہ میں آ گئی ہوں "وہ جو ابھی ابھی آکر بیٹھی ہی تھی اور اپنی چیزیں ارینج کر رہی تھی یشر کے ملنے والے پیغام پر بدمزہ ہوئی۔

الہام نہیں ڈیئر انکی پی اے کس لی ئے ہے "سحر نے فخریہ اپنی کارکردگی بتائی۔ "

exponovels

تمہیں تو ریلوے میں ہونا چاہیئے تھا تیز گام کہیں کی۔ وہاں کا بھی کچھ بھلا ہو جاتا۔" اس نے اپنی فائل نکالتے سحر کی تیزیوں پر طنز کیا۔ " شکریہ اب باقی کی کلاس میری لنچ بریک میں لے لینا ابھی تو سر کے پاس پہنچو اس سے پہلے کے وہ تمہارے سر پر پہنچ جائیں" اس نے ہنستے ہوئے یشر کے غصے سے ڈرایا۔ وہ کام کے معاملے میں بہت ڈسپلنڈ تھا۔

جس پر اکثر عزہ خود کہتی تھی کہ سر اتنے ڈسپلنڈ نہ ہوتے تو ہم نے کب کا انکا بزنس ڈبو دینا تھا۔

وہ کوئی بہت بوڑھا نہیں تھا۔ بمشکل انتیس سال کا تھا۔ مگر کام کرنا اور لینا خوب جانتا تھا۔ سافٹ سپاکن مگر اصولوں کے معاملے میں سخت۔ عزہ کو ابھی چھ ماہ ہوئے تھے یشر کا آفس جوائن کیئے۔ مگر حقیقت میں اسے یشر کے انڈر کام کر کے مزہ آتا تھا۔

نہایت چیلنجنگ بندہ تھا۔ اسپورٹس کٹس کا بزنس کرتا تھا۔ سب بڑی بڑی کمپنیوں کو مال سپلائی کرتا تھا۔

کچھ عرصہ ہی ہوا تھا اسے اس فیلڈ میں آئے مگر بہت جلد یا علی پائے کے بزنس مینز میں اس کا شمار ہونے لگا تھا جس کی وجہ اسکی ڈیڈیکیشن تھی۔

اپنے ماتحتوں کے ساتھ وہ بیک وقت دوست اور باس دونوں طرح سے پیش آتا تھا۔

ہلکی سی بیئیرڈ میں تیکھے نقوش رکھنے والا یشر لڑکیاں تو لڑکیاں لڑکوں تک کے لیئے ایک متاثر کن شخصیت کا حامل تھا۔

اپنے ہمراہ کام کرنے والی لڑکیوں کے ساتھ اسکا رویہ ریزورڈ مگر روڈ نہیں ہوتا تھا۔ بہت عزت سے وہ بات کرتا تھا۔

عزہ فائل لے کر اسکے آفس کا دروازہ ناک کر کے کم ان کی آواز پر اندر بڑھی۔

پلیز عزہ ہیو آ سیٹ" وہ جو بڑی سی ٹیبل کے دوسری جانب ڈارک گرے سوٹ میں وائٹ شرٹ کے اوپر سٹیل گرے ٹائی لگائے اپنی چھا جانے والی شخصیت سمیت لیپ ٹاپ سامنے رکھے کام کرنے میں مصروف تھا۔ عزہ کو اندر آنے اور پھر اپنے سامنے بیٹھنے کا کہہ کر موبائل پر کسی سے بات کرنے میں بھی مصروف تھا۔

عزہ اعتماد سے چلتے ہوئے اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اور پریزینٹیشن والی فائل کھول کر اسکا میٹیریل پھر سے پڑھنے لگی۔ کیونکہ کبھی کبھی یشر اتنے مشکل سوال کر جاتا تھا کہ اگلا بندہ کنفیوز نہ بھی ہونا چاہے تو ہو جاتا تھا۔

اور عزہ کی تو ایک دو مرتبہ اس سے عزت افزائی ہو چکی تھی۔ اسی لیئے آج کی پریزینٹیشن اسکے لیئے بہت امپورٹنٹ تھی۔

فون ختم کرتے ہی اس نے عزہ کی جانب رخ کیا۔ جو مسٹرڈ اور ڈارک بلو امتزاج کے رنگوں کا کھدر کا سوٹ پہنے سر پر براؤن اسکارف لپیٹے ڈارک بلو کیپ لیئے ہمیشہ کی طرح یشر کو بہت ہی گریس فل اور ڈیسینٹ لگ رہی تھی۔ اس نے کبھی اسے عام لڑکیوں کی طرح فیشن کے پیچھے لگ کر عجیب وغریب کپڑے پہنے نہیں دیکھا تھا۔ وہ اتنی ریزرور ڈرہتی تھی کہ اگلا بندہ خود ہی اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔

exponovels

جی تو پریزینٹیشن دکھائیں "اس نے ہاتھ بڑھا کر عزہ کو وہ فائل پکڑانے کو کہا۔ "

عزہ نے جلدی سے وہ فائل اسے پکڑائی جو کچھ دیر پہلے وہ پڑھ رہی تھی۔

میرے ہر ورکر کی الگ الگ کوالٹیز ہیں اور وہ کوالٹیز مجھے بہت پسند بھی ہیں۔آپکی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ آپ نروس ہوتی نہیں " کرتی ہیں اور آج بھی میں ایکسپیکٹ کروں گا کہ میٹنگ ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کو آپ اپنی اچھی سی پریزیں ٹیشن سے اتنا مرعوب کریں کہ وہ نروس ہو کر کچھ بھی پوچھنے کی ہمت نہ کریں۔"بظاہر وہ جو فائل کی جانب متوجہ تھا اور مخاطب عزہ سے تھا اسکی ہاتھوں کی لرزش یشر کی تیز نظروں سے چھپی نہیں رہی تھی جو ٹیبل پر رکھے ہوئے تھے۔

سر بس فرسٹ ٹائم ہے تو اسی لیئے تھوڑا سا نروس ہو رہی ہوں "عزہ کو اسکی سب سے زیادہ یہی بات پسند تھی کہ وہ اپنے دھیمے لہجے میں" اتنے طریقے سے تنقید بھی کر جاتا تھا کہ اگلے بندے کو برا نہ لگے اور ساتھ میں کوئی ایک آدھ بات تعریف کی کر کے اپنے ورکرز کا مورال ہمیشہ بلند کرتا تھا۔

انکی حوصلہ افزائی کرتا تھا۔

جب بھی آپ کچھ بھی کہیں پریزینٹ کریں ہمیشہ یہ سوچ کر مائیک یا روسٹرم سنبھالیں کہ یہاں بیٹھا کوئی شخص آپکے ٹاپک کو آپ سے " زیادہ نہیں جانتا۔غلط بات بھی بول جائیں تو اتنے اعتماد کے ساتھ کہ سامنے والے کو اپنے صحیح ہونے پر شبہ ہو۔

اور اگر آپکا پیپر ورک پورا ہے جیسا کہ آپکی فائل سے نظر آرہا ہے تو پھر آپکو گھبرانے کی ضرورت ہی نہیں آپ کو جب اپنی تیاری پر اعتماد نہیں ہو گا آپ اسے لوگوں تک کیسے پہنچا سکیں گی۔"یشر کی باتوں نے واقعی اس کا اعتماد بحال کیا تھا۔

جی سر تھینک یو "اس نے ہلکی سی مسکراہٹ دیتے یشر کا شکریہ ادا کیا۔ "

آپ میں بہت سے گٹس ہیں انکو بے اعتمادی کی نظر مت کریں۔"اسکی نظریں ہنوز اسکی فائل کی جانب تھیں۔ "

پھر اسے بند کر کے عزہ کی جانب بڑھاتے اس نے بیسٹ آف لک کہا اور اسے واپس جانے کا عندیہ دیا۔

لیکن یشر کی باتوں سے اسے اتنا فائدہ ہوا کہ اس نے پریزینٹیشن بہت اچھی دی۔اور جس کلائنٹ سے انکی ڈیل چل رہی تھی وہ عزہ کی اتنی ڈیٹیلڈ پریزینٹیشن جس میں اس نے ہر طرح کے فائدے کو ہائلائٹ کیا تھا اور اسکے علاوہ اس کلائنٹ کے باقی کمپنیز کے ساتھ کام کرنے کے بہت سے نقصانات کو بھی ہائلائیٹ کیا تھا جو اسے وقتاً فوقتاً ملتے رہے تھے اور جو اسے انکے ساتھ کام کرنے میں نہیں ہو سکتے تھے۔عزہ کی اس پریزینٹیشن کے بعد وہ یشر کے ساتھ کام کرنے پر راضی ہو گیا۔

سر اتنے اچھے کلائنٹ کے ملنے پر ایک لنچ تو بنتا ہے نا اور میم عزہ کے لیئے تو اسپیشلی۔"ہارون جو انکے آفس کا سب سے زیادہ زندہ دل لڑکا تھا"

For more visit (exponovels.com)

وہ بولا۔وہ سب اس وقت آفس کے ہال میں موجود تھے۔جہاں آج کی پریزینٹیشن کو ہی ڈسکس کیا جا رہا تھا۔

بالکل کیوں نہیں آپ لوگ آرڈر پلیس کریں میں پے مینٹ کر دیتا ہوں"یشر نے اسکی ہاں میں ہاں ملاتے سب کی جانب دیکھا۔ "

نہیں سر یہاں تو روز ہی بیٹھ کر لنچ کرتے ہیں باہر چل کر کہیں لنچ کروائیں"ہارون کے کہنے پر سب نے ہاں میں ہاں ملائی سوائے عزہ" کے۔

اوکے !اس پریزینٹیشن کا زیادہ کریڈٹ تو مس عزہ کو جاتا ہے جہاں یہ کہیں گی میں آپ سب کی ٹیبلز ریزرو کروا دیتا ہوں"یشر نے عزہ" کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

سر یہ تو پھر نہ والی ہی بات ہوئی"سحر کے کہنے پر سب ہنس پڑے سب جانتے تھے کے عزہ آفس کے کسی لنچ اور ڈنر میں نہیں جاتی تھی۔" لہذا اسکے کچھ کہنے سے پہلے بولی۔

اب یہ آپ لوگ خود ڈیسائیڈ کریں"یشر سب ان پر ڈالتا ہوا خود اپنے روم کی جانب چل پڑا۔ "

بتادیں نہ میم کیوں ہماری بھی ٹریٹ پر لات مار رہی ہیں"ہارون نے بے چارگی سے کہا۔ "

اف کہہ ایسے رہے ہیں جیسے آج تک کبھی ہوٹلنگ نہیں کی۔سوری جو کچھ منگوانا ہے یہیں منگوائیں"وہ اسے ہری جھنڈی دکھاتی اپنے" کیبن کی طرف چل پڑی۔

باقی سب کا بھی منہ اتر گیا۔

جیسے ہی وہ گھر آیا فیجا آپا کی آواز کچن سے آتی سنائی دی۔وہ کچن کی ہی جانب بڑھ گیا جہاں ممی اور آپا باتیں کر رہیں تھیں۔

اسلام علیکم آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں۔آپ بھی تبھی آتی ہیں جب ممی آتی ہیں ویسے تو آپکو اپنا بھائی یاد نہیں آتا"اسکے" سلام پر مسکراتے ہوئے جواب دیتیں وہ یشر کی جانب بڑھیں جس نے بڑھ کر انہیں اپنے بازوؤں کے حصار میں لیتے اپنے ساتھ لگاتے ماتھے پر عقیدت سے پیار کیا۔

اور تم تو جیسے فیصل آباد کے دن رات چکر لگاتے ہو"انہوں نے بھی ناراضگی سے کہا۔وہ شادی ہو کر فیصل آباد جا چکیں تھیں۔شادی کو" سات سال گزر چکے تھے مگر اولاد کی نعمت سے محروم تھیں۔

یشر کے والدین بڑے بیٹے کے ساتھ اسلام آباد رہتے تھے جبکہ یشر شروع سے اکیلے رہنے کا عادی تھا۔چھوٹی عمر میں باہر چلا گیا وہاں سے پڑھ کر واپس آیا تو لاہور میں اپنے دوست کے ساتھ مل کر بزنس شروع کیا جسے اب وہ اکیلا ہی چلاتا تھا اسکا دوست سبطین امریکن ایمبیسی میں جاب شروع کر چکا تھا۔

ویک اینڈز پر وہ اسلام آباد کا چکر ضرور لگاتا تھا۔

exponovels

وہ تین بہن بھائی تھے۔

واسع بھائی سب سے بڑے تھے انکی شادی کو دس سال کا عرصہ گزر چکا تھا تحریم انکی بیوی اور ڈاکٹر بھی تھیں جبکہ انکے دو پیارے سے بچے ایشال اور شایان سب کو بہت عزیز تھے۔

انکے بعد فیحا کی باری تھی جن کی شادی زبیر سے سات سال پہلے ہوئی تھی۔زبیر کچھ عرصہ پہلے آسٹیر لیا چلا گیا تھا آفس کی طرف سے فیحا آپا بھی آتی جاتی رہتی تھیں۔

اور یشر سب سے چھوٹا تھا اسی لیۓ بھی سب کو بہت عزیز تھا۔نخرے اور لاڈ بھی وہ سب سے خوب اٹھواتا تھا مگر بہت سعادت مند تھا جس کی وجہ سے شہاب صاحب اور فریحہ بیگم اسکی ہر بات مانتے تھے۔

ممی اب جلدی سے اسکی شادی کروا بھی دیں "فریحہ بیگم جو کل ہی یشر کے پاس آئیں تھیں۔اس وقت اسکی پسند کے انڈے کو فتے بناتے "ہوئے ان دونوں کا پیار بھی دیکھ رہیں تھیں۔

ایک تو یہ جن لوگوں کی شادیاں ہو جاتیں ہیں نا ان کو دوسروں کی آزادی بہت کھلتی ہے "یشر نے چڑ کر کہا وہ ہر بار یہی بات جو دہراتی "تھیں۔

توکس عمر میں شادی کروگے انتیس سال کے تو ہو چکے ہو اور اس عمر میں واسع بھائی دو بچوں کے ابا بن چکے تھے "اس نے یشر کو یاد "کروایا۔

ضروری ہے جو حماقت انہوں نے کی میں بھی وہ کروں "وہ ٹیبل پر بیٹھا پانی پیتا ہوا ہنستے ہوئے بولا۔ "

شرم تو نہیں آتی بڑے بھائی کے بارے میں ایسے کہتے ہوئے "آپا نے ہنسی روکتے ہوئے اسکے کندھے پر دھپ ماری۔ "

جب انہیں شرم نہیں آئی ایسا کارنامہ کرتے ہوئے تو میں کیوں کروں "اس نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کی۔ "

ممی کتنی زبان چلنے لگ گئی ہے اسکی بس اب آپ اسکی شادی والا کام کر کے ہی جائیں "انہوں نے فریحہ بیگم کو اکسایا۔ "

میری معصوم سی ممی کو مت ورغلائیں "اس نے اٹھ کر فریحہ بیگم کے کندھوں پر بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔ "

میں تو اس مرتبہ واقعی یہی سوچ کر آئی ہوں "انہوں نے یشر کے چہرے پر پیار سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "

چلو آپ دونوں کیا پلیننگ کر کے آئی ہیں "اس نے فورا خفگی سے کہا۔ "

بالکل "دونوں یک زبان ہوئیں۔ایک شبیہہ یشر کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔ "

چلیں ابھی تو کھانا کھلائیں پھر اس ایشو پر بھی بات کرتے ہیں "یشر کے اس موضوع پر بات بڑھانے نے دونوں کو حیران کیا۔ "

ممی سچ میں یہ اپنے یشر نے ہی کہا ہے نا جو اس موضوع سے ہی بدکتا ہے۔۔اس کا مطلب ہے کوئی لڑکی وڑکی کا چکر ہے "فیحا آپا نے پہلے "

exponovels

حیران ہوتے اور پھر شرارت سے یشر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بہت عقلمند بنادیا ہے آپکو زبیر بھائی نے "اس نے انہیں ایک مرتبہ پھر چڑایا اور مسکراتے ہوئے کچن سے باہر چلا گیا۔"

جبکہ وہ دونوں کھانا لگانے میں مصروف ہو گئیں۔

وہ جو کھانا کھانے کے بعد فیحا آپا کو اپنے ساتھ واک پر کچھ بتانے کا کہہ کر لے کر آیا تھا۔اب اسے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی کہ کیسے بات شروع کرے۔اتنا تو وہ جانتا تھا کہ اسے اپنی بات شئیر کرنے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑے گا مگر وہ اپنے فیصلے سے ایک انچ ہٹنا نہیں چاہتا تھا۔

کینٹ کی سڑکوں پر آپا کے ساتھ واک کرتے وہ دماغ میں الفاظ جوڑ رہا تھا۔

اب بتا بھی چکو یشر سچ میں کریوسیٹی کے مارے برا حال ہے کہ میرے بھائی کو کون پسند آ گیا ہے "فیحا آپا کے کہنے پر وہ جیسے اپنی سوچوں " سے یکدم باہر آیا۔

پسند نہیں کہہ سکتے مگر ہاں میں اس سے شادی کرنے کا خواہش مند ہوں۔"یشر نے بات کا آغاز کیا۔ "

میری ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے کہ میں کسی ایسی لڑکی کے ساتھ شادی کروں جس کی زندگی میں میرے ہونے سے اسکی ذات " حقیقت میں مکمل ہو۔مجھے کبھی بھی کسی پری چہرہ اور مس ورلڈ ٹائپ لڑکی کی تلاش نہیں تھی۔ہاں مگر ایسی لڑکی کی تلاش ضرور تھی جس کے لیۓ میں ایک بھرپور سہارا ثابت ہوں۔چاہے وہ جتنے بھی عام نقوش کی ہو۔عام سی صورت کی ہو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔"

اسکی بات نے فیحا آپا کو الجھا دیا تھا۔

کہنا کیا چاہ رہے ہو "وہ آخر پوچھ بیٹھیں۔"

آپا ہمارے نبیوں، اصحاب اور ولیوں کی زندگیاں صرف پڑھنے اور ان سے متاثر ہونے کے لیۓ نہیں ہیں بلکہ وہ اسی لیۓ ہیں کہ ہم " بھی ان پر عمل کریں۔"مہندی رنگ کی کھدر کی شلوار قمیض پہنے کالی گرم شال کندھوں کے گرد لپیٹے ہاتھ پیچھے باندھے سامنے دیکھتے وہ ان سے مخاطب تھا۔

دیکھو یشر تمہیں جو کہنا ہے سیدھے سیدھے بتاؤ یہ گھما پھرا کر بات مت کرو میں پریشان ہو رہی ہوں اتنا تو سمجھ گئی ہوں کہ تمہاری پسند " بہت ٹیڑھی ہے۔اب کس حد تک ہے یہ تم مجھے بتاؤ گے "آپا کی بات پر اس نے مسکراتی نظروں سے انہیں دیکھا۔وہ ہمیشہ سے انکے بہت کلوز رہا تھا اپنی ہر پریشانی، زندگی میں لینے والا ہر نیا قدم وہ انکے علم میں لائے بغیر نہیں اٹھاتا تھا۔

وہ جہاں کہیں بھی ہوتیں وہ ضرور ان سے ہر بات شئیر کرتا تھا تو یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ وہ اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے سے پہلے انہیں نہ بتاتا۔

exponovels

وہ بہت دنوں سے ان سے بات کرنے کا سوچ رہا تھا مگر وقت نہیں مل پا رہا تھا۔ اور اب جب وہ خود اسکے پاس آ گئیں تو وہ یہ موقع گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

"میں جس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں وہ میرے آفس میں ہی کام کرتی ہے۔ ڈیوارسڈ ہے آئی تھنک مگر یہ کنفرم ہے کہ دو بچوں کی ماں ہے۔ مگر ایج میں مجھ سے چھوٹی ہے۔ بہت کانفیڈنٹ اور کمپیٹینٹ۔۔۔"

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔ تم۔۔ تم پاگل ہو کیا یا یہ کوئی مذاق ہے" آپا نے رک کر اس کو فوراً ٹوکتے ہوئے کہا اور غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"اس میں پاگل پن کی کیا بات ہے۔ کیا جو لڑکیاں دو بچوں بلکہ کئی بچوں کے باپ سے شادی کرتی ہیں وہ پاگل ہوتی ہیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسی مثالیں بھری پڑی ہیں جس میں باقاعدہ کنواری لڑکیوں کو فورس کیا جاتا ہے کچھ غربت کے باعث ایسا کرتی ہیں کہ انکے پیچھے بہنوں کی ایک قطار ہوتی ہے۔ یا پھر کچھ رشتے کے انتظار میں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے اتنی ایج کی ہو جاتی ہیں جن کے پاس اور کوئی آپشن نہیں ہوتی یا پھر وہ جو اپنی بہنوں کے مرنے کے بعد انکی نشانی کو سنبھال سکتی ہیں۔ جب وہ سب پاگل نہیں تو ایک مرد جو کنوارا ہے مگر وہ ایک دو بچوں کی ماں سے شادی کر کے اسکی زندگی اور بچوں کو سہارا دینا چاہتا ہے وہ کیوں اور کہاں سے پاگل ہے۔" وہ جب بولنے پر آیا تو پھر بولتا چلا گیا۔ فیحالا جواب ہو گئی اُسکے پاس واقعی ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔

"یشر میں تمہاری کسی بات کو غلط نہیں کہوں گی مگر یہ سب ٹھیک نہیں۔ تم خود سوچو ہم لوگوں کو کیا کہیں گے اور اول تو میرا اپنا دل اس بات کو نہیں مان رہا" فیحا نے نفی میں سر ہلاتے گویا اسے اپنا فیصلہ سنایا۔

"یہی بات ہمیں اپنی خوشی سے زیادہ یہ غم ہوتا ہے کہ لوگ کیا کہیں گے اور ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے۔ ہماری یہی باتیں ہمیں اپنے مذہب سے دور لے آئی ہیں۔ ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ ہم کیوں اچھائی میں پہل نہ کریں ہم دنیا کا کیوں انتظار کریں۔" یشر نے انہیں دیکھتے تاسف سے سر ہلایا۔

"کیا وہ بہت خوبصورت ہے" فیحا نے اب تفتیشی انداز میں پوچھا۔ وہ انکے سوال پر مسکرایا آخر تھیں تو بہن یہی سمجھیں کہ کوئی ساحرہ ہے جس نے انکے بھائی کو پھنسایا ہے۔

"مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ اللہ نے اسے مکمل انسان بنایا ہے۔ وہ اتنی اچھی ہے کہ دل خود بخود اسکی عزت کرنے کو چاہتا ہے اور اس سے آگے میں نے اسکو خوبصورتی والے پیرامیٹر سے نہیں دیکھا۔ میں نہیں جانتا کہ اسکی ناک چھوٹی ہے یا موٹی، اسکی آنکھیں بڑی ہیں یا نارمل ان کا رنگ کیا ہے۔ میں نے کبھی اسے غور سے دیکھا ہی نہیں بس ایک کشش ہے جو اسکی جانب کھینچتی ہے مگر حد بندی ایسی رکھتی ہے کہ مجھے اسکی جانب دیکھنے نہیں دیتی۔ آپ لوگ دیکھ لیجیئے گا نہ اب" اس نے اپنی نرم نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے سچائی سے

بتایا۔یہ تو وہ جانتی تھیں کہ ان کا بھائی کوئی دل پھینک اور آوارہ مزاج کا نہیں۔وہ شروع سے ہی ڈفرنٹ تھا۔چھوٹے ہوتے سے اپنی پاکٹ منی کا ایک حصہ ان بچوں کے لئیے رکھتا تھا جو سڑکوں پر چیزیں بیچتے تھے۔اسی طرح اب جب وہ خود کمانے کے قابل ہوا تھا تو اپنی کمائی کا ایک حصہ چیریٹی ہومز میں بھجواتا تھا۔

مگر وہ یہ نہیں جانتی تھیں کہ وہ یہ سب کام کرتے اس حد تک چلا جائے گا کہ اپنی زندگی کو اس طرح سے گزارنے کی بات کرے گا۔

یشر "وہ بے بسی سے بس اتنا ہی کہہ سکیں۔ "

پلیز آپا آپ نے تو مجھے ہر جگہ ہر مقام پر سپورٹ کیا ہے اسی لیئے میں نے آپکو سب سے پہلے اپنا فیصلہ سنایا ہے۔آئی نو آپ میری بہت اچھی آپا ہیں نہ صرف آپ میری بات اور مقصد کو سمجھیں گی بلکہ باقیوں کو بھی منائیں گی۔میں کسی بھی ان میریڈ لڑکی کے ساتھ عام سی زندگی گزار دوں تو میں نے بھی اوروں کی طرح اس دنیا میں آکر ایسا کیا کیا جو میری آئندہ کی زندگی کو سنوار دے گا۔میں عام لوگوں کی طرح زندگی نہیں گزارنا چاہتا۔ہم اسی وجہ سے اپنے معاشرے میں کوئی تبدیلی نہیں لا پاتے کہ ہم یہی سوچتے ہیں کہ لوگ کیا کہیں گے۔میری زندگی کا مقصد لوگوں کی باتوں پر چلنا نہیں مجھے یہ سوچنا ہے کہ کیا میں ان راستوں پر چل رہا ہوں جن کا میرے اللہ نے کہا ہے۔ہم ساری زندگی صرف لوگوں کو خوش کرنے میں گزار دیتے ہیں۔ایک لمحے کے لیئے یہ نہیں سوچتے کہ ہم ایسا کیا کریں کہ اللہ ہم سے خوش ہو جائے۔میں اپنی زندگی کو ایک مقصد دینا چاہتا ہوں۔اور کیا ہی اچھا ہو اگر میری زندگی کسی کی عمر بھر کا سہارا بن جائے۔"اس نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں منانا چاہا۔

تم ویسے بھی تو اسکی مدد کر سکتے ہو۔اتنا بڑا اسٹیپ لینا ضروری ہے"انہوں نے پھر سے اسے سمجھانا چاہا۔ "

آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔مگر اسکے گھر میں اسکے پیرنٹس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔اور وہ بھی کتنا عرصہ اسکے ساتھ رہ پائیں گے" پھر وہ اکیلی اس معاشرے میں کیسے سروائیو کرے گی۔"یشر تو لگتا تھا انکی ہر بات کا جواب پہلے سے سوچ چکا ہے۔

یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"انہوں نے پھر بے یقینی سے اس سے پوچھا۔ "

جی"اس نے بھی انکی کیفیت سمجھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "

ٹھیک ہے میں تمہاری سچائی دیکھتے تمہاری مدد کرنے کا وعدہ کرتی ہوں مگر پہلے تم یہ کلئیر کرو کہ یہ سب وقتی ہمدردی نہیں۔کیونکہ کل کو" یہ نہ ہو تمہیں اس نیکی پر پچھتاوا ہو۔تمہارا تو کچھ نہیں جائے گا وہ لڑکی اور اسکے بچے رل جائیں گے"انہوں نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے پوچھا۔

یہ ایک دو لمحے کا فیصلہ نہیں میں نہیں جانتا کہ کیسے مگر اسکے آفس جوائن کرنے کے کچھ ہی دنوں بعد جب ایک دفعہ آپ نے مجھ سے" فون پر شادی کرنے کی بات کی تھی میرے سامنے اسکا سراپا آیا اور پھر یہ خیال اتنا مضبوط ہوتا چلا گیا کہ میں نے ہر لحاظ سے خود کو اس فیصلے

کے فائدے اور نقصان بتائے اور پھر بھی جب دل نے یہی ایک فیصلہ سنایا تو میں نے اللہ سے مدد مانگی کہ اگر میرا اسے اپنانا اسکے لیئے نقصان کا باعث ہے تو میرا دل اسکی جانب سے پھیر دے مگر اللہ بھی شاید مجھ سے بھلائی کروانا چاہتا ہے۔ میں اس کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے اس اچھے کام کے لیئے چنا۔ میں کوئی بہت اچھا مسلمان نہیں مگر میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ کوئی ایسا کام نہ کروں جس سے اللہ کی ناراضگی مول لوں۔ امید ہے اس سب کے بعد آپکو میری سچائی اور اس فیصلے کی مضبوطی پر یقین آ جائے گا" اس کا دھیما مگر پر اثر لہجہ انہیں اس پر یقین کرنے پر مجبور کر گیا۔

میں دعا کروں گی کہ اللہ نے اگر اتنی پیاری سوچ تمہارے دل میں ڈالی ہے تو تمام عمر اسے نبھانے کی توفیق دے" انہوں نے مسکراتے ہوئے فخر سے اسکی جانب دیکھتے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے تھامتے اس کا ساتھ دینے کا یقین دلایا۔

تھینک یو" اس نے دوسرے ہاتھ سے انہیں اپنے قریب کرتے انکے ماتھ پر بوسہ دیا اور واپسی کے لیئے قدم بڑھا دیئے۔"

تم بھی پاگل ہو گئی ہو کیا اسکے ساتھ۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا" جس کا ڈر تھا وہی ہوا فریحہ بیگم تو یشر کی خواہش سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گئیں۔ "

ممی پلیز ہمیں تو اسکی اتنی اچھی سوچ پر فخر کرنا چاہیئے" فیحا نے ماں کو سمجھانے کی کوشش کی۔ "

اب تم بھی اسی کی زبان بولو۔ اسی لیئے وہ اپنی ہر بات تمہیں بتاتا ہے کہ تم بے وقوف بن جاتی ہو۔ اور ہے کون وہ کل ہی میں اسکے آفس جا کر دماغ ٹھکانے لگاتی ہوں اس لڑکی کا۔ غضب خدا کا میرا معصوم بچہ ہی ملا تھا اس دو بچوں کی ماں کو پھنسانے کے لیئے۔ شرم نہیں آئی اسے" وہ تو کچھ سننے کو تیار نہیں تھیں۔ "

پلیز ممی کسی پر اس طرح الزام مت لگائیں وہ تو جانتی بھی نہیں کہ یشر اسکے بارے میں کیا سوچے بیٹھا ہے۔ اور آپکو پتہ ہے بغیر جانے اس طرح کسی پر الزام لگانا بہتان ہے۔ یہ گناہ مت کریں ممی۔" اس نے کانپ کر ماں کو دیکھتے ہوئے ٹوکا۔ "

ہاں یہ بھی یشر نے تمہیں بتایا ہو گا۔ اس نے کہا اور تم نے یقین کر لیا۔ تم بہت بھولی ہو فیحا یہ آفسوں میں کام کرنے والی ایسی ہی ہوتی ہیں" انہوں نے فیحا کے قریب بیٹھتے ہوئے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جو صوفے پر بیٹھی تھی۔ "

پلیز ممی آپکی بھی ایک بیٹی ہے کسی کی بیٹی کے متعلق ایسے مت کہیں" اس نے پھر خوفزدہ نظروں سے دیکھتے انہیں غلط بات بولنے سے منع کیا۔ "

آئے ہائے! میں خود یشر سے بات کرتی ہوں۔ تم دونوں مل کر میرا دماغ خراب کر دو گے" انہوں نے ماتھے پر ہاتھ مارتے فیحا کی باتوں پر زچ ہوتے ہوئے کہا۔ "

exponovels

وہ نہیں جانتا تھا کیسے مگر اگلے دن ڈیڈی نے آکر ممی کو اس رشتے کے لیۓ منا لیا تھا۔اور اسی شام وہ لوگ عزہ کے گھر رشتہ لے کر بھی پہنچ گۓ۔انہیں یشر ہی چھوڑنے گیا تھا کیونکہ انکے گھر کا راستہ وہی جانتا تھا۔ممی اگر بہت خوش نہیں تھیں تو بہت ناراض بھی نہیں تھیں۔

شہاب صاحب نے انہیں صرف اتنا کہا تھا "یشر اتنا بڑا ہو چکا ہے کہ اگر وہ اس لڑکی سے خود نکاح کر لے تو میں اور تم اسے کچھ نہیں کہہ سکتے نابالغ نہیں ہے وہ۔کیا تمہارے لیۓ یہ کافی نہیں کہ اس نے صرف ہمیں اپنی پسند بتا کر اسے دیکھ کر آنے اور رشتے کی بات کہنے کا کہا ہے۔تم اور میں جانتے ہیں کہ اس نے آج تک اور لڑکوں کی طرح کبھی کسی غلط کام میں دلچسپی نہیں لی وہ ایسے ماحول سے بھی پڑھ کر واپس ہمارے پاس آگیا جہاں لڑکے جب اتنی چھوٹی عمر میں جاتے ہیں تو وہاں کی بے حیائی دیکھ کر ویسے ہی ان کی آنکھیں پھٹ جاتی ہیں۔اس نے وہاں بھی صاف ستھری زندگی گزاری ہے۔تو اب بھی وہ کسی غلط لڑکی کے پیچھے نہیں لگا۔وہ کسی طوائف کو پسند کر کے اس سے شادی کر لیتا تو کیا تم کچھ کر سکتیں تھیں تب۔اس نے تو پھر ایک شریف اور عزت دار لڑکی سے شادی کی خواہش ظاہر کی ہے۔دل بڑا کرو اور اسکے فیصلے کو سراہو "بس ان باتوں کے بعد وہ خاموشی سے چل پڑیں۔

انکے گھر کے آگے اتار کر یشر کچھ دیر بعد آنے کا کہہ کر چلا گیا۔اب اسے عزہ کی ٹینشن شروع ہو گئی تھی نہ جانے اس کا کیا ری ایکشن ہو گا ان کے درمیان تو کبھی بے تکلفانہ گفتگو نہیں ہوئی تھی۔تو پھر یہ شادی جیسی بات۔۔۔۔یشر نے سب اللہ پر چھوڑ دیا۔جس نے اسکے دل میں یہ خیال ڈالا تھا

عزہ بیٹا تمہارے باس کے والدین اور بہن آۓ ہیں۔"عطیہ بیگم گھبرائی ہوئیں عزہ کے کمرے میں پہنچیں جہاں وہ کچھ دیر پہلے ہی آفس" سے واپس آکر بچوں کے ساتھ لیپ ٹاپ پر کارٹون مووی لگا کر بیٹھی تھی۔

میرے باس کے۔۔۔کوئی اور ہو گا امی وہ کیوں آئیں گے بھلا یہاں "اس نے ہنستے ہوۓ انہیں ٹالا۔ "

تمہارے باس کا نام یشر نہیں "اب کے عطیہ بیگم کو اپنی بات ان سنی کیۓ جانے پر غصہ آیا۔ "

وہ تو ہے مگر وہ یہاں کیوں آۓ ہیں۔سر بھی ہیں کیا ساتھ "اب کی بار وہ حیرانگی اور پریشانی سے بیڈ سے اٹھی اور ماں کے پاس کھڑی" ہوئی۔

نہیں تمہارا باس تو نہیں ہے تم آکر مل لو اور چاۓ پانی کا بھی کوئی بندوبست کرو۔"وہ لوگ بہت امیر نہیں تو بہت غریب بھی نہیں تھے۔" اچھا رہن سہن تھا۔

عزہ الجھی ہوئی تیزی سے کچن کی جانب آئی۔گلاسوں میں جوس نکالا اور ڈرائنگ روم کی جانب بڑھی۔

اسکے اندر داخل ہو کر سلام کرنے پر ان تینوں کی نظریں اسکی جانب اٹھیں اور حقیقت میں ساکت رہ گئیں۔

exponovels

پنک اور موو کلر کے سوٹ میں موو ہی کلر کی شال سر پر لپیٹے وہ ٹرے ہاتھوں میں لیۓ اپنی خوبصورتی سے انہیں متاثر کر گئ تھی۔ دو بچوں کی ماں کے حساب سے تو وہ اسے تھوڑا ایج کا سمجھے تھے مگر اسکا کامنی سراپا۔۔۔ وہ تینوں ایک دوسرے کی جانب دیکھ کر اسے او کے کر چکے تھے۔

عزہ انہیں سلام کر کے جوس کے گلاس پکڑا کر واپس جا چکی تھی۔

اسکے باہر جاتے ہی فیحا نے انہیں اپنی آمد کا مقصد بتایا اور یہ کہ فیحا کچھ دن پہلے یشر کے آفس گئ تھی اور وہیں وہ اسے بہت پسند آئی۔

آنٹی ہم جانتے ہیں کہ عزہ کے دو بچے ہیں مگر ہمیں اور یشر کو کوئ اعتراض نہیں ہے ہم انہیں بھی اپنے بچوں کی طرح رکھیں گے۔ بس" آپ ہمارے یشر کے بارے میں ضرور سوچیۓ گا۔ آپ لوگ بھی جب چاہے ہمارے گھر آ کر یشر کو دیکھیں اسکے بارے میں پتہ کروائیں۔ مگر ہم اس امید کے ساتھ آئے ہیں کہ جواب ہمیں ہاں میں ہی ملے۔" فیحا نے جس خوبصورتی سے بات کی تھی شہاب صاحب بھی قائل ہو گۓ تھے۔ یشر کی براہ راست پسند کے بارے میں نہ بتا کر اس نے ان سب کی عزت رکھی تھی۔ کیونکہ کوئ بھی ماں باپ یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئ انکی بیٹی کے لیۓ رشتہ لینے آئے اور یہ کہے کہ ہمارا بیٹا آپکی بیٹی کو پسند کرتا ہے۔ عزت دار لوگوں میں یہ بات معیوب سمجھی جاتی ہے۔

عطیہ بیگم اور فرحان صاحب تو انکا عندیہ سن کر ششدر ہی رہ گۓ۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اتنے اچھے اور اونچے گھرانے سے عزہ کا رشتہ آئے گا۔

کچھ دیر بعد جب وہ لوگ چائے پی کر اٹھے تب یشر انہیں لینے آگیا۔

عزہ اب تک انکے آنے کے مقصد سے انجان تھی۔ وہ لوگ بھی عام ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔ سعد اور ہادی سے بھی یشر کے گھر والے ملے۔

یشر کی گاڑی جیسے ہی باہر آئ عزہ کے والد اسے خود اندر لانے گۓ۔

اندر آکر ماحول تو اسے خوشگوار ہی لگا۔

اس نے عطیہ بیگم سے جھک کر سلام لیا۔ وہ لوگ اتنے خوبرو اور مہذب لڑکے کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

یشر نے سلام کے بعد عزہ پر نظر نہیں ڈالی جبکہ سعد اور ہادی سے وہ دوستی کرنے میں مصروف تھا۔

عزہ جیسے ہی چائے کے لیۓ اٹھنے لگی۔ یشر نے سہولت سے انکار کر کے اٹھنے کا ارادہ کیا۔ اور پھر ان سے مل کر وہ لوگ واپسی کے لیۓ نکل آئے۔

exponovels

یہ لوگ کیوں آئے تھے" اپنے ماں باپ کے چہروں کی چمک دیکھ کر اسکے دل میں جو خدشہ پیدا ہوا تھا وہ اسے بڑے زور و شور سے جھٹلا رہی تھی۔

بچوں کو واپس کمرے میں بھیج کر وہ انکے ساتھ لائنج میں آتے ہوئے تفتیشی انداز میں بولی۔

اللہ نے ہماری سن لی۔ وہ لوگ تمہارا رشتہ یشر کے لیئے لے کر آئے تھے۔ اسکی بہن کچھ دن پہلے تمہارے آفس آئی تھی نا بس وہیں " "تمہیں دیکھ کر اس نے تمہیں پسند کر لیا اور انہیں خاص طور پر لڑکے کو بچوں پر بھی کوئی اعتراض نہیں۔

وہ حیرت کی تصویر بنی اپنے شک کو حقیقت کا روپ دھارے سن اور دیکھ رہی تھی۔

کب اور کس وقت اسکی بہن آئی تھی۔ وہ تو اسی ایک بات میں اٹک گئی تھی۔

دیکھو عزہ تم نے کچھ دن پہلے ہی کہا تھا نا کہ اگر کوئی تمہیں بچوں سمیت قبول کرے گا تو تم انکار نہیں کرو گی دیکھو انہیں اب کوئی اعتراض " نہیں تو تم نے بھی کوئی اعتراض نہیں اٹھانا۔ ہم کل پرسوں انکی طرف جا کر ہاں میں جواب دے دیں گے۔ آگے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔

"اب ہم۔۔۔

پلیز امی بس کریں مجھے کچھ سوچنے دیں" وہ جو کب سے انہیں سنی جا رہی تھی آخر پھٹ پڑی وہ جو یہ سوچ بیٹھی تھی کہ اس کی ایسی شرط " رکھنے کے بعد کوئی اسے قبول نہیں کرے گا بے خبر تھی کہ اللہ تو ایسی ایسی جگہ سے رستے نکال دیتا ہے جہاں انسان کی سوچ بھی نہیں جا سکتی۔

وہ اپنے غصے اور جھنجلاہٹ کو کنٹرول کرتی وہاں سے تیزی سے نکل کر اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔

"عزہ۔۔عزہ"

ارے مت چھیڑو ابھی اسے۔۔ ذرا سوچنے دو۔ "فرحان صاحب نے عطیہ بیگم کو ٹوکا جو عزہ کو آوازیں دے رہی تھیں۔ "

اب کچھ اور ہی نہ الٹا کام کر دے" وہ اسکے تیز مزاج سے واقف تھیں۔ "

کچھ نہیں ہوتا اللہ بہتر کرے گا پریشان نہ ہو" انہوں نے عطیہ بیگم کو تسلی دی۔"

اگلے دن جیسے ہی وہ آفس پہنچی سحر سے یشر کی موجودگی کی تصدیق کی۔

سر سے کہو مجھے انہیں ضروری یہ فائل دکھانی ہے اگر وہ فری ہیں تو میں چلی جاؤں انکے روم میں" سنجیدگی سے اس نے سحر سے کہہ کر " اندر جانے کا بہانا ڈھونڈا۔

ریزیگنیشن لیٹر ساتھ لائی تھی اور اسے یشر کو دینے سے پہلے وہ اسکی طبیعت اچھی طرح صاف کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔ جس نے عزہ کے

exponovels

ارادوں پر پانی پھیر دیا تھا۔

ہیلو سر عزہ کوئی فائل دکھانا چاہتی ہے آپ فری ہیں تو اسے بھیج دوں" دوسری جانب کی بات سن کر اس نے او کے کر کے فون بند کر "

دیا۔

جاؤ" سحر کے کہتے ساتھ ہی عزہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھی۔ "

ناک کر کے اجازت ملتے ہی وہ اندر آئی۔ شر ربار نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔ جو بظاہر کام کرتا لیپ ٹاپ کی جانب متوجہ تھا۔

وہ جانتا تو تھا کہ عزہ کچھ نہ کچھ کہے گی مگر صبح آتے ساتھ ہی وہ اسکے روم میں پہنچ جائے گی یہ وہ نہیں جانتا تھا۔

بیٹھیں پلیز" وہ جو اسکی ٹیبل کے پاس آکر کھڑی ہوئی تھی۔ یشر نے اسے اپنی جگہ پر جمے دیکھ کر کہا۔ "

میں یہاں بیٹھنے نہیں آئی بلکہ اپنا ریزائن دینے آئی ہوں مگر پہلے یہ پوچھنا ضروری سمجھوں گی کہ ایک دو بچوں کی ماں سے عشق کرنے "

"کی حماقت آپ کیوں کر کر بیٹھے ہیں۔ اور کیا سوچ کر مدر ٹریسا بننے چلے ہیں۔

اسکی بات پر یشر نے مسکراتے ہوئے لیپ ٹاپ بند کر کے شاید پہلی مرتبہ اسے دیکھا مگر ابھی بھی سرسری نظر ڈالی کیونکہ اسکے نزدیک ابھی وہ اسے دیکھنے کا حق نہیں رکھتا تھا لہذا اپنی نامحرم نظروں سے اسکے چہرے کو آلودہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

بس ایک نظر اسکے غصیلے چہرے پر ڈال کر ہٹالی اور پیپر ویٹ کو گھمانے لگا۔

"اول تو میں لڑکی نہیں جو مدر ٹریسا بن جاؤں گا۔ دوسری بات آپکو کس نے کہا مجھے آپ سے عشق ہوا ہے "

اسکی بات نے عزہ کو ایک لمحے کے لیئے خفت زدہ کر دیا تھا۔

تو پھر آپکی بہن نے یہ جھوٹ کیوں بولا میں نے تو انہیں کبھی آفس آتے نہیں دیکھا۔ تو پھر یہ پرپوزل کس نے بھیجا کیا خواب میں انہوں "

نے مجھے دیکھا تھا" اسکی طنزیہ بات پر وہ جو سنجیدہ ہو چکا تھا پھر سے زیر لب مسکرایا۔

نہیں ابھی وہ اتنی اللہ والی نہیں ہوئیں کہ خواب میں ایسی چیزیں دیکھیں۔ ہاں یہ پرپوزل میں نے ہی بھیجا ہے مگر کسی بھی غلط غرض کے "

بغیر۔ بس میں اتنا جانتا ہوں کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ ہاں یا ناں کا حق آپ رکھتی ہیں۔ کین آئی سی یور ریزیگنیشن لیٹر "

نظریں اس سے ملائے بغیر وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس سے کسی پروجیکٹ کو ڈسکس کر رہا ہو۔ وہ جو اسکے چودہ طبق روشن کرنے آئی تھی جو یہ سوچے بیٹھی تھی کہ وہ اسکے پیار میں شاید گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا ہو گا اور وہ اسے اچھی خاصی سنا کر اسکا عشق کا بھوت اتارے گی ایسی کسی سچویشن کا سامنا نہ ہونے پر اچھا خاصا جھنجلا گئی۔

اسی جھنجھلاہٹ میں ریزیگنیشن اسکی جانب بڑھایا۔ اس نے تھامتے ہوئے کھول کر پڑھا پھر ٹیبل کی دراز میں ڈال دیا۔

اگر ویسا ہو جاتا ہے جیسا میں نے سوچا ہے تو او بویسلی میں آپکو جاب تو کرنے نہیں دوں گا۔ دوسری صورت میں آپ یہاں جاب جاری "

exponovels

رکھ سکتی ہیں جب تک آپ چاہئیں۔ فیصلہ آپکے ہاتھ میں ہے "اس نے ٹھنڈے مگر نرم لہجے میں کہا۔

عزہ کوئی بھی جواب دیئے بنا خاموشی سے چلی گئ۔

یشر نے بھی خاموشی سے لیپ ٹاپ دوبارہ آن کیا

اب تم کیا چاہتی ہو "سحر جو نہ صرف اسکی بہت اچھی دوست تھی بلکہ اسکے ہر دکھ درد سے واقف تھی۔ "

انہوں نے بات ہی ایسے کی کہ نہ میں کوئی اور سوال نکال سکی اور نہ کچھ اور کہہ سکی "اس نے افسوس میں تو کنفیوز ہو کر رہ گئ ہوں۔ "

سے کہا۔

تو تمہارے خیال میں وہ لمبے سے عشقیہ ڈائیلاگز بولتے۔ اپنی محبت کے واسطے دیتے اپنی عشق کی داستان سنا کر پھر تمہیں پرپوز کرتے """

سحر نے اسے بھرپور لتاڑا۔

نہیں پاگل مگر آخر وہ کس وجہ سے پھر مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جنہوں نے کبھی آفس کی باتوں کے علاوہ مجھ سے بات تک نہیں "

کی۔ کبھی ایک غیر ارادی نظر کے علاوہ دوسری نظر مجھ پر نہیں ڈالی انہوں نے اتنا بڑا فیصلہ کیسے کر لیا چلو میں کنواری ہوتی تو کوئی بات بھی

تھی میرے دو بچوں کو وہ قبول کرنے پہ تیار ہیں تو کیا یہ سب باتیں الجھانے کے لیۓ کافی نہیں۔ "اس نے اب کی بار تفصیل سے اپنی

سوچوں کو شیئر کیا۔

تو میری جان اسکے لیۓ تم ان سے شادی کر لو سب پتہ چل جائے گا۔ بے وقوف وہ کوئی ٹین ایجر ہیں جو تمہارے پیچھے پیچھے گانے گاتے "

تمہیں اپنی محبت کا یقین دلائیں گے۔ بہت سے لوگ اتنے پریکٹیکل اور کلچرڈ ہوتے ہیں کہ ہر ایک کے سامنے خود کو ایکسپوز نہیں کرتے

اور تمہارا اور ان کا تو ابھی کوئی رشتہ ہی نہیں بنا۔ دیکھو تم خود چاہتی تھیں کہ تم ایسی جگہ شادی کرو گی جہاں کوئی تمہیں تمہارے بچوں کے

ساتھ قبول کرے اب جب وہ تیار ہیں تو تمہیں کیا اعتراض ہے "سحر نے اسے رسان سے سمجھایا۔

اف تم میری بات نہیں سمجھ رہی۔ بلکہ کوئی بھی نہیں سمجھ رہا۔ ایسا لگتا ہے انہیں کسی نے خواب میں کہا جاؤ اس لڑکی سے شادی کر لو اور "

"وہ رشتہ لیۓ میرے گھر آگۓ۔ اگر انکے دل میں ایسی کوئی بات تھی تو مجھے کیوں نہیں محسوس ہوئ

تم اپنے ساتھ ساتھ مجھے بھی پاگل کر دو گی۔ یہ شکر نہیں کرتیں کہ اگر کسی بندے کو تم بالفرض پسند آ بھی گئ ہو تو وہ مہذب طریقے سے "

تمہارے گھر رشتہ لے آیا ہے۔ اگر وہ تمہیں پہلے اپنی پسند کا بتاتے تو مجھے یقین ہے کہ اگر اب تم انکے بارے میں سوچ بھی رہی ہو تو تب

تم نے سیدھا انکے منہ پر انکار مارنا تھا۔

دوسری بات یہ کہ اللہ نے جن کے نصیب جہاں لکھے ہوتے ہیں وہ وہاں پہنچ کر رہتے ہیں۔ اب انہیں ایک رات میں تمہارا خیال آیا یا دس

راتوں میں یہ بھی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

exponovels

میری مانو سب اللہ پر چھوڑ کر اس رشتے کے لیۓ ہامی بھر لو۔انکل آنٹی جتنا تمہارے لیۓ پریشان ہیں تم اس بات کو سیریس نہیں لے رہی ہو۔اپنانہ صحیح اپنے بچوں کا سوچو اکیلی رہ گئیں تو کیسے ان کا سہارا بنو گی۔

"ابھی تو تم جاب پر ہوتی ہو تو آنٹی انکل انہیں سنبھالتے ہیں کل کو جاب کرو گی یا انہیں دیکھو گی۔

"اب میں غیروں کے پیسوں پر اپنے بچوں کو پالوں گی"

تمہاری منفی سوچ تمہیں نہیں مگر تمہارے بچوں کو ضرور نقصان پہنچاۓ گی۔ "

عقل بند لڑکی! جب وہ منہ سے کہہ رہے ہیں کہ وہ تم سب کی ذمہ داری اٹھائیں گے تو تمہیں کیا پرابلم ہے"سحر کا دل کیا یا تو اپنا یا عزہ کا سر دیوار میں مار دے جس کی سوئی نجانے کہاں اٹکی ہوئی تھی۔

یار تم گھر جا کر استخارہ کروا گر وہ تمہارے لیۓ اور تمہارے بچوں کے لیۓ صحیح نہ ہوۓ تو یقیناً اللہ تمہاری رہنمائی فرمائیں گے۔سب کچھ اللہ پر چھوڑ کر صرف یہ سوچ یہ موقع تمہیں دوبارہ نہیں ملے گا۔جہاں کوئی خلوص سے تمہاری ذمہ داریاں نبھانے کا خواہشمند ہے "

سحر کی بات اسکے دل کو لگی۔

آخر اب تم ہمیں کوئی جواب دو گی یا پھر ہم اپنا فیصلہ کریں "عطیہ بیگم جو کچھ دیر پہلے ہی فرحان صاحب کے ساتھ جا کر یشر کے گھر اس سے ملنے گئیں تھیں۔واپس آکر عزہ کے سر ہو گئیں۔

مجھ سے پوچھ کر گئیں تھیں آپ۔"وہ ناراضگی سے بولی۔ "

تو تم نے کیا ساتھ جانا تھا" وہ بھی اسی کی ماں تھیں اسے ہینڈل کرنا آتا تھا۔ "

کیا ہو گیا ہے آپکو یہ تھوڑی کہا ہے"وہ دونوں اس وقت لاؤنج میں آمنے سامنے بیٹھیں بحث و تکرار کر رہیں تھیں۔فرحان صاحب" دونوں بچوں کو لے کر قریبی پارک گۓ ہوۓ تھے۔دونوں جڑواں تھے اور چھ سال کے تھے۔سکول جاتے تھے۔

تو پھر کیا کہنا چاہ رہی ہو۔دیکھو عزہ تمہاری احمقانہ باتوں میں پڑھ کر اب میں اتنا اچھا رشتہ نہیں چھوڑ سکتی ویسے بھی میں رات کو استخارہ" کر کے ہی آج اسے دیکھنے گئی تھی۔اور اسے دیکھنے اور ملنے کے بعد مجھے جتنا اطمینان ہوا ہے تو مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ لڑکا تمہارے اور بچوں کے لیۓ بہت اچھا ثابت ہو گا۔جتنی محبت سے وہ آج دونوں بچوں کا ذکر کر رہا تھا میں تمہیں بتا نہیں سکتی"وہ تو بس اسکی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا رہیں تھیں۔عزہ کو تو ایسا ہی لگا۔

اس نے کوئی توجہ نہ دی۔

جن بچوں کے لیۓ تم نے یہ شرط رکھی تھی میں انہی کا واسطہ دیتی ہوں کہ تم اب اس رشتے سے انکار نہ کرو"انہوں نے اب کی بار یہ "

آخری حربہ استعمال کیا۔

کیا ہوگیا ہے امی ایسے تو مت کہیں "اب کی بار وہ تڑپ اٹھی۔ "

ٹھیک ہے آپ انہیں ہاں کہہ دیں مگر سعد اور ہادی اسی دن میرے ساتھ یہاں سے جائیں گے جس دن میں رخصت ہوں گی مجھے کچھ دن بعد انہیں ساتھ لے جانے والی کہانی مت سنائیے گا۔اور کوئی ہنگامہ نہ ادھر سے ہوگا نہ انکی جانب سے بہت سادگی سے نکاح ہوگا۔"

اس نے انکی بات مانتے اپنی کچھ اور شرطیں رکھیں۔

اور اسکے ہاں کرتے تو ایسے لگا دونوں طرف کی پارٹیاں اسی انتظار میں تھیں پندرہ دن کے اندر اندر سب تیاریاں مکمل ہوگئیں۔

یشر نے کچھ بھی جہیز کے نام پر لینے سے صاف انکار کردیا تھا۔

نکاح میں عزہ کی جانب سے کوئی خاص مہمان نہیں تھے۔جبکہ یشر کی جانب سے بھی انکے گھروں کے سربراہان ہی آئے تھے۔

عزہ نے بہت ہلکے سے کام والی آف وائٹ شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا جس کے بارڈر پر پلم پٹی لگی ہوئی تھی۔زیور کے نام پر گلے میں چین اور کانوں میں چھوٹے سے ٹاپس تھے۔ہاتھوں میں یشر کی امی نے کڑے پہنائے تھے۔سحر نے ہی اسے تھوڑا بہت تیار کیا تھا مگر وہ اتنی سی تیاری کے ساتھ بھی بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

جبکہ یشر نے آف وائٹ شلوار قمیض کے اوپر بلیک واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔

نہ کوئی مہندی ہوئی تھی اور نہ ہی کوئی اور ہنگامہ۔نکاح کرتے ساتھ ہی رخصتی ہوگئی تھی۔عزہ صرف آنے والے وقت کی سوچ میں تھی۔

ایک اطمینان یہ تھا کہ بچے اسکے ساتھ جارہے تھے۔

اور اسی گاڑی میں تھے جس میں عزہ تھی۔

ممی آج آپ کتنی کیوٹ لگ رہی ہیں فیری کے جیسے ہے نا ہادی"وہ دونوں بار بار ماں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے اور خوش بھی ہورہے تھے۔"

یشر بابا سے انکی بہت دوستی ہوگئی تھی۔نانو نے انہیں بتایا تھا کہ اب وہ انکے بابا ہیں اور وہ اب انکے ساتھ ،انکے گھر رہیں گے۔

عزہ نہیں جانتی تھی کہ ماں نے بچوں کی کیا برین واشنگ کی ہے۔

جیسے ہی وہ لوگ یشر کے گھر پہنچے تو اس کا شاندار گھر دیکھ کر ایکسائیٹڈ ہوئے جارہے تھے۔

عزہ نے جیسے ہی گاڑی سے اتر کر اندر قدم رکھا پھولوں کی پتیوں سے اسکا استقبال کیا۔

جس پر اس نے دل میں ناگواری محسوس کی۔

فیحا آپا اور بھابھی اسے بہت پیار سے تھامے لاؤنج میں لے کر آئیں۔

exponovels

جبکہ بچے دونوں یشر کے ساتھ ساتھ تھے۔

اچھا مجھے یہ بتائیں کہ رات کو آپ میں سے کون کون دودھ پیتا ہے۔" وہ دونوں کو اپنی ایک ایک ٹانگ پر بٹھائے عزہ کے سامنے والے" صوفے پر بیٹھا تھا۔

سب دونوں بچوں کی باتوں سے محظوظ ہو رہے تھے۔ سب نے انہیں بہت پیار دیا تھا۔

اور اتنے ہی پیار سے قبول کیا تھا مگر عزہ کو یہ خلوص دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اسے ایسا لگ رہا تھا کہ یشر اسکے بچوں کو سیڑھی بنا کر اس تک پہنچے گا۔ اور وہ اسے اس سازش میں کامیاب نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔ وہ یہ تعلق ہمیشہ نبھانے کے لیۓ نہیں آئی تھی۔

وہ اسے اب اتنا زچ کرے گی کہ یشر خود ہی کوئی اور راہ نکالے۔

جبکہ یشر اسکے ارادوں سے بے نیاز بچوں کی باتوں میں مگن تھا۔

ہم دونوں پیتے ہیں اور آپکو پتہ ہے یشر بابا ممی کہتی ہیں کہ دودھ پیو گے تو سب سے زیادہ پاور فل ہو جاؤ گے اتنے جتنا سپائیڈر مین "سعد" نے بڑے جوش سے بتایا۔

واؤ آپکی ممی تو بالکل ٹھیک کہتی ہیں "اس نے سعد کی ممی کی سوچ کو سراہا جبکہ وہ اسے یشر بابا بلانے پر حیرت زدہ رہ گئی۔ "

چلو بھئی بچو اب لیٹنے کی تیاری کرو کل پھر ریسیپشن کی تیاری کرنی ہے "فریحہ بیگم نے سب کو وقت کی نزاکت کا احساس دلایا۔ "

دادو ہمارا روم کون سا ہے "عزہ کو تو آج شاکس پر شاکس مل رہے تھے اس کے بچوں کو کب اور کس نے ان نئے رشتوں کے بارے" میں بریف کیا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔ پھر سب سے پہلا شک یشر پر ہی گیا۔

اور یہ بچے روم کی بات کیوں کر رہے ہیں وہ تو کبھی میرے بغیر نہیں سوئے تو یہ روم کا کس نے کہا ان سے۔۔۔ اسے لگا وہ پہلے دن بلکہ اپنی شادی کی اس پہلی رات ہی پاگل ہو جائے گی۔

ارے میری جان آؤ میں تمھیں تمہارا روم دکھاتی ہوں تمہارے یشر بابا نے بہت خوبصورت ڈیکوریٹ کروایا ہے تم لوگوں کے" لیۓ۔ "فریحہ بیگم یشر کے قریب جاتے ان دونوں کے ہاتھ تھامے ایک کمرے کی جانب چل پڑیں۔

آؤ عزہ "فریحہ آپا اور تحریم بھابھی اسے تھام کر یشر کے روم میں لے آئیں۔ "

جہازی سائز بیڈ کمرے کے وسط میں تھا۔ اسکے بالکل سامنے دیوار مین ایل ای ڈی نسب تھی جس کے نیچے بلیک کلر کی بہت خوبصورت بک ریک بنایا گیا تھا۔

بیڈ کے بائیں جانب چھوٹی سی راہداری تھی جس میں الماریاں بنی ہوئیں تھیں یہیں ایک چھوٹا سا ڈریسنگ روم اور آخر میں واش روم کا دروازہ تھا۔

For more visit (exponovels.com)

کمرے میں کوئی اضافی سامان اور فرنیچر نہیں تھا۔

بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز کے ساتھ ایک کونے میں دیوار کے ساتھ بہت خوبصورت لیمپ تھا۔ کمرے میں کھڑکی کی جگہ گلاس کا سلائیڈنگ ڈور تھا جو پچھلی جانب لان میں کھلتا تھا۔ دروازے کے آگے کچھ جگہ چھوڑ کر خوبصورت سا گارڈن سوئنگ تھا جس کے سامنے سے دو اسٹیپس اتر کر لان میں جانے کا راستہ تھا۔

کمرے میں کوئی خاص ڈیکوریشن نہیں کی گئ تھی۔ صرف بیڈ کے سائیڈ ٹیبلز پر دو بکے رکھے گ ۓ تھے۔

فیحا اور تحریم نے اسے بیڈ پر بٹھایا۔

ہم ایزی ہو کر ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھو۔ میں کچھ کھانے کو بھیجتی ہوں" وہ سر ہلا کر تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ گئ۔

پہلے دل میں آیا بچوں کے بارے میں ان سے بات کرے پھر کچھ سوچ کر خاموش ہو گئ۔

وہ دونوں اسے بیسٹ وشز دیتی کمرے سے باہر چلی گئیں۔

کس مصیبت میں پھنس گئ ہوں۔ پتہ نہیں میرے بچے کیا کر رہے ہوں گے۔ کتنے چالاک نکلے سر کیسے میرے بچوں کو اپنا گرویدہ بنا دیا۔ ہمم۔۔۔ میں بھی کوئی اتنی بچی نہیں کہ ان کا مقصد نہ سمجھ سکوں۔ سوچا ہو گا کچھ دن اچھا بن کر مجھے قابو کر لیں گے اور پھر میرے بچوں کو دھتکار دیں گے۔ میں تو مر کر بھی انہیں ایسے کسی ارادے میں کامیاب نہ ہونے دوں۔" وہ اپنے ہی تانے بانے بننے میں لگی ہوئ تھی جو سب غلط فہمیوں پر مشتمل تھے۔

کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا تو وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئ اور آنکھیں ذرا جھکا لیں۔ جو بھی تھا یشر سے اس رشتے کے حوالے سے پہلی مرتبہ سامنا ہو رہا تھا۔ وہ جو ایک دوسرے سے گنے چنے الفاظ بولتے تھے اب ایک مضبوط رشتے میں بندھ گ ۓ تھے جو پوری عالم کو اس دنیا میں لانے کا سبب بنا تھا۔ یہ وہ پہلا رشتہ تھا جو اس دنیا میں اللہ نے اتارا تھا حضرت آدم اور اماں حوا کی صورت باقی ہر رشتہ اس رشتے کے بعد اترا تھا۔

اسی لیۓ اللہ نے اس رشتے میں اتنا گداز رکھا ہے کہ نکاح کے تین بول بولتے ہی محبت کا ایک انوکھا سا احساس دل میں اتر جاتا ہے۔

مگر اس وقت یہ احساس صرف یشر کے دل میں تھا۔ عزہ اپنی پراگندہ سوچوں کے سبب اس رشتے کے حوالے سے کچھ بھی نہیں محسوس کر پا رہی تھی۔ یا کرنا نہین چاہتی تھی یہ وہی بہتر جانتی تھی۔

اسلام علیکم "یشر نے بیڈ پر بیٹھتے سلام کیا۔ مگر وہ اسکے پاس اور سامنے نہیں ٹانگیں لٹکاۓ کہنیاں گھٹنوں پر رکھے ہاتھوں پر چہرہ ٹکاۓ" زمین کی جانب دیکھ رہا تھا جیسے کچھ بولنے کے لیۓ الفاظ ترتیب دے رہا ہو

exponovels

وعلیکم سلام میرے بچے کہاں ہیں"اس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔اسکی بات پر یشر نے کچھ حیرت سے اسکی جانب دیکھا اور پھر زیرلب مسکرایا۔یہ پہلی استحقاق بھری نظر تھی جو اس نے عزہ کے تنے ہوئے نقوش پر ڈالی۔

وہ واقعی نہیں جانتا تھا کہ وہ اتنی خوبصورت ہے کیونکہ پہلے کبھی اس نے اسے دیکھا ہی نہین تھا۔اور آج جب محرم بن کر دیکھا تھا تو وہ اسے دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگی تھی۔

جب فیحا اور فریحہ بیگم نے اس دن واپس آکر عزہ کی خوبصورتی کی تعریف کی تھی تب اس نے کندھے اچکا دئیے تھے جیسے وہ اسے جانتا ہی نہ ہو۔

وہ واقعی اسکے خدوخال اور نقوش سے انجان تھا۔

آپکے لہجے سے محسوس ہو رہا ہے کہ آپ بہت سی غلط فہمیاں دل میں پال کر بیٹھی ہیں"اب کی بار رخ اسکی جانب کر کے ایک ہاتھ بیڈ پر رکھ کر ٹانگ بھی موڑ کر اوپر کی۔

ایسی کوئی بات نہیں"عزہ نے فوراً نظریں جھکا کر اسکی بات کی نفی کی اس ڈر سے کے کہیں وہ اسکے دل کی بات اس کی نظروں سے نہ جان لے۔

بچے دودھ پی کر ادھر ہمارے ساتھ ہی سوئیں گے۔عزہ میں ابھی آپکو کسی چیز کے لیئے فورس نہین کروں گا۔میں جانتا ہوں کہ ایک تلخ تجربے کے بعد دوسرا تجربہ کرتے ہوئے بندہ انسیکیور ہو جاتا ہے۔لہذا آپ جتنا وقت لینا چاہیں لے لیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔اس دن جب آپ آفس میں مجھ سے اس رشتے کے حوالے سے پوچھنے آئیں تھیں۔تو میں کچھ تسلی بخش جواب اسی لیئے نہیں دے سکا کہ میرے نزدیک ایک مضبوط رشتے میں بندھنے کے بعد ہی میں آپ کو اس رشتے کو جوڑنے کا اصل مقصد بتا سکتا تھا۔

میرے خیال میں آج بالکل درست موقع ہے آپکے سوال کا جواب دینے کا کہ ایک دو بچوں کی ماں میں مجھے کیا نظر آیا۔" نظریں جھکائے عزہ کے ہاتھوں پر نظریں ٹکائے بولتا ہوا عزہ کو کچھ لمحوں کے لیئے ساکت ضرور کر گیا تھا۔

میرے نزدیک مردانگی عورت کو توڑنے میں نہیں بلکہ محبت کا مان دے کر جوڑنے میں ہے۔بس اسی ایک سوچ کے تحت آپکو اپنایا ہے۔میں اپنی ساری زندگی آپکے ان دکھوں کا مداوا کرنے میں صرف کرنا چاہتا ہوں جو میری صنف کے کسی مرد نے آپکو دیئے ہیں۔کیا آپ مجھے اس سب کا موقع دیں گی؟"آخری سوال پر اس نے جس طرح نظریں اٹھا کر اسکا چہرہ جانچا تھا۔اس کا یہ انداز عزہ کا دل بے حد زور سے دھڑکا گیا۔

مجھے کچھ وقت چاہیئے ہوگا"بہت دقت سے وہ یہ چند الفاظ ادا کر سکی۔اس وقت تو اسکی پگھلاتی نظروں کے سامنے ٹھہرنا ہی اسے دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا کہاں وہ کچھ کہنے کی ہمت کرتی۔

For more visit (exponovels.com)

ضرور۔۔ میں انتظار کروں گا" اس نے مسکراتے ہوئے اپنی خوبصورت مسکراہٹ سے کہا۔ "

میں بچوں کو چیک کرتا ہوں آپ چینج کر لیں" کہتے ساتھ ہی وہ اٹھا۔ پھر یکدم رک کر مڑا "

ایک منٹ ایک منٹ۔۔۔ "اپنی واسکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ بولا۔ عزہ بھی اٹھتے اٹھتے واپس بیٹھ گئی اور اچھنبے سے اسے دیکھا۔

یہ آپکے لیۓ ایک چھوٹا سا گفٹ لیا تھا۔ مناسب سمجھیں تو پہن لیں" ایک خوبصورت سا کیس اسکی جانب بڑھاتے ہوئے وہ اسکے " چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھنے لگا۔

عزہ نے جھجھکتے ہوئے وہ کیس پکڑا۔

تھینکس" کہہ کر وہ پکڑ کر کھڑی ہوئی۔ "

اس سائیڈ پر ڈریسنگ روم ہے آپ چینج کر لیں" اسکے کہتے ساتھ ہی وہ اس روم کی جانب بڑھی۔ "

اندر آکر دروازہ لاک کر کے اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے کیس کھولا جس میں ڈائمنڈ کا خوبصورت سا پینڈینٹ والا نیکلس تھا۔

عزہ نے اسے بند کر کے وہاں موجود الماری میں رکھ دیا۔ اور کپڑے چینج کر کے باہر آ گئی۔ جہاں بچے اور یشر اسکے منتظر تھے۔

ممی آپ بہت پیاری لگ رہیں تھیں آپ نے چینج کیوں کیا" سعد جو بے حد ذہین تھا عزہ کو پہلے والے حلیے میں دیکھ کر یکدم بولا۔ "

بیٹے وہ فنکشن کے لیۓ ہوتا ہے۔ اب وہ ختم ہو گیا اسی لیۓ ممی نے بھی چینج کر لیا۔ آپ کو کس نے کپڑے چینج کرواۓ ہیں" اس نے " تحمل سے بتاتے ہوئے انہیں سلیپنگ سوٹ میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بابا نے" ہادی جھٹ سے بولا۔ وہ جو بچوں کو دیکھ کر یشر کو بھلاۓ بیٹھی تھی یکدم نظر یشر پر پڑی جو بیڈ کے ساتھ ٹیک لگاۓ بچوں کے " قریب بیٹھا انکی باتیں سن رہا تھا۔

چلیں اب جلدی سے لیٹیں بہت ٹائم ہو گیا ہے۔" اس نے بچوں کو لٹاتے ہوئے کہا۔ بیڈ اتنا بڑا تھا کہ وہ چاروں آرام سے سو سکتے تھے۔ "

یشر اٹھ کر کپڑے چینج کرنے چلا گیا۔ ٹراؤزر اور شرٹ میں واپس آکر اس نے نائٹ بلب آن کیا اور ہادی کے سائیڈ پر جہاں جگہ خالی تھی لیٹ گیا۔

ممی کتنا مزہ آ رہا ہے نا آج آپ میں سعد اور ہمارے ساتھ بابا بھی ہیں۔ جیسے فرقان کے بابا اسکے ساتھ ہوتے ہیں۔ اب میرے بابا بھی" میرے پاس ہیں" وہ دونوں جو بیڈ کے کناروں پر لیٹے تھے۔ ہادی کی بات سن کر ششدر رہ گۓ۔ ایک اسکی محرومی کو سمجھتے ہوئے اور دوسرا وجود عزہ کا یہ سوچ کر کہ انہیں ہر طرح کا پیار دینے کے بعد بھی وہ اس محرومی کو محسوس کرتے ہیں۔

اب بابا ہمیشہ آپکے پاس رہیں گے" یشر نے ہاتھ بڑھا کر ہادی کے بالوں میں پھیرتے ہوئے اسے پیار کیا۔ "

exponovels

جو یشر کے اوپر ہاتھ رکھ کر آنکھیں موند گیا۔ جبکہ سعد ہمیشہ کی طرح ماں کے اوپر ہاتھ رکھ کر سو چکا تھا۔

مگر عزہ کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی۔اسے کبھی پتہ ہی نہیں چلا تھا کہ اسکے بچے کس محرومی کو محسوس کرتے ہیں۔انہی سوچوں میں آخر نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو ہی گئ۔

اگلے دن ریسیپشن کی جگہ یشر نے سب کو اپنی طرف سے ویلج میں ہائی ٹی کروا دی۔انکی فیملی اور آفس کے سب لوگ شامل تھے۔ اچھی خاصی گیدر نگ ہو گئی تھی۔ عزہ سیلور گرے اور ٹرکوئز رنگوں کے امتزاج کی میکسی پہنے لائٹ سے میک اپ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی کم از کم یشر کو تو ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔جو خود بھیڈارک بلیو سوٹ میں وائٹ شرٹ پر ٹرکوئز کلر کی ٹائی لگائے بے حد ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

بس جو ایک کمی تھی وہ انکے درمیان بے تکلفی کی تھی۔یوں تو عزہ نے مسکراتے ہوئے ماں باپ کو یہی احساس دلایا کہ وہ بہت خوش اور مطمئن ہے مگر اس کے اندر کون سی جنگ چھڑی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

اس نے یشر کے رشتے کو تسلیم تو نہیں کیا تھا نا اسکی محبت کے لیۓ دل میں ابھی گنجائش پیدا کی تھی ہاں مگر اسکے بچوں کا یشر کی جانب لپکنا اور یشر کی محبت کا جواب اس سے بڑھ کر محبت سے دینا فی الحال اسے کوئی بھی حماقت کرنے سے روک رہا تھا۔اور ابھی اس نے سمجھوتے کی راہ نکال لی تھی۔

کیسے لگے تمہیں سر "سحر جسے اب عزہ سے بات کرنے کا موقع ملا تھا۔سب کھانے کی جانب متوجہ تھے ہر کوئی اپنے پسند کی چیزیں لے کر کھا رہا تھا۔

عزہ ایک کونے میں کھڑی تھی جب سحر کھانے کے کچھ لوازمات پلیٹ میں ڈالے اسکی جانب بڑھی۔

اچھے ہیں "اس نے فی الحال اپنے اندر کی کیفیت کو اندر ہی رکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ "

کیا گفٹ دیا سر نے "اس نے اشتیاق سے پوچھا۔ "

عزہ نے اس وقت یشر کا دیا ہوا نیکلس ہی پہن رکھا تھا۔سو فوراً اس پر ہاتھ رکھا۔

وہ دونوں اتنی مگن تھیں باتوں میں کہ عزہ کو معلوم ہی نہیں ہوا کہ سامنے کھڑا یشر شیشے میں سے اسکی کتنی ڈھیروں تصویریں کھینچ چکا ہے۔وہ دل جس نے ایک نیکی کے جذبے سے مغلوب ہو کر یہ رشتہ جوڑا تھا وہ اب اسے عزہ سے محبت کرنے پر مجبور کر رہا تھا۔اور اس نے خوشی خوشی دل کو گھٹنے ٹیکنے کی اجازت دے دی تھی۔

یشر کے آفس والوں نے فنکشن کے اختتام پر خوبصورت سا ویڈنگ کیک ان دونوں سے مل کر کٹوایا۔کیک کاٹ کر اس کے پیس یشر نے دونوں بچوں کو کھلائے جو سارے فنکشن کے دوران یشر کے ساتھ ہی رہے تھے۔

exponovels

بابا ممی کو بھی کھلائیں نا" سعد جو ماں کا دیوانہ تھا فوراً ماں کے لیے بولا۔ "

اب اتنے لوگوں میں عزہ کوئی اعتراض نہیں کر سکتی تھی۔

اوکے باس" یشر نے مسکراہٹ دباتے عزہ کا جزبز ہونا نوٹ کر لیا تھا۔ "

ایک ہاتھ میں تھوڑا سا کیک کا پیس لے کر اس نے عزہ کی جانب بڑھایا۔ جسے اس نے اتنی احتیاط سے کھایا کہ اس کے ہونٹ یشر کی انگلیوں کو ٹچ نہ کر سکیں۔

اس کی یہ احتیاط دیکھ کر یشر مسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

سر ایک پکچر پلیز" سامنے کھڑے فوٹو گرافر نے یشر کو وہاں سے ہٹتے دیکھ کر کہا۔ "

یشر سیدھا ہو کر عزہ کے نا صرف ساتھ کھڑا ہوا بلکہ ایک ہاتھ اسکے کندھے کے گرد جمایا اسی لمحے عزہ نے اسک جانب دیکھا اور کلک کی آواز آئی۔

اسی رات فیحا واپس جا رہیں تھیں کیونکہ دو تین دن بعد انکی آسٹریلیا کی فلائیٹ تھی۔

زبیر بھائی کو اگر آپ نے ایک بھی تصویر دکھائی تو میں نے آپ سے نہیں بولنا۔ میں ٹھیک ٹھاک ناراض ہوں ان سے سو اب آپ نے " میری بات نہ مان کر دشمنی مول نہین لینی۔ اب جب فنزا کی شادی پر آئیں گے تب ہی ان سے دو دو ہاتھ کر کے انہیں شادی کی پکس دکھاؤں گا" فیحا جس وقت سب سے مل رہی تھی تب یشر نے اسے دھمکیاں دیں۔ زبیر اپنے آفس کی مصروفیات کی وجہ سے یشر کی شادی میں نہیں آسکا تھا اور اب مسلسل اسے شادی کی تصویریں سینڈ کرنے کے میسجز کر رہا تھا جس پر یشر کا یہی جواب تھا آکر میری بیوی سے مل لیں۔ تصویر کوئی نہیں بھیجنی۔ اور اب یہی نصیحت وہ فیحا کو بھی کر رہا تھا۔

فکر نہ کرو ایک تصویر بھی نہیں دکھاؤں گی۔ آئیں گے تو پھر گلے شکوے کر کے اپنی بیوی سے ملوانا۔۔۔ میں تمہارے ساتھ ہوں" فیحا " آپا نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

سب سے مل کر وہ گاڑی میں بیٹھیں انکے سسرال والے بھی شادی پر آئے تھے اور اب انکی واپسی انہیں لوگوں کے ساتھ تھی۔

اگلے دن فریحہ، واسع، تحریم اور شہاب صاحب بھی واپس چلے گئے۔

جانے سے پہلے گھر کا سارا انتظام فریحہ نے عزہ کے سپرد کیا۔

دل تو نہین کر رہا ابھی جانے کا مگر تحریم کی جاب ٹائمنگز ایسی ہیں کے بچوں کے پاس رہنا ضروری ہوتا ہے۔" انہوں نے محبت سے عزہ کو " اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

وہ اس رشتے کو لے کر جتنی ان سیکیور ہو رہیں تھیں عزہ کی سادہ طبیعت اور ملنساری دیکھ کر اب مطمئن ہو گئیں تھیں کہ بحر حال یشر کی

exponovels

پسند بری نہیں تھی۔

کوئی بات نہیں ممی آئی نو جاب والی ماؤں کے لیے بہت ٹف ہو جاتا ہے"اس نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے انہیں تسلی دی۔"

اب تم نے بھی یشر کے ساتھ چکر لگاتے رہنا ہے اور بچوں کو بھی ضرور لانا ہے"تحریم نے بھی عزہ سے ملتے ہوئے اسے ہدایت کی۔ "

ان شاءاللہ بھابھی ضرور"اس نے بھی اسی محبت سے جواب دیا۔ "

یشر کو خوشی تھی کہ عزہ بے شک اس کے ساتھ ریزرو تھی مگر باقی سب گھر والوں کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتی تھی۔فی الحال اس کے لیے عزہ کا اتنا کرنا بھی بہت تھا۔

ان سب کے جانے کے بعد یشر تو بچوں کو لے کر گھمانے پھرانے لے گیا جبکہ عزہ بچوں کی اگلے دن کی سکول کی تیاری میں مصروف ہو گئی۔

گھر میں ایک کک بھی موجود تھا جس کا نام سمیر تھا۔اسکے علاوہ ایک کام کرنے والی اماں تھی۔ جس کو یشر نے اب بچوں کا خیال رکھنے کی خصوصی ہدایت دی تھی۔

دو چوکیدار بھی موجود تھے جو دن اور رات میں اپنی ڈیوٹیز انجام دیتے تھے۔

گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا انکی واپسی ابھی تک نہین ہوئی تھی۔عزہ کے یشر کا نمبر نہین تھا کبھی آفس مین بھی اسے ضرورت محسوس نہیں ہوئی تھی اس کا نمبر رکھنے کی۔

اس سے پہلے کے وہ گھر کے کسی ملازم سے پوچھتی کہ گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔کچھ دیر بعد ہی بچے اسکے ساتھ اندر داخل ہوئے۔

اتنا ٹائم لگا دیا آپ لوگوں نے"عزہ نے فکرمندی سے کہا۔یہ پہلا موقع تھا جب عزہ نے اسے خود سے مخاطب کیا تھا۔ "

سوری مجھے آپکو کال کرنے کا خیال نہیں رہا"وہ اسکے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "

ممی بابا ہمیں فن ورلڈ لے کر گئے ہم نے اتنی ساری گیمز کھیلیں اور رائیڈز لیں"وہ دونوں جوش سے بتاتے ہوئے اپنی اپنی کہانی سنانے لگ پڑے۔

"اور بابا نے ہمیں برگرز بھی کھلائے"

تو ممی کے ساتھ اب کون کھائے گا"اس نے مصنوعی خفگی سے کہا۔ "

بابا کھائیں گے نا"ہادی نے اپنی طرف سے بہت پتے کی بات کی۔ "

اس کی بات پر یشر اور عزہ نے یکدم ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

یشر کے ہونٹوں پر بکھرنے والی مسکراہٹ نے عزہ کو پہلی مرتبہ بہت کنفیوز کی۔

exponovels

اچھا چلو پھر آپ دونوں لیٹو کل آپ نے صبح سکول جانا ہے" اس نے جلدی سے بات بدلتے کچھ دیر پہلے والی کیفیت کا اثر زائل کرنا چاہا۔ "

اوکے۔ گڈ نائیٹ بابا" دونوں نے کمرے میں جانے سے پہلے یشر کے گلے میں بانہیں ڈال کر اسے پیار کرتے گڈ نائیٹ کہا۔ "

گڈ نائیٹ مائی سویٹ بوائز" یشر نے محبت سے انہیں بھینچتے ہوئے پیار کیا۔ "

عزہ نے انہیں عادت ڈالی ہوئی تھی کہ سونے سے پہلے نانا اور نانی کو اسی طرح گڈ نائیٹ کہنا ہے۔ اب وہ اتنے سمجھدار ہوگ ئے تھے یہ عمل وہ خود سے ہی یشر کے ساتھ کرنے لگ گ ئے۔

عزہ نے انکی معصوم سوچوں کو اپنی کسی علو فہمی کی نظر نہیں کیا تھا۔ نہ یشر کو بابا کہنے پر ٹوکا تھا۔

انہیں سلا کر وہ انکے صبح کے لی ئے لنچ بنانے کے لی ئے چیزیں دیکھنے کچن میں آئی تو ساتھ ہی کھانا گرم کر کے ٹیبل پر رکھ کر یشر کو آواز دینے آئی۔

اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے اسے بلائے۔ پہلے تو سر کہنے کی عادت تھی اور ان دنوں میں اسے خود سے مخاطب کرنے کی ضرورت نہیں پڑی۔ ہمت کر کے آگے بڑھی اور ٹی وی دیکھتے یشر کے پاس آئی۔

کھانا کھا لیں میں نے ٹیبل پر لگا دیا ہے" جلدی سے کہہ کر واپس کچن کی جانب مڑ گئی۔ "

کچھ دیر بعد وہ بھی کچن میں آیا کک اور کام کرنے والی ملازمہ کا سرونٹ کوارٹر گھر کے پچھلی جانب لان سے تھوڑا فاصلے پر تھا وہ دونوں اس وقت واپس جا چکے تھے لہذا اس وقت کچن میں عزہ اور یشر ہی موجود تھے۔

وہ کچن کے سنک میں ہاتھ دھو کر ٹیبل کی جانب آ کر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا اور اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا جو ادھر ادھر ہوتی نجانے کیا کر رہی تھی۔

عزہ میں آپ کا ویٹ کر رہا ہوں" آخر اس کے نا ختم ہونے والے کام دیکھ کر یشر کو اسے اپنی جانب متوجہ کرنا پڑا۔ "

مجھے بھوک نہیں ہے آپ کھا لیں" اس نے یشر کی جذبے لٹاتی آنکھوں سے بچنے کے لی ئے رخ موڑے ہی جواب دیا وہ چولہے پر چائے کا" پانی رکھ چکی تھی۔

یشر اس کا جواب سن کر اپنی کرسی سے اٹھا اور اسکے قریب جا کر پہلی مرتبہ اس کا بازو تھام کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔

آپکو چاہیے اس رشتے کے لی ئے جتنا بھی ٹائم چاہی ئے میں پہلے ہی وہ آپ پر چھوڑ چکا ہوں۔ تب تک اتنی سی ریکوئیسٹ ہے کہ ہمارے" درمیان دوستی کا رشتہ اگر بن جائے تو آپکے لی ئے بھی آسانی ہو جائے گی اور میرے لی ئے بھی۔ خود کو اور مجھے صرف ایک رشتے کے تناظر میں مت جانچیں۔ ہم اس وقت کو دوستانہ طریقے سے گزار کر سہل بھی تو کر سکتے ہیں۔ اب میں آپ اور بچے ہی ہیں یہاں کتنی دیر آپ مجھ سے بات کرنے سے احتراز کریں گی جبکہ روزانہ ہمیں بہت مرتبہ ایک دوسرے سے بات کرنے کی ضرورت پڑے گی۔

exponovels

میرا انہیں خیال کہ میری اتنی اچھی امپلائی بیوی بن کر اپنی صلاحیتیں کھو بیٹھی ہے۔ مجھے ویسی ہی کانفیڈینٹ عزہ کو دیکھنا ہے جیسی میرے آفس میں کام کرتی تھی۔

ہاں اتنی ریزورڈ نہ ہو مگر ایٹ لیسٹ اعتماد سے مجھ سے بات تو کر سکے۔ جو اپنی دانشمندی سے مشکل سے مشکل ٹاسک کو بھی منٹوں میں حل کر لیتی تھی۔ اس وقت کو بھی ایک ٹاسک سمجھ لیں۔ ہر چیز کو اچھے اور برے کے ترازو میں مت تولیں بیچ کی راہیں بھی تو نکالی جا سکتی ہیں نا۔ میں آپ کو خود سے محبت کے لیۓ نہیں کہہ رہا کہ بحر حال ابھی تو میں نے بھی یہ منزلیں طے نہیں کیں۔ اس جذبے کو تو ابھی میں نے بھی صحیح سے محسوس نہین کیا تو آپکو کیسے اسکی جانب آنے کا کہہ سکتا ہوں۔ مجھے یقین ہے ساتھ رہتے ہم بہت جلدی اس رشتے کی خوبصورتی کو محسوس کر لیں گے۔ میرا خیال ہے آپکو سمجھ آ گئی ہو گی۔" اسکے نرم مگر پر تاثیر الفاظ نے اسے چند لمحوں کو اپنے سحر میں جکڑا تھا۔

وہ اتنے خوبصورت انداز میں اس سے بات کر رہا تھا کہ عزہ کو اپنا خوا مخواہ میں روڈ ہونا ٹھیک نہیں لگا۔ وہ کون سے اس سے تعلقات بنانے کے لیۓ اسے فورس کر رہا تھا جب وہ اسے وقت دے رہا تھا تو پھر وہ کیوں فضول کے ایٹیٹیوڈز دکھاتی۔ وہ صحیح تو کہہ رہا تھا عزہ کے بچے جس قدر ان چند دنوں میں اسکے قریب ہو گۓ تھے وہ چاہتے ہوۓ بھی اس کو اگنور نہیں کر سکتی تھی۔ بچوں کے لیۓ اسے یشر سے بات تو کرنی ہی پڑتی۔ اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے نا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم مصلحتیں نبھا رہے ہیں مگر در پردہ محبت ہمیں مکڑی کے جالے کی طرح اپنی لپیٹ میں لے رہی ہوتی ہے اور پھر احساس تب ہوتا ہے جب نکلنے کا کوئی راستہ باقی نہیں رہتا۔ اسکے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔

اس نے فی الحال یشر کی بات مانتے ہوۓ سر اثبات میں ہلاتے اس کے ساتھ بیٹھ کر تھوڑا بہت کھانا کھایا اور پھر چاۓ اسے دے کر خود کمرے میں آ کر نماز پڑھی روزانہ کی طرح منزل پڑھ کر بچوں پر پھونک کر سونے کے لیۓ لیٹ گئی کیونکہ صبح اسے جلدی اٹھنا تھا بچوں نے سکول اور یشر نے آفس جانا تھا۔

اگلے دن صبح وہ اپنے وقت پر اٹھی فجر کی نماز پڑھنے کے لیۓ جاۓ نماز بچھائی ہی تھی کہ یشر کے موبائل کا الارم بجا وہ بھی اٹھ کر وضو کرنے واش روم چلا گیا۔

عزہ نماز سے فارغ ہوئی اور کچن میں آ کر بچوں کے لنچ کی تیاری کرنے لگی کہ یشر آتا دکھائی دیا۔

میں جاگنگ کے لیۓ جا رہا ہوں" دروازے میں کھڑے ہو کر اسے اطلاع دی۔ ابھی وہ مڑ کر جانے ہی لگا تھا کہ عزہ کی آواز عقب سے" ابھری۔

سنیں آپ ناشتے میں کیا لیں گے" اس نے جھجھکتے ہوۓ پوچھا۔ "

کافی اور فرائیڈ ایگ "اپنی پسند بتا کر وہ چلا گیا۔ "

عزہ نے جلدی جلدی ہاتھ چلا کر لنچ بنانا شروع کیا۔ سعد تو نہیں ہاں ہادی اٹھنے میں بہت تنگ کرتا تھا۔

وہاں تو عطیہ بیگم مدد کروا دیتی تھیں اب یہاں کیا ہو گا۔۔۔۔ یہ سوچ کر ہی اسے ہول اٹھ رہے تھے۔

کک بھی آ چکا تھا اسے ایک دو ضروری ہدایات دیتے اس نے جونہی لاؤنج میں لگی گھڑی کی جانب دیکھ تو تیزی سے کمرے کی جانب بھاگی

جہاں سعد تو اسکی ایک آواز دینے سے ہی اٹھ گیا مگر ہادی اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

ہاتی اٹھ جاؤ نہیں تو اب میں پانی لا کر ڈال دوں گی آپ پر "اس نے اب کی بار ہادی کو دھمکی دی۔ "

ارے میرے شہزادے کو کون ڈرا رہا ہے صبح ہی صبح "یشر نے کمرے میں داخل ہوتے عزہ کے الفاظ سن لیے تھے۔ "

وہ ابھی ابھی جاگنگ سے واپس آیا تھا ہادی کے پاس بیڈ پر جا کر بیٹھتے اس نے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ممی "ہادی جو ماں کو کوئی جواب نہیں دے رہا تھا ایسے جیسے وہ نیند میں ہے یشر کی بات سنتے فوراً ماں کی شکایت لگائی۔ "

عزہ کا تو حیرت سے منہ کھل گیا یشر بھی اسکے تاثرات دیکھ کر ہنس پڑا۔

چلو بابا آج آپکو ریڈی کرتے ہیں "یشر نے پیار سے اسے بازوؤں میں اٹھاتے ہوئے کہا۔ بچے کتنے پیارے ہوتے ہیں اسے حقیقت میں "

اب پتہ چل رہا تھا۔ وہ اپنی بے لوث محبت سے انکی ہر محرومی ختم کر دینا چاہتا تھا وہ اب تک اپنی شادی کی پہلی رات میں ہادی کی کہی گئی چند

باتوں میں چھپی محرومی کو بھول نہیں پا رہا تھا۔

کتنی حسرت سے اس نے کہا تھا "آج بابا بھی ہمارے ساتھ ہیں "سکول میں ساتھ پڑھتے بچوں سے انکے باپ کی محبت کا سنتے آخر تو یہ خیال

انکے ذہنوں میں آنا تھا کہ ان کا باپ کہاں ہے اور وہ ان کے پاس کیوں نہیں۔

یشر کے بروقت فیصلے نے انہیں اس محرومی کے شدید احساس سے بچا لیا تھا۔

یشر نے جلدی جلدی ہادی کو تیار کروایا ساتھ خود بھی تیار ہوا۔

پھر اسے لیے باہر آیا تو عزہ کچن ٹیبل پر ناشتہ لگائے انکے انتظار میں بیٹھی تھی۔

جلدی جلدی دونوں کو ناشتہ کروایا یشر نے انہیں لے جانے کی ذمہ داری خود لی تھی۔

واپسی کے لیے اس نے ڈرائیور کو کہا تھا کہ وہ بچوں کو لے آئے۔

سر وہ اپنا موبائل نمبر دے دیں "یشر کو اٹھتے دیکھ کر وہ تیزی سے بولی۔ "

اسکی بات پر بڑی خوبصورت مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر رینگی۔

ابھی بھی سر؟ "اس نے بھنویں اچکاتے عزہ کو دیکھا۔ "

ۓ خود کو نجانے ہمم دیکھتے ایسے ظالم طریقے سے ہیں جیسے مجھے ان سے محبت ہو ہی جائے گی"یشر کی مسکراہٹ سے نظریں چراتے ہو"
اس نے کیا باور کرانے کی کوشش کی تھی۔

آپ مجھے یشر بھی کہہ سکتی ہیں۔ سیریسلی آفس کی طرح کوئی پینلٹی نہیں ہوگی۔ خیر نمبر آپ نوٹ کر لیں۔"اسے مسکراتی نظروں سے"
کہتے ساتھ ہی یشر نے نمبر نوٹ کروایا اس نے جلدی سے اپنے موبائل میں سیو کیا۔ وہ اکثر آفس میں اپنے ورکرز کو کسی کام کے غلط ہو
جانے پر انوکھی سزا دیتا تھا کہ جس نے کچھ غلط کیا وہ سب کو پزا یا برگرز کھلائے گا۔

پھر ان تینوں کے پیچھے جاتے بچوں کو پیار کیا۔ جب تک ان کی گاڑی گھر سے باہر نہیں چلی گئ وہ وہیں لان کی سیڑھیوں پر کھڑی رہی۔
ان کے جاتے ہی وہ اندر کی جانب بڑھ گئ۔

اسلام علیکم ممی کیسی ہیں"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی یشر گھر آیا تھا۔ وہ بھی بچوں کو سکول کا کام کروا کر فارغ ہوئی تھی۔ یشر بچوں کو کمرے"
میں لے جا کر مووی لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

وہ باہر بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی کہ فون پر ہونے والی بیل کی آواز پر فون اٹھایا تو فریحہ بیگم کی ہیلو کی آواز سنائی دی۔

کیسی ہو بیٹا"پیار بھرا انداز سن کر عزہ مسکرائی۔ "

الحمدللہ ممی آپ کیسی ہیں گھر میں سب کیسے ہیں"انہوں نے اسکی رخصتی کے بعد ہی اسے کہہ دیا تھا کہ وہ یشر کے ہر رشتے کو اس کے"
انداز میں ہی پکارے گی۔ سو اب وہ بھی انہیں ممی کہنے لگ گئ تھی۔

اکیلی پریشان تو نہیں ہوتیں۔ یشر آگیا ہے لیٹ تو نہین ہوتا میرے بچے کیسے ہیں"انہوں نے باری باری سب کا پوچھا۔ "

جی ممی سب ٹھیک ہیں اور یشر بھی آگۓ ہیں"اس نے ان کی تسلی کروائی۔ "

"چلو یہ تو اچھا ہے۔ ویک اینڈ پر ضرور اسلام آباد کا چکر لگانا میں کل یشر کو بھی تاکید کروں گی۔"

جی ممی کوشش کریں گے"پھر ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس نے فون رکھ کر کمرے کا رخ کیا۔ "

دروازہ کھولتے ہی جو منظر اسے نظر آیا اس نے عزہ کو نہ صرف ششدر کیا تھا بلکہ غم وغصے سے اس کا برا حال ہوگیا۔

وہ تینوں تکیوں سے نہ صرف کھیل رہے تھے بلکہ تکیوں سے روئی نکال کر ایک دوسرے پر پھینک رہے تھے۔

کیا ہو رہا ہے یہ"عزہ کی صدمے میں ڈوبی آواز پر وہ تینوں اپنی جگہ کھڑے ہوگۓ۔"

حد ہے میں نے آج ہی روم کی تفصیلی صفائی کروائی تھی اور آپ تینوں نے یہ کیا حال کیا ہے۔ یہ مووی دیکھی جا رہی ہے۔"وہ تینوں کو"
ۓ روہانسی آواز میں بولی۔ جھاڑ پلاتے ہو

exponovels

صبح ہی تو اس نے کام والی کے ساتھ مل کر ایک ایک چیز آگے پیچھے کروا کر اور اٹھوا کر صفائی کروائی تھی۔

اب یہ کمرہ مجھے ویسی ہی حالت میں چاہیے جیسے کہ تھا۔" وہ تینوں کو وارن کر رہی تھی۔ "

جبکہ اس کا یہ استحقاق بھرا روپ دیکھ کر یشر بمشکل اپنی مسکراہٹ چھپا رہا تھا۔

تمہاری ممی ہیں کہ ہٹلر" اس کے تیور دیکھ کر یشر نے آہستہ سے جھک کر ہادی کے کان میں کہا۔ "

مقصد صاف اسے سنانا تھا۔

وہ جو انہیں حکم دے کر کمرے سے جا رہی تھی۔ غصے سے دوبارہ مڑی۔

اور رات کا کھانا بھی آپ ہی بنائیں گے" ایک اور دھمکی دیتے وہ کمرے سے باہر جا چکی تھی۔ "

نجانے کیسے مگر بہت آہستہ آہستہ ان کے درمیان لاتعلقی کی دیوار گرتی جا رہی تھی۔ جس میں زیادہ ہاتھ یشر کا ہی تھا۔۔

کمرہ صاف کر کے جب وہ باہر آئے تو عزہ کے سر ہو گئے کہ باہر چل کر کھانا کھاتے ہیں۔

پلیز ممی چلیں نا" وہ دونوں صوفے پر ٹانگیں رکھی عزہ کے دائیں بائیں کھڑے ہو کر اسے اصرار کر رہے تھے۔ "

جبکہ یشر سامنے بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا۔

چلیں نا ممی" وہ بھی انہیں کے انداز میں مسکراہٹ ہونٹوں میں دبائے بولا۔ "

آپکی ممی نہیں ہوں" وہ چڑ کر یشر کی مسکراہٹ سے نظریں چراتے ہوئے بولی۔ "

پھر کیا ہیں میری" اس استفسار میں جو چھپا اصرار تھا عزہ فی الحال اس کو سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔ "

چلو بھئی چینج کر کے آتی ہوں۔ بس اب خوش" اسکے سوال سے بچنے کے لیے وہ جلدی سے صوفے سے اٹھتے ہوئے بچوں سے بولی۔ "

ابھی وہ جانے ہی لگی تھی کہ یشر اس کا ہاتھ تھامتا ہوا باہر کی جانب چل پڑا۔

ایسے بھی ٹھیک لگ رہی ہیں" کیا انداز تھا تعریف کا بھی عزہ اش اش کر اٹھی۔ "

خود تو آپ سب ریڈی ہو کر آئے ہیں میں ماسی لگ رہی ہوں" بلیک ٹراؤزر اور گرے شرٹ میں بلیک اسکارف لیے اور گرے کلر "

کی شرگ پہنے اسے اپنا حلیہ ان تینوں کے مقابلے میں کوئی خاص رہ لگا۔

جبکہ یشر بلیک ہی شلوار قمیض پر اسکن براون شال لیے ہمیشہ کی طرح ماحول پر چھا رہا تھا۔

اور بچے بھی جینز کی پینٹس اور جمپرز پہنے نک سک سے تیار تھے۔

کوئی بات نہیں یہ ماسی بھی ہم تینوں کو بہت پیاری ہے۔ کیوں بچو آپکی ممی تو فیری سے بھی زیادہ بیوٹی فل ہیں نا" یشر نے اسے گاڑی کی "

فرنٹ سیٹ پر بٹھاتے بچوں سے تائید لی جو پیچھلی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔ ہمیشہ کی طری انہوں نے بھی یشر کی ہاں میں ہاں ملائی۔

exponovels

جب ہمیں آپ ماسی والے حلیے میں بھی قبول ہیں تو کسی اور کی کیوں پر واہ ہے آپکو "اس کی لو دیتی نظریں اسے بہت کچھ باور کروا رہیں "تھیں۔

سالٹ اینڈ پیپر میں جس لمحے وہ داخل ہوئے دروازے کے سامنے لگی ٹیبل پر نظر پڑتے ہی عزہ ٹھٹھک کر رکی۔

مجھے یہاں کا کھانا پسند نہیں کہیں اور چلیں "اس نے یکدم مڑتے ہوئے یشر کو مخاطب کیا حالانکہ ابھی اسکے پوچھنے پر عزہ نے اسی "ریسٹورینٹ کا کہا تھا اور اب۔۔۔۔وہ کچھ حیران ہوا۔

ہوا کیا ہے ابھی تو آپ نے یہاں آنے کا کہا تھا "اس نے اپنی حیرت کو الفاظ دیئے۔ "

نہیں یہاں نہیں کھانا۔ بس میرا دل نہیں کر رہا کچھ عجیب سی سمیل آ رہی ہے۔یہاں سے میرا دل خراب ہو رہا ہے "اس نے اپنی طرف "سے بہانا گڑھنا چاہا۔

وہ سب اس وقت وہاں سے نکل کر باہر آ چکے تھے اور سڑک پر کھڑے تھے۔کیونکہ گاڑی یشر سڑک کے دوسری طرف پارک کر کے آیا تھا۔ نجانے کہاں سے ایک ہیجڑا ان کے پاس آیا جو عزہ کے آخری جملے سن چکا تھا۔

ہائے میری پیاری باجی اللہ تمہاری طبیعت صحیح کرے اور تمہیں چاند سی بیٹی دے کر تمہاری فیملی پوری کرے۔ تمہارا یہ وقت خیر سے "گزرے "عزہ تو اسکی باتیں سن کر حیرت اور خفت زدہ رہ گئی۔ جبکہ یشر کو اپنا قہقہہ روکنا مشکل ہو گیا۔

آمین اللہ تمہاری زبان مبارک کرے "اس نے ہنستے ہوئے ہزار کے نوٹ اسکی جانب بڑھائے۔ "

اور انہیں مسکراتی نظروں سے عزہ کی جانب دیکھا جس کا چہرہ شرم اور خفت سے سرخ ہو رہا تھا۔

ہائے بھائی ایمان سے بڑی ہی باحیا بیوی ہے تمہاری دو بچوں کے بعد اب بھی اتنا شرما رہی ہے "ہیجڑے کی بات نے اب کی بار عزہ کو "بھڑکا یا۔

پیسے دے دیئے ہیں نا تمہیں بھائی جان نے۔۔۔۔تو اب مجھ پر ریسرچ مت کرو جاؤ یہاں سے "اس نے چبا چبا کر کہتے اپنا غصہ نکالا ایک "تو اس ہیجڑے کی باتیں اس پر یشر کی مسکراہٹ نے اس پر تیلی کا کام کیا۔

ہائے ہائے میں تو ایسے ہی کہہ رہی تھی "وہ ہیجڑہ ایک ہاتھ سے مکھی اڑا کر چلا گیا۔ "

ویسے اس نے مجھے بھائی جان نہیں کہا تھا "یشر نے شوخی سے کہا۔ "

انہوں "یشر کی بات پر اس نے ہنکارا بھرتے غصے سے یشر کو گھورا جس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ "

۔

وہاں سے وہ انہیں کوزانو سٹرا لے گیا

مگر وہ اس تمام وقت عزہ کی بے توجہی محسوس کر رہا تھا۔ آتے وقت وہ پوری طرح ان کی جانب متوجہ تھی۔ مگر اب جس غیر حاضری کا وہ ثبوت دے رہی تھی وہ یشر کو پریشان کرنے کے لیے کافی تھا۔

عزہ آپ کی پلیٹ ویسے کی ویسے ہی رکھی ہے۔ کیا ڈائیٹنگ کا کوئی پروگرام ہے۔" اس نے ہلکے پھلکے انداز میں عزہ کو مخاطب کیا۔ یہ جتائے بغیر کے وہ وہ اس کی غائب دماغی نوٹ کر چکا ہے۔

وہ بس ایسے ہی دل نہیں کر رہا تھا" اس نے چمچ ہلاتے ہوئے کہا۔ "

بابا ممی کو ویسے ہی کھلائیں نا ایروپلینز بنا کر جیسے ممی ہمیں کھلاتی ہیں جب ہمیں کوئی چیز اچھی نہیں لگتی" ہادی نے یشر کو طریقہ بتایا۔ "

ہاہاہا! چلیں پھر ریڈی ہو جائیں۔ آپ کے بیٹے کی فرمائش آئی ہے" یشر نے شرارتی نظروں سے عزہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "

جی نہیں کھا رہی ہوں۔ میں اور تم اپنے مشورے نہ اپنے پاس رکھو آج سب کو ہی مفت مشورے دینے کا شوق چڑھا ہوا ہے" عزہ نے ہادی کو آنکھیں نکالتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

اس نے خود کو کچھ دیر پہلے کی کیفیت سے نکالا اور پوری طرح بچوں کی جانب متوجہ ہو گئی۔

یشر اور اس کا ابھی تعلق اس حد تک نہیں بنا تھا کہ وہ عزہ سے اس کی پریشانی کی وجہ پوچھتا اور وہ بتا بھی دیتی۔ ابھی انہیں اس حد تک آنے کے لیے کچھ وقت چاہئیے تھا اور یہی تبھی ممکن ہو سکتا تھا جب عزہ یشر پر اعتبار کر کے اسے اپنے دل میں لگے زخم دکھا کر اسے مرہم رکھنے کا مان دیتی

اسلام علیکم ہادی کی مدر بات کر رہی ہیں" وہ جو ابھی دوپہر کا کھانا بنا کے فارغ ہی ہوئی تھی۔ گھڑی پر وقت دیکھا تو بارہ بجے تھے مطمئن ہو کر باہر لان میں چلی گئی تھوڑی دیر بعد اٹھ کر روٹیاں بنا لینی تھیں تا کہ بچوں کے آنے سے پہلے کھانا ریڈی ہو۔

بچے ایک بجے آ جاتے تھے۔

آج تو ویسے بھی بچوں کو یشر نے لے کر آنا تھا کیونکہ ڈرائیور چھٹی پر گیا ہوا تھا۔

وہ چائے کا کپ اٹھائے لان میں پڑی کرسیوں پر آ کر بیٹھ گئی دو دن بعد آج دھوپ نکلی تھی تو اس نے سوچا تھوڑا دھوپ سے لطف اٹھایا جائے۔

ابھی وہ بیٹھ کر موبائل کھول کر بچوں کی تصویریں دیکھ ہی رہی تھی کہ بچوں کے اسکول سے فون آ گیا۔

جی میں ہادی کی مدر ہوں" دل میں ڈر جاگا۔ "

میں اس کی کلاس ٹیچر بول رہی ہوں۔ ہادی سلائیڈ سے گر گیا تھا اور کافی سیریس انجری آئی ہے اس کے سر میں ہم نے ہاسپٹل بھیج دیا ہے پلیز آپ لوگ بھی آ جائیں" اس کی بات پر عزہ کو لگا اس کے پیروں تلے سے زمین کھسک گئی ہے۔ جلدی سے ہاسپٹل کا نام پوچھ کر اس

exponovels

نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے یشر کو کال کی۔

ہیلو کیسی ہیں عزہ مجھے یاد ہے میں نے آج بچوں کو لینا ہے میں بس نکل رہا ہوں "اس کا نمبر دیکھ کر وہ یہی سمجھا کہ عزہ نے اسے یاد دہانی کے لیۓ فون کیا ہے کہ اس نے بچوں کو لینا ہے۔

میں نے آپ کو اسی لیۓ کال نہیں کی ہادی ہاسپٹل میں ہے۔۔۔"اور پھر اس نے روتے ہوئے اسے ساری بات بتائ۔ "

یشر بھی پریشان ہو گیا۔

اوکے آپ سعد کو لے کر ہاسپٹل پہنچیں میں یہیں سے ہاسپٹل نکل رہا ہوں۔ میں چوکیدار سے کہتا ہوں وہ آپکو کیب کروادے گا۔"""

یشر نے فوراً "فون بند کر کے چوکیدار کو فون کیا۔

عزہ سعد کو سکول سے پک کر کے اسی کیب پر ہاسپٹل پہنچی یشر اس سے رابطے میں رہا۔

ہاسپٹل کے باہر ہی وہ اسے کھڑا نظر آ گیا۔

نجانے کیسے مگر عزہ کو اس لمحے وہ اسے اپنا سب سے بڑا غمگسار لگا۔

یشر نے کیب والے کو پیسے دئیے۔ عزہ تب تک سائیڈ پر سعد کا ہاتھ پکڑے کھڑی اپنے آنسو ضبط کرتی رہی۔

جیسے ہی یشر مڑ کر اسکے قریب آیا وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

کیسا ہے ہادی آپ نے دیکھا ہے اسے "یشر اس سے پہلے پہنچ کر ہادی کو دیکھ چکا تھا۔"

کیا ہو گیا ہے عزہ اتنا چھوٹا دل ہے۔ کچھ نہیں ہوا ٹھیک ہے بس کچھ ٹانکے لگے ہیں بٹ ڈونٹ وری ٹھیک ہو جائے گا انشاللہ "ایک ہاتھ سے" سعد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر دوسرے ہاتھ سے عزہ کے گرد اپنا بازو لپیٹے اسے حوصلہ دیتے وہ دونوں کو لیۓ اندر کی جانب بڑھا۔

عزہ کو واقعی اس وقت جذباتی سہارے کی ضرورت تھی۔

یشر اسے لیۓ ہادی کے روم میں آیا جہاں جہاں ہادی دوائیوں کے زیر اثر سو رہا تھا اس کا سر پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔

عزہ اسکے بیڈ کی جانب بے اختیار ہو کر بڑھی۔ اسکے چہرے پر آہستہ سے ہاتھ پھیرتے اسکے بازو اور باقی جسم ٹٹولتے بس بے آواز آنسو بہاتی جا رہی تھی۔

یشر نے سعد کی جانب دیکھا جو ماں اور ہادی کو دیکھ کر روہانسا ہو رہا تھا۔

یشر نے آگے بڑھ کر عزہ کو کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

عزہ نڈھال سی اسکے کندھے میں منہ چھپائے اپنی سسکیوں کی آواز چھپانے کی کوشش کر رہی تھی۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکے آنسو نہ صرف کسی کا کندھا بھگو رہے ہیں بلکہ اس کے یہ آنسو یشر کے دل پر گر رہے تھے۔

exponovels

بس کریں عزہ اس طرح تو آپ اپنی طبیعت خراب کرلیں گی۔ سعد کو دیکھیں وہ پریشان ہو رہا ہے اس طرح سے آپ کو روتے دیکھ کر۔""" یشر اسکے گرد بازو لپیٹے اسے حوصلہ دے رہا تھا۔

مائیں تو بہت مضبوط ہوتی ہیں آپ اتنی کمزور دل کی کیسے ہیں۔۔ہاں۔۔۔بی بریو میری عزہ تو بہت پاور فل ہے۔۔ہے نا"اس کا محبتوں" سے چور لہجہ عزہ کی تکلیف کو کم کر رہا تھا۔

وہ اسے نہیں بتا سکی کہ آج تمہارے ساتھ نے نہ صرف اسے حوصلہ دیا تھا بلکہ ایسا لگا تھا آج وہ اور اس کے بچے واقعی اس دنیا میں اکیلے نہیں ہیں۔یشر کسی آہنی دیوار کی طرح ان سب کو سنبھالے ہوئے تھا تو پھر وہ اسکے سہارے کمزور کیوں نہ پڑتی جب وہ اسے سنبھالنے والا تھا تو اسے بہادر ہو کر کیا کرنا تھا۔

آج اسے ماں کی کہی بات سمجھ آ گئی تھی کہ ایک مرد کے بنا عورت اس معاشرے میں ایک قدم نہیں اٹھا سکتی۔

جس وقت وہ ہاسپٹل پہنچی ڈاکٹروں سے بات، ہادی کا ٹریٹمنٹ سب کچھ وہ خود کروا چکا تھا۔

اور اب اسے اور سعد کو سنبھال رہا تھا۔یہ پہلا موقع تھا جب عزہ کے دل نے اسکے خلوص اور محبت کو مان کر اسکے بارے میں مثبت انداز سے سوچا تھا۔ہاں اس کی محبت کو ماننے میں اب بھی وہ ہچکچا رہی تھی۔

ممی کیوں ایسے روتی جا رہی ہیں"سعد انکے پاس آ کر کھڑا ہوتے یشر کا ہاتھ تھام کر بولا۔ "

عزہ نے یشر سے الگ ہو کر اپنے آنسو صاف کیے۔

کچھ نہیں بیٹا بھائی کو چوٹ لگی ہے نا تو ممی پریشان ہو گئیں تھیں۔بٹ ناؤ شی از اوکے۔بابا نے ممی کو سمجھایا ہے کہ بھائی ٹھیک ہے اسے کچھ " نہین ہوا۔چلو اب میرا بیٹا بتائے اس نے کیا کھانا ہے"یشر نے عزہ کے وجود سے اپنے ہاتھ پیچھے کرتے سعد کو گود میں اٹھا کر بہلایا۔

برگر کھانا ہے یا پزا"اس نے خود ہی سعد کو دو آپشنز دی "

برگر"سعد نے تھوڑا سا سوچ کر کہا۔ "

اوکے گریٹ۔عزہ آپ کیا لو گی"اب اس نے عزہ سے پوچھا۔ "

کچھ نہیں ابھی دل نہین کر رہا"اس نے بھیگی آواز میں کہا۔ "

پھر وہی بات۔۔ڈانٹ کھاؤ گی اب آپ میرے سے"یشر نے کسی قدر خفگی سے کہا۔ "

میں منگوا رہا ہوں آپکے لیے بھی چپ کر کے کھانا ہے نہیں تو ایک ڈرپ آپ کو لگوا دوں گا۔شکل دیکھو اپنی کس قدر پیل ہو گئی ہے" ہادی کو دیکھنے کے بعد"یشر کا فکر مندانداز اسکی دھڑکنیں بڑھا رہا تھا۔

کچھ دیر بعد کھانے سے فارغ ہوئے تو ہادی کو بھی ہوش آ گیا۔

exponovels

ماں کو دیکھ کر وہ بھی کچھ ریلیکس ہوا اور گھر جانے کی ضد کرنے لگا۔

ڈاکٹرز نے ایک رات رکنے کو کہا کیونکہ ابھی اس کو ڈرپس لگانی تھیں۔ جو کہ دوائی کی صورت میں نہیں دی جاسکتی تھیں۔

یشر نے عطیہ بیگم اور فرحان صاحب کو فون کر کے سعد کو لے جانے کا کہا بھیجنا تو وہ عزہ کو بھی چاہتا تھا مگر عزہ وہاں سے ایک سیکنڈ کے لیے ہلنے کو تیار نہیں تھی۔

عطیہ بیگم اور فرحان صاحب کچھ دیر کیلیے آئے، تھوڑی دیر بیٹھے پھر سعد کو لے کر چلے گئے کہ اسے بہت نیند آرہی تھی۔

بچوں کے کچھ کپڑے عطیہ بیگم کے پاس پڑے تھے لہذا انہیں کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ سعد کو لے کر جا چکے تھے۔

انکے جاتے ہی ہادی یشر سے باتوں میں مصروف ہو گیا تو عزہ نے اٹھ کر کمرے کے ساتھ بنے اٹیچڈ باتھ سے وضو کیا اور ایک کپڑا بچھا کر مغرب کی نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی۔ کچھ نوافل پڑھے۔

اس کے نماز ختم کرنے تک ہادی ایک مرتبہ پھر غنودگی میں جا چکا تھا۔

یشر بھی ہاسپٹل میں تعمیر کردہ مسجد میں نماز پڑھنے جا چکا تھا۔

واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں چائے کے دو مگ تھے۔

ایک کپ اسے تھماتے وہ اسکے قریب ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔

آپ گھر جا کر چینج کر آتے "عزہ نے اسے آفس کے کپڑوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ بلیک ڈریس پینٹ اور اسکائی بلیو اور سفید پٹیوں والی" شرٹ پہنے لائٹ بلو ہی ٹائی لگائے شرٹ کی بازوئیں فولڈ کیے ہوئے تھا۔

کوئی بات نہیں آپ کو یہاں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ میں نے رب نواز کو کہا ہے وہ ابھی اپنی بائیک پر کپڑے دے جائے گا "اس کا پرواہ" کرتا لہجہ عزہ کو لمحہ بہ لمحہ اس کی جانب کھینچ رہا تھا مگر وہ اپنی نام نہاد غلط فہمیوں سے نکلنا نہیں چاہ رہی تھی۔

"سحر کی نیکسٹ منتھ شادی ہے"

جی مجھے کل ہی اس نے کال کر کے بتایا تھا وہ تو اب آفس چھوڑ چکی ہے نا؟ "عزہ نے بتاتے استفسار بھی کیا۔"

ہاں جاب چھوڑ دی ہے "یشر نے اسکی بات کی تائید کی۔ "

تو اب آپ سیکرٹری کا کیا کریں گے "عزہ نے ایسے ہی پوچھ لیا۔ "

آپ مجھے جوائن کر لیں نا "یشر جو سامنے دیکھتا چائے پی رہا تھا گردن موڑ کر مسکراتے ہوئے عزہ کو دیکھنے لگا۔ "

ہاں تا کہ پھر کہیں نہ گھر میں سکون ملتا ہے نا آفس میں "نا جانے کس جذبے کے تحت وہ کہہ گئی۔ "

یشر نے بے اختیار قہقہہ لگایا۔

exponovels

نہیں ایسا نہیں ہوگا بلکہ آپ کے قریب رہنے کا زیادہ موقع ملے گا" یشر کی بات پر اس نے چائے ختم کرتے ہی وہاں سے اٹھنے میں عافیت جانی اور خوامخواہ ہادی کے بیڈ کے قریب آکر اسکی دوائیوں کے نام چیک کرنے لگی۔

کچھ دیر بعد جب وہ عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی۔ عطیہ بیگم نے ہادی کے لیے یخنی اور ان دونوں کے لیے کھانا بھجوا دیا تھا۔ ہاسپٹل ان کے گھر کے قریب ہی تھا لہٰذا انہوں نے چیزیں تیار کر کے یشر کو فون کر دیا وہ جا کر وہ چیزیں لے آیا۔ تب تک اس کا چوکیدار بھی یشر کے کپڑے لے آیا تھا۔

یشر نے چینج کر کے پہلے ہادی کو یخنی پلائی پھر اس کو سٹوری سنانے لگا۔

عزہ اتنی دیر میں ہادی کی صحت یابی کے لیئے کوئی وظیفہ پڑھنے لگی۔ اسٹوری سنتے ہی ہادی دوائیوں کی وجہ سے سو گیا۔

عزہ کچھ کھالیں" یشر نے کھانا نکالتے ہوئے کہا۔ اسکے وظیفہ بھی پورا ہی ہونے والا تھا وہ ہاتھ کے اشارے سے یشر کو شروع کرنے کا کہنے لگی۔

آپ آئیں گی تو شروع کروں گا" وہ بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ "

ایک اور بیڈ جو اٹینڈینٹ کے لیے موجود تھا وہاں بیٹھا وہ عزہ کو دیکھ رہا تھا۔

جو صوفے پر بیٹھی شال کو نماز کے سٹائل میں اپنے گرد لپیٹے ایک ہاتھ پر گن رہی تھی اور دوسرے ہاتھ میں موبائل کھولے اس میں سے کوئی آیات پڑھ رہی تھی۔

مائیں کتنی پیاری لگتی ہیں اپنی اولاد کے لیے فکر میں حلقان ہوتیں۔

جب کبھی وہ بھی کسی تکلیف سے گزرتا تھا تو فریحہ بیگم بھی اس وقت صرف ایک ماں بن جاتی تھیں۔ دنیا کا ہر ضروری کام چھوڑ چھاڑ وہ صرف اپنی اولاد کے لیے فکرمند ہوتی تھیں۔

ماں کوئی بھی ہو اپنی اولاد کے لیے محسوسات ہر ماں کے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ محبت اور فکر میں گندھے ہوئے۔

جیسے ہی وہ وظیفہ ختم کر کے اٹھی پہلے ہادی کی جانب گئی پہلے اس پر پھونک ماری۔

پھر یشر کی جانب آکر ناراضگی بھری نگاہ اس پر ڈالی۔

ابا ہمیشہ کہتے ہیں جب کھانا سامنے پڑا ہو تو اسے انتظار نہیں کرواتے" اس نے کسی استانی کے سے لہجے میں یشر کو کہا۔ اس کے سامنے" بیٹھتے ہوئے پلیٹ میں پہلے یشر کو سالن ڈال کر دیا پھر اپنے لیے نکالا۔

آپ میرے لیے کب ایسے فکرمند ہو کر پڑھ کر کچھ پھونکیں گی۔" یشر نے اسکی پہلی بات ان سنی کرتے اپنا ہی راگ الاپا۔ "

اللہ نہ کریں۔ کتنی فضول باتیں کرتے ہیں آپ" جس طرح دہل کر اس نے یشر کو ٹوکا۔ یشر کا دل کیا اسے دل میں چھپا لے۔ اس کا گریز"

اسے ہر بار اور بھی عزہ کی جانب کھینچتا تھا۔

ابھی گریز تھا تو وہ اسکی محبت میں ہر گزرتے دن پہلے سے زیادہ مبتلا ہو رہا تھا جو اگر وہ بھی اس محبت میں مبتلا ہو جائے پھر تو عشق کے مراحل ہی طے ہوں گے۔یشر یہ سب بس سوچ سکا۔ابھی کہنے کا وقت نہیں آیا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد یشر اسے بیڈ پر لیٹنے کے لیۓ زور دینے لگا۔

مجھے ابھی نیند نہیں آرہی آپ لیٹ جائیں صبح کے تھکے ہوۓ ہیں میں یہاں صوفے پر ایزی ہوں"اس نے یشر کو سمجھانا چاہا مگر وہ کچھ سننے پر تیار نہیں تھا۔

آپ بھی تھکی ہوئ ہیں بلکہ رو رو کر اور بھی تھک گئ ہیں۔چلیں شاباش لیٹیں آکر "وہ بیڈ کے قریب کھڑا اسے زبردستی بیڈ پر لیٹے کے لیۓ اصرار کر رہا تھا۔

اف کس قدر ضدی ہیں آپ۔۔۔ ممی سے آپکو ٹھیک کرنے کا طریقہ پوچھوں گی۔"عزہ اسکی ضد کے آگے زچ ہوتے ہوۓ بولی۔ "

ماؤں اور بیوؤں کے قابو کرنے کے طریقے الگ الگ ہوتے ہیں۔اور وہ کیا ہوتے ہیں اس پر پھر کبھی فرصت میں آپ کو کلاس دوں گا" ابھی تو لیٹیں"اس نے معنی خیزی سے کہتے اسے دوبارہ بیڈ پر آنے کا اشارہ کیا۔

تو آپ کہاں لیٹیں گے "عزہ بیڈ پر بیٹھی اب اس کے لیۓ فکرمند تھی۔ "

میں بھی لیٹ جاؤں گا ابھی آفس کا تھوڑا سا کام کرنا ہے پھر لیٹ جاؤں گا"اس نے اپنے لیپ ٹاپ کی جانب اشارہ کیا جو اس نے اپنے" کسی ورکر سے ہاسپٹل ہی منگوا لیا تھا۔

عزہ اب کی بار خاموشی سے لیٹ گئ۔وہ واقعی اعصابی طور پر اتنی تھکی ہوئ تھی کہ لیٹتے ساتھ ہی سو گئ۔

یشر جو صوفے پر بیٹھا کام شروع کر چکا تھا نظر لیپ ٹاپ سے ہٹاتا عزہ کو دیکھا جو سردی سے سمٹی ہوئ تھی۔

یشر نے اٹھ کر اس پر کمبل دیا پھر پیچھے ہٹتے اس کے صبیح چہرے کو دیکھا۔

نجانے آپ کب مجھے اپنا مانیں گی"خود سے مخاطب ہوتا وہ جھکا اور اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیئے۔ "

ویہں لگ فاریو ڈیسپریٹلی" سرگوشی کرتا وہ واپس صوفے پر بیٹھ کر اپنا کام کرنے لگا۔مگر دھیان اب کام میں کہاں لگ رہا تھا وہ تو اس" سوئے ہوئے وجود میں تھا جو اس کے حواسوں پر چھا رہا تھا۔

وہ یکدم لیپ ٹاپ بند کر کے کھڑکی میں آ کھڑا ہوا جہاں ہر طرف جامد خاموشی تھی یا اس کو محسوس ہو رہی تھی۔

مڑ کر واپس آیا ہادی کے بیڈ کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھا۔ٹانگیں بیڈ پر جما کر نیم دراز سا ہو گیا آنکھیں موند لیں۔

---

exponovels

صبح جس وقت عزہ کی آنکھ کھلی یشر کو ہادی کے بیڈ کے سامنے پڑی کرسی پر سویا ہوا پایا۔ نجانے کیوں مگر دل اسکی اچھائی کو ماننے کے لیئے ضد باندھ گیا تھا۔

عزہ اٹھ کر یشر کے قریب گئی۔اسے ساری رات پتہ نہیں چلا کب کب ہادی اٹھا ہے۔یشر نے ساری رات اسکے قریب اسی لیئے گزاری تھی کہ اسکی ایک آواز پر وہ اٹھ جائے اور عزہ کی نیند خراب نہ ہو۔

یہ کیسا رشتہ وہ نبھا رہا تھا اب تک ایک مرتبہ بھی صلے کی چاہ نہیں کی تھی۔وہ تو بس بے لوث محبت ان تینوں کو دے رہا تھا۔کیا ابھی بھی اس کے خلوص میں کسی شک کی گنجائش تھی۔اب ایک نئی جنگ عزہ کے اندر چھڑ چکی تھی۔

یشر پر اعتماد کرنے اسے اپنا سب کچھ ماننے کی۔وہ اپنی سوچوں سے گھبرا کر بے اختیار اسے آواز دے بیٹھی۔

جس نے عزہ کی ایک آواز پر جھٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

میری نیند پوری ہو گئی ہے آپ بیڈ پر جا کر لیٹ جائیں کچھ دیر "اس نے رسانیت سے اسے کہا جس کی خوابیدہ آنکھیں عزہ کا دل اور ہی لے " میں دھڑکا گئیں تھیں۔

اگر ڈاکٹر کے پاس جانے کی کوئی ضرورت پڑے یا کوئی میڈیسن لانی ہو تو آپ نے خود نہیں جانا مجھے اٹھا لینا ہے۔"یشر نے کرسی سے " اٹھتے اسے تنبیہہ کی۔

ٹھیک ہے "اس نے حامی بھری۔ "

جس وقت ڈاکٹر راؤنڈ پر آیا اس نے ہادی کی کنڈیشن دیکھتے انہیں ہادی کو ڈسچارج کرنے کی اجازت دے دی۔

عزہ نے شکر کیا۔

ہادی کو لے کر پہلے وہ عطیہ بیگم اور فرحان صاحب کی جانب گئے۔انہیں ہادی سے ملوا کر سعد کو بھی ساتھ لیئے وہ واپس گھر پہنچے۔

کچھ دنوں میں عزہ اور یشر کی مکمل توجہ سے ہادی جلد ہی صحتیاب ہو گیا۔

اس کے ٹھیک ہوتے اور ٹانکے کھلتے ہی یشر نے داتا دربار جا کر دیگیں دیں۔

سلام علیکم !"آج بہت دن بعد ہادی بھی سکول گیا تھا۔عزہ گھر کے کاموں سے ابھی فارغ ہی ہوئی تھی کہ یشر کی کال آ گئی۔

لنچ کی تیاری کرتے مصروف سے انداز میں اس نے کال ریسیو کی۔بچوں نے آج چکن چاؤمن کی فرمائش کی تھی۔

موبائل کندھے سے لگائے سبزیاں کاٹتے وہ یشر سے بات کر رہی تھی۔

وعلیکم سلام۔خیریت "یشر بہت کم اس وقت کال کرتا تھا لہذا اس کا حیران ہونا جائز تھا۔ "

جی خیریت ہے وہ آج رات ایک بزنس ڈنر ہے اور سب کی وائفز بھی آئیں گی تو اگر آپ بھی چلیں تو اچھا ہو گا۔سعد اور ہادی کو امی ابا کے "

پاس چھوڑ دیں گے۔واپسی پر لیتے ہوئے گھر آجائیں گے۔کیا کہتی ہیں آپ؟"اسے تفصیل سے بتاتا وہ اس سے استفسار کر رہا تھا۔

میری شکل کی بری حالت ہے ابھی تو ہادی کی وجہ سے ایک مرتبہ بھی پارلر نہیں جا سکی اب اس وقت لنچ بنانا ہے پھر بچے کا ہوم ورک" سب اس میں کہاں ٹائم ملے گا پارلر جا کر حلیہ درست کرنے کا"عزہ نے اس کی بات سن کر اپنا مسئلہ بتایا۔

ڈونٹ وری اس کا انتظام ہو جائے گا آپ بس چلنے کی سوچیں"اس نے عزہ کو تسلی دلائی۔ "

بالکل بھی نہیں اس شکل کے ساتھ تو میں بالکل نہیں جاؤں گی۔چاہے جتنی مرضی آپ کو مس ورلڈ لگوں۔ہر مرتبہ جان بوجھ کر باہر" مجھے اجاڑ حلیے میں لے جاتے ہیں تا کہ ہر کوئی آپکی ہی خوبصورتی کو دیکھتا رہے اور خاص طور سے لڑکیاں آپ کو دیکھ کر آہیں بھریں کہ ایسے بندے کے پلے کیسی ماسی بندھ گئی ہے"عزہ نے غصے سے کہا۔

ابھی کل رات کی ہی تو بات تھی جب بچوں کی فرمائش پر وہ سب باہر سوپ پینے چلے گ ئے۔

یشر ہمیشہ کی طرح عزہ کو حلیہ ٹھیک کرنے کا موقع دئ یے بغیر لے گیا جو جینز کرتے اور شرگ میں براؤن اسکارف لپیٹے اتنی بھی بری نہیں لگ رہی تھی۔

مگر یشر ہمیشہ کی طرح کھدر کی براؤن شلوار قمیض میں ڈیشنگ لگ رہا تھا۔

ان کے پاس سے گزرتی لڑکیوں کے کمنٹ کتنی دیر تک عزہ کو رنج و غم میں مبتلا کر گ ئے جبکہ یشر نے خوب انجوائے کیا۔

یار بچے کتنے کیوٹ ہیں فادر پر گ ئے ہیں ماں تو عجیب جلول سی ماسی ٹائپ لگ رہی ہے۔"اس کے بعد عزہ سارے راستے یشر سے لڑتی" آئی کہ خبردار جو وہ اسے آئندہ اس حلی ئے میں یہ کہہ کر لے کر گیا کہ آپ ہمیں تو بہت پیاری لگتی ہیں۔

ہاہاہاہانہیں آپ تو میری مس یونیورس ہیں"یشر نے بھی اس کی بات کو خوب انجوائے کرتے محبت سے چور لہجے میں کہا۔اس کا گھمبیر" لہجہ عزہ کی ہتھیلی میں پسینہ لے آیا۔

اچھا بس اب جھوٹ بولتے جائیں۔پتہ نہیں کب آپکی ناک لمبی ہو گی۔ہم نے تو بچپن میں سنا تھا جھوٹ بولنے والوں کی ناک لمبی ہو جاتی" ہے آپ کی تو وہیں کی وہیں ہے ایک انچ نہیں ہلی اپنی جگہ سے"عزہ کی جلی کٹی باتوں نے یشر کا موڈ فریش کر دیا تھا۔

سوچیں اگر میری ناک لمبی ہو گی تو بھی لوگ یہی کہیں گ ئے کہ لمبی ناک والے بندے کی بیوی"یشر نے اسے چڑایا۔ "

ایسی باتیں کریں گ ئے تو واقعی نہیں جاؤں گی۔"اس نے اب کی بار دھمکی دی۔ "

اچھا یار کچھ نہیں کہتا بس کپڑے ریڈی کریں باقی کا انتظام میں کرواتا ہوں"اس نے ہنستے ہوئے کہا۔ "

اوکے"عزہ نے حیران ہوتے فون بند کیا۔ "

عزہ کی حیرت تب ختم ہوئی جب شام میں ایک مشہور سیلون کی ورکر کو یشر نے عزہ کے لی ئے سروسز کروانے کے لی ئے بھیجا۔

گھر پر بچوں کو دیکھتے اس نے آرام سے فیشل بھی لے لیا اور باقی کی کچھ اور سروسز بھی لے لیں۔

اب عزہ کو فنکشن میں جانے کی کوئی ٹینشن نہیں تھی۔یشر کی اتنی کئیر کا سوچتے اس لڑکی کے جاتے ہی اس نے یشر کے نمبر پر تھینک یو کا میسج کیا۔

کچھ سیکنڈز میں ہی ریپلائی آگیا۔

اینی ٹائم مائی لائف "یشر اس کے گریز کے باوجود اپنی فیلنگز کو عزہ پر ضرور آشکار کرتا تھا۔کبھی اس کی تعریف کی صورت اور کبھی اس کا" خیال رکھ کر اور اسکی جذبے لٹاتی آنکھیں تو ہمہ وقت اس کا طواف کرتی رہتیں۔

عزہ کو اب اس کی محبت کو اگنور کرنا مشکل لگنے لگ گیا تھا۔

رات آٹھ بجے جب وہ آیا عزہ بچوں کو ریڈی کر کے خود بھی تیار تھی۔آف وائٹ گھٹنوں تک آتے سٹائلش سے فراک میں جس کے دامن اور گلے تر فیروری پٹی کے اوپر خوبصورت سا کام ہوا تھا،ساتھ میں سید ھا ٹراؤزر پہنے اسکارف ہمیشہ کی طرح سر پر لپیٹے دھپٹے کو خوبصورتی سے لیۓ ہلکے سے میک اپ میں بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

یشر کے لیۓ اس نے بلیک ڈنر سوٹ کے ساتھ آف وائٹ شرٹ اور فیروزی پلین ٹائی نکالی تھی۔

یشر اسے سراہتی نظروں سے دیکھتا تیار ہونے چل پڑا۔

کچھ دیر بعد وہ سب گاڑی میں بیٹھے عزہ کے امی ابو کے گھر بچوں کو چھوڑنے جا رہے تھے۔

بچوں کو چھوڑ کر اب یشر کا رخ رائل پام کی جانب تھا جہاں ڈنر کا اہتمام تھا۔

یشر نے بچوں کے اترتے ہی ہلکی آواز میں گانے لگا دیۓ۔

Kevin Daniel

کی خوبصورت آواز نے گویا اس لمحے یشر کی دھڑکنوں کا ساتھ دیا

I don't know why my heart feels this way when I'm with You

All is quiet, all is clam and I fill safe when I'm with you

All my war is fade away

Wont you stay, stay with me

exponovels

Wont you stay, stay with me
Years goes by still you standing by my side
Lover did I ever told you enough
You are the one I was dreaming of
All the time, all the time...
Wont you stay, stay with me
Wont you stay, stay with me
Cause I've been waiting oh for you
I've been waiting for you
Oh for you....
I've ever told you clear enough
You are the one I was dreaming of
All this time, all this time...

وہ اس لمحے واقعی اسے نہیں بتا سکتا تھا کہ اس کا یشر کے ساتھ ہونا اس کے لیۓ اس لمحے کسی نعمت، کسی خوش کن احساس اور ایسے خواب سے کم نہیں تھا جس سے جاگنے کا انسان کا کبھی دل نہیں چاہتا۔

وہ اس کے لیۓ کیا تھی وہ اسے کبھی بتا نہیں سکتا تھا۔

گاڑی رائل پام کے پارکنگ ایریا میں کھڑی کر کے وہ عزہ کو لے کر اس حصے کی جانب آیا جہاں رنگ ونور کا سیلاب امڈا ہوا تھا۔

میوزک کا خاص ارینجمنٹ کیا گیا تھا۔ شہر کے بڑے بڑے برنس میں اپنی بیگمات کے ساتھ موجود تھے۔

یشر کو عزہ کا سراپا وہاں موجود ہر شخص کی بیوی سے کہیں زیادہ تفاخر میں مبتلا کر گیا جو اپنی خوبصورتی کو مکمل کپڑوں میں چھپاۓ ہوۓ ان سب میں ممتاز لگ رہی تھی۔

ورنہ وہاں موجود ہر عورت کسی مرد کو شرم سے نظر جھکانے پر مجبور کر رہی تھی تو کسی کی نظر ان کو دیکھ کر پھٹی جا رہی تھی۔

عزہ خود بھی کچھ جز بز ہو رہی تھی۔ یہاں آکر کہاں سے کوئ کہہ سکتا تھا کہ یہ ایک اسلامی معاشرہ تھا۔

کم از کم عزہ کو تو ایسا ہی لگا کہ وہ یورپ کی کسی گیدرنگ میں آگئ ہے۔

ہاں بہت کم ایسی خواتین اور بھی تھیں جو ذرا بہتر حلیے میں تھیں مگر آستینوں اور دوپٹے سے وہ بھی آزاد تھیں۔

یشر عزہ کو لے کر اس فنکشن کے میز بانوں سے ملا رہا تھا۔

ہائے سو آپ یشر ہیں "عزہ کے عقب سے ایک آواز ابھری اور وہ آواز والی اب اس کے سامنے موجود تھی۔ "

ہائے ربا ہمدانی آئی گیس ؟"یشر نے کچھ دن پہلے ہی اس کا انٹرویو ایک میگ میں دیکھا تھا ماڈل اور بزنس و من تھی۔ "

اوئیس ! کیسے ہیں ابھی کل ہی پاپا آپ کا ذکر کر رہے تھے۔ سو گلیڈ ٹو سی یو ہیر "یشر کو دیکھ کر وہ جس طرح کھلی پڑی جا رہی تھی عزہ کو ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

ہم اندھی نظر نہیں آ رہا کہ اس بندے کی بیوی بھی ساتھ کھڑی ہے بچھی چلی جا رہی ہے "اس نے نخوت سے سوچا۔ "

تھینکس۔ میٹ مائی وائف عزہ "یشر بھی اس کے چہرے پر چھائی بے تحاشا خوشی اور بے باک نظریں دیکھ کر جز بز ہو رہا تھا۔ لہذا فوراً اسکی توجہ عزہ کی جانب دلائی۔

اوہ آپ میریڈ ہیں "جس لہجے میں اس نے کہا عزہ کو بے اختیار ہنسی آئی۔ "

نائس ٹو میٹ یو "عزہ کی جانب ہاتھ بڑھاتے جو زبردستی کی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی عزہ کا دل کیا اسکی ہاتھ کی جگہ اس کا گلہ دبا دے۔

یہ اسکی یشر کے ساتھ شادی کے بعد پہلا ایسا موقع تھا جب کوئی لڑکی اتنی ڈھٹائی سے اس کے سامنے یشر کو لائن مار رہی تھی۔

عزہ نے ایک ہلکی سی مسکراہٹ سے بادل نخواستہ اس کا ہاتھ تھاما۔

مگر ایسے رویے کے بعد بھی وہ یشر کے ساتھ چپکی جا رہی تھی۔ باتوں سے بات نکال رہی تھی۔

اور عزہ غصے سے دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی۔

یکدم اس کے دل میں جانے کیا سمائی پہلے تو یشر کے بازو میں اپنا ہاتھ حمائل کر کے اس کے کچھ اور نزدیک ہوئی۔

ربا سے بات کرتے یشر کی سب حسیات عزہ کی جانب ہی تھیں۔ دل میں حیران ہوا۔

پھر عزہ جواب بالکل اس کے پہلو کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ یکدم ہاتھ بڑھا کر اسکے کالر سے جیسے کوئی نادیدہ گرد جھاڑنے لگی۔ پھر وہ ہاتھ یشر کے سینے پر دھرا۔

اب کی بار یشر نے بھنویں اچکا کر عزہ کی جانب اپنی چمکدار مگر شرارت سے بھرپور آنکھوں کا رخ کیا جیسے پوچھ رہا ہو "خیریت ہے مارنے کا ارادہ ہے کیا "

آپکے کالر پر میرا بال لگا تھا وہ ہٹا رہی تھی "اس کی آنکھوں کا مفہوم جانتے ہوئے بھی انہیں نظر انداز کر کے اس نے یشر کو دیکھ کر معصوم "

For more visit (exponovels.com)

بن کر کہا۔

اور اسکے جواب پر یشرا اسے سراہے بغیر نہ رہ سکا جو اسکے قریب کبھی نہیں آئی تھی اس کا بال یشر کے کالر پر کہاں سے آ گیا تھا۔

اف یو ڈونٹ مائنڈ مجھے تھوڑی دیر بیٹھنا ہے اب میں کھڑے ہو کر تھک گئی ہوں" عزہ نے ایسے ناز سے اسے دیکھتے ہوئے اور ربا کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے کہا کہ یشر کا دل کیا ان حرکتوں پر واقعی اسے آسکر دے جو ربا سے جیلس ہو کر وہ کچھ کر رہی تھی جسے وہ اکیلے میں بھی یشر کے ساتھ کرنے کا سوچ نہیں سکتی تھی۔

اوکے ڈئیر،ایکسکیوز می ربا" یشر کو آخر اس پیسٹری سے معذرت کرنی پڑی۔یہ نام پیسٹری بھی عزہ نے اس کے لیئے سوخا تھا۔ "

اب آپکی ناک لمبی ہونے کا ویٹ کرنا پڑے گا" یشر اسے ایک ٹیبل کے پاس لے آیا اور کرسی کھینچ کر اسے بٹھانے لگا پھر ساتھ والی کرسی پر خود بیٹھتے ہوئے بولا۔

عزہ نے گویا اس کی بات سنی ہی نہین۔ادھر ادھر لوگوں کو دیکھنے لگی۔

وہ جو کچھ دیر پہلے یشر کے ساتھ ایسے پیش آ رہی تھی جیسے وہ دونوں بہت محبت کرنے والا کپل ہوں اب ساتھ بیٹھے یشر کی بولتی آنکھوں سے نظریں چرا رہی تھی۔

کیوں، کیسے اور کس لیئے وہ یہ سب کر گئی تھی اب بھی اس کا جواب خود کو بھی نہیں دے پا رہی تھی۔

بس اتنا جانتی تھی کہ اسے یشر کا کسی لڑکی سے اتنا بے تکلف انداز پسند نہیں آیا تھا۔

"میں پوچھ سکتا ہوں یہ کچھ دیر پہلے کیا ہوا تھا"

اف یہ تو بال کی کھال نکالنے بیٹھ گئے ہیں" یشر کے سوال پر وہ نادم کیا ہوتا بلکہ وہ تو چڑ گئی۔ "

کچھ نہیں آپ کو ایک نامحرم لڑکی سے بچا رہی تھی" شرمندہ ہوئے بغیر وہ اپنے مخصوص خوداعتمادی بھرے انداز سے بولی۔ "

ہاہاہا اور یہ جو محرم سے خود کو بچانے کی کوشش ہے اس کا کیا؟" یشر کے سوال پر وہ جواب تو کیا دیتی یکدم موبائل نکال کر کان سے لگا گیا۔ "

"ہیلو جی امی بس نکل رہے ہیں اب"

چلیں اب بچے امی کو پریشان کر رہے ہیں" فون بند کرتے اس نے یشر کی جانب دیکھا اور پھر اس کی کھوجتی آنکھوں سے نظریں چرا کر" آنکھیں جھکا گئی۔جو ٹکٹکی باندھے نجانے اس کے چہرے پر کیا تلاش کر رہا تھا۔

کھانا کچھ دیر پہلے ہی وہ کھا چکے تھے سو اب زیادہ دیر رکنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔

یشر گاڑی کی چابیاں اٹھائے خاموشی سے اٹھ کر چلنے لگا اور وہ اسکی پیروی کرتی پیچھے آئی۔

ارے آپ جا رہے ہیں" جس لمحے وہ دونوں اس ڈنر کے میزبانوں سے اجازت لے رہے تھے ربا پھر سے ان کی جانب آئی اور عزہ یشر کی"

exponovels

جانب کھسکی۔

جی بچے نانو کے گھر ویٹ کر رہے ہیں ہمارا "اب کی بار عزہ نے اس کی جانب سپاٹ لہجے میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "

اوہ نائس آپ کے بچے بھی ہیں۔ اچھا یشر میں کچھ دنوں تک آپکے آفس آؤں گی مجھے کچھ اسپورٹس آئٹمز چاہئیں تو میں مل کر ہی انکی کوانٹٹی بتاؤں گی "عزہ کو یکدم نظر انداز کرتی وہ پھر یشر سے مخاطب ہوئی۔

اوکے ڈیئر سی یو سون "یشر کی جانب اپنا ہاتھ بڑھاتی وہ مسکرا کر بولی۔ "

یشر حقیقت میں گھبرا گیا تھا۔

ں سے اسکی جانب دیکھا مگر چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ لاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما۔ عزہ نے شرربار نگاہو

ٹک دس کائنڈ آف فرینکنیس ود ان نون گرلز ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ، شیل وی گو نائس ٹاکنگ ٹو یو ڈیئر۔ بٹ ان فار چونیٹلی یشر ڈزنٹ لا ناؤ "بڑے اعتماد سے وہ ربا کو اس کی حیثیت باور کرا گئی تھی۔ یشر اس کے اسی اعتماد کا تو دیوانہ تھا۔ آخری جملہ یشر سے کہتے وہ یشر کے ساتھ آگے قدم بڑھا چکی تھی۔

اف کس قدر ڈھیٹ لڑکی تھی۔ چپکی چلی جا رہی تھی "جیسے ہی یشر نے گاڑی آگے بڑھائی عزہ کے تبصرے شروع ہوئے۔ "

خیر چپک وہ تو نہیں رہی تھی "یشر کی دھیمی مگر جتاتی مسکراہٹ نے عزہ کو جو سمجھانا چاہا وہ بڑی اچھی طرح سمجھ گئی۔ "

ہاں تو بیوی ہوں آپ کی "وہ اس وقت جو جیلسی محسوس کر رہی تھی باقی تمام احساسات پر یہ ایک احساس غالب آ چکا تھا۔ اور وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ یشر کے سامنے حماقتیں کر کے وہ احساسات بھی عیاں کر رہی ہے جن کو وہ خود سے بھی ماننے میں تامل کا شکار تھی۔

بیوی ی ی ی۔۔۔۔۔ "یشر نے کسی قدر حیرت کا اظہار کیا۔ اب کی بار عزہ کو کچھ احساس ہوا اپنی حماقت کا تو خاموش ہو گئی۔ "

میرا تو خیال ہے ربا سے اب روز ہی ملنا چاہیئے کم از کم اس کی مہربانی سے بہت سے راز کھل رہے ہیں "اب کی بار یشر نے اسے چڑایا عزہ اب بھی خاموش رہی۔

یہ میں کیا کرنے چلی تھی "اسے اپنی کچھ دیر پہلے کی حرکتیں سوچ کر خود پر غصہ آیا۔ "

جب کہ یشر اسکی باتیں اب تک انجوائے کرتے زیر لب مسکرا رہا تھا۔

عزہ کے امی ابو کے گھر کے آگے گاڑی روکتے یشر نے یکدم عزہ کا گود میں پڑا موبائل پکڑا۔

عزہ نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔ یشر نے کال لوگ کھولتے عزہ کے سامنے کیا جہاں لاسٹ کال میں یشر کی صبح والی کال تھی۔ یعنی وہاں سے اٹھتے ہوئے عزہ نے ماں کے فون والا جھوٹ بولا تھا۔

آپ کی ناک اب کتنی لمبی ہونی چاہیئے "یشر اسے چڑاتے ہوئے ہونٹوں میں مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔ "

exponovels

ہر وقت میری کھوج میں نہ رہا کریں "عزہ سچ میں "
چڑ گئ یا اپنا آپ کھلنے پر غصہ ہوئ۔

یشر ہنستا ہوا گاڑی سے باہر نکلا۔وہ جان گیا تھا کہ عزہ اس کی محبت میں اب بندھنے لگی تھی۔

وہ بچوں کے سکول کے پاس ہی تھی کہ اسے یاد آیا وہ اپنا پرس تو لانا ہی بھول گئ ہے۔

پچھلے کچھ دن لگا کر یشر نے اسے گاڑی چلانا سیکھا دیا تھا تاکہ کبھی ایمرجنسی میں وہ صرف ڈرائیور پر ڈیپینڈ نہ کرے۔

ایک ہفتے میں ہی وہ کافی اچھی گاڑی چلانا سیکھ گئ تھی۔ہمیشہ کی طرح یشر کو اسے سیکھاتے ہوئے بے حد مزہ آیا۔

آئ وش میں آپ کا ٹیچر ہوتا آپ کو کچھ بھی سیکھا کر اس وقت بہت خوشی ہوتی ہے جب آپ نہ صرف جلدی پک کرتی ہیں بلکہ اتنا اچھا"

رزلٹ شو کرتی ہیں "یشر اسے فخر سے دیکھتے ہوئے بولا۔

اور آج وہ خود گاڑی چلا کر بچوں کو اسکول لینے جا رہی تھی اور وہاں سے اسے انہیں ساتھ لے جا کر کچھ شاپنگ کرنی تھی۔

مگر اب وہ گھر سے اتنی دور آ گئ تھی کہ واپس جانے میں ٹائم لگ جاتا۔

دماغ میں کوئ ترکیب سوچتے یکدم اسے یاد آیا کہ یشر کا آفس بچوں کے اسکول کے پاس ہے۔اس نے گاڑی یشر کے آفس کی جانب بڑھا دی۔

یشر ہیں آفس میں "عزہ جوں ہی اس کے آفس میں آئ سب سے مل کر یشر کی سیکرٹری کے پاس آ کر اس سے پوچھا وہ خونکہ نئ نئ اپائنٹ"

ہوئ تھی لہذا وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عزہ یشر کی وائف ہے۔

پلیز میڈم آپ ویٹ کریں سر اندر میٹنگ میں بزی ہیں "اس نے اپنے پیشہ ورانہ انداز میں عزہ کو ہاتھ کے اشارے سے سامنے رکھے"

صوفے پر بیٹھنے کا کہا۔

پلیز آپ ان سے کہیں عزہ ہے اور ارجنٹ ملنا ہے صرف دو منٹ کے لیۓ میری بات سن لیں۔"اس نے ہاتھ میں پہنی گھڑی دیکھتے"

ہوئے لجاجت سے کہا۔ نجانے میٹنگ کب اوور ہونی تھی۔

آپ کی کیا کوئ اپائنٹمنٹ تھی "سیکرٹری کی بات پر اسکی بھنویں تن گئیں۔"

مجھے کسی اپائنٹمنٹ کی ضرورت نہیں "کہتے ساتھ ہی اس نے موبائل نکال کر یشر کو کال کی جو اس نے دو بیلوں کے بعد کاٹ دیا۔ "

عزہ حیرت کے صدمے سے دوچار ہوئ۔

میٹنگ کس کے ساتھ ہے "اس نے سامنے بیٹھی لڑکی سے پوچھا۔ "

میم ربا ہمدانی سے ہے۔آپ پلیز بیٹھ جائیں "یہ نام سنتے ہی عزہ کے تو تن بدن میں گویا آگ لگ گئ۔اب کی بار کچھ کہے بغیر وہ سیدھا"

یشر کے روم کے دروازے کی جانب بڑھی۔ جبکہ یشر کی سیکرٹری ارے ارے کرتی رہ گئ۔

ایک جھٹکے سے دروازہ کھول کر وہ اندر تھی۔ جہاں سامنے ٹیبل کے اس طرف یشر تھا اور ٹیبل کے اس طرف ربا تھی۔ ٹیبل پر لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا جس میں سے وہ یشر کو کچھ تصویریں دکھا رہی تھی۔

دروازے کی آواز پر ان دونوں نے جوں ہی سامنے دیکھا یشر، عزہ کو دیکھتا خوشگوار حیرت سے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

سر آئم سوری یہ میم اندر آگئیں۔ میں نے انہیں روکا بھی تھا مگر یہ کچھ سن ہی نہیں رہیں تھیں اور۔۔۔"یشر کی سیکرٹری جو عزہ کی اس حرکت پر صفائیاں دے رہی تھی اس ڈر سے کہ اس کی جاب کہیں اس بات پر نہ چلی جائے یشر کے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روکنے پر خاموش ہو گئ۔

اٹس اوکے انہیں تو میرے آفس میں کہیں بھی آنے کا پورا اختیار ہے کیونکہ یہ میری مسز ہیں"یشر نے عزہ کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر اپنی سیکرٹری کو کہا۔

جبکہ عزہ کینہ توز نظروں سے ربا کو گھور رہی تھی۔ جس کی نگاہیں یشر پر تھیں۔

آپ پلیز اپنی سیٹ پر جائیں مس حجاب"یشر سیکرٹری کو واپس بھیجتا ہوا اب عزہ کی جانب دیکھنے لگا۔ "

بتا تو دیتیں آپ آنے سے پہلے مگر آپ کا آنا پلیزینٹ سرپرائز ہے"یشر کی مسکراتی نظریں ہمیشہ کی طرح اس کا طواف کر رہیں تھیں۔"

آپ کو فون کیا تھا مگر آپ شاید زیادہ بزی تھے کہ کال اٹینڈ نہیں کی۔ہائے ربا ہاؤ آر یو"یشر کو گھورتی وہ ربا کی جانب متوجہ ہوئ جس کی ٹکٹکی یشر پر بری طرح بندھی ہوئ تھی۔

اوہ ہائے"وہ جیسے نیند سے جاگی تھی۔ عزہ کا دل کیا آج واقعی وہ ان کا گہ دبا دے جو ٹائٹ جینز پر اتنا ہی ٹائٹ ہائ نیک پہنے یشر کے سامنے بیٹھی تھی۔

پلیز بیٹھیں عزہ"وہ جو ابھی تک کھڑی تھی یشر نے اسے بیٹھنے کا کہا۔ "

نہیں بیٹھ نہیں سکتی میں ابھی بچوں کو پک کرنے سکول جا رہی تھی وہاں سے شاپنگ پر جانا تھا مگر آدھے راستے میں یاد آیا کہ بیگ تو پکڑا ہی نہیں اب آپکے کریڈٹ کارڈز چاہئیں"وہ یشر کے قریب جا کر ساری بات بتاتے ہوئے بولی۔

اتنی سی بات یہ لیں"یشر اس کے مان بھرے انداز پر گویا نثار ہی تو ہو گیا تھا۔ "

جلدی سے سیٹ پر بیٹھتے اپنے لیپ ٹاپ بیگ میں سے کارڈز نکالنے لگا۔

ارے آپ رہنے دیں میں نکال لیتی ہوں"اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے وہ یشر کی سیٹ کے پیچھے سے آ کر ٹیبل کے پاس نیچے رکھے لیپ ٹاپ بیگ میں سے کارڈز نکالنے لگی۔

exponovels

یشر اسکے ہاتھ اپنے کندھوں پر رکھنے کا مقصد سمجھ گیا تھا جو ربا کو یہ جتانا چاہتی تھی کہ وہ یشر کی محبوب بیوی ہے۔

سوری ٹو ڈسٹرب یو پلیز کیری آن یور میٹنگ "ایک مرتبہ پھر یشر کے کندھوں پر اپنے ہاتھ کا دباؤ ڈال کر وہ ان سے مخاطب ہوتی یشر کے " روم سے باہر آ گئی۔

مگر اب دھیان سارا ان دونوں کی جانب لگا ہوا تھا۔

کچھ اپنی حماقتیں بھی یاد آئیں کہ آخر کیوں وہ یشر اور اپنے درمیان دوری برقرار رکھے ہوئے۔

اگر یشر اس سے دلبرداشتہ ہو کر کسی اور لڑکی کی جانب متوجہ ہو جاتا ہے تو اس سب میں قصوروار کون ہو گا۔

وہ اپنی غلطیوں کو تسلیم کر رہی تھی۔ مگر اب مسئلہ یہ تھا کہ اپنی انا کی دیوار اتنی اونچی کر چکی تھی کہ اس کو گرانے یا اسے پار کر کے دوسری جانب اب وہ کیسے آتی۔

انہی سوچوں میں اس نے بچوں کو پک کر کے نجانے کیا خریدا اسے خود بھی کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ دل اور دماغ دونوں یشر کے آفس میں لگ ئے ہوئے تھے۔

شام میں جب یشر گھر آیا تب بھی اسے سمجھ نہیں آئی کہ کیسے ربا کے بارے میں اس سے استفسار کرے۔ بچے جوش و خروش سے یشر کو اپنی شاپنگ دکھا رہے تھے۔

عزہ چائے بنا کر لائی ایک کپ یشر کے قریب رکھا جو اب شلوار قمیض اور شال کندھوں پر لئے بچوں کی کہانیاں سن رہا تھا۔

عزہ کو شلوار قمیض آدمیوں کو پہنی کبھی اتنی اچھی نہیں لگتی تھی جتنی اسے یشر کو پہنی ہوئی دیکھ کر لگتی تھی۔

اس کا دراز قد کچھ اور دراز لگتا تھا اور چوڑے شانوں کے گرد لپٹی شال اسے اور بھی زیادہ خوبرو بناتی تھی۔ وہ بھی اپنا کپ لیے خاموشی سے یشر کے ساتھ ہی تھوڑا فاصلہ رکھ کر اسی کے صوفے پر بیٹھ گئی۔

یشر اس کی گم صم کیفیت نوٹ کر چکا تھا مگر اس سے پوچھا نہیں وہ چاہتا تھا عزہ خود بتائے کہ کیا ہوا ہے۔

ربا کے ساتھ آپ کوئی پراجیکٹ کر رہے ہیں یا ویسے ہی وہ آپکے آفس آئی تھی "عزہ نے یشر سے سوال کرتے سرسری انداز اپنایا تھا مگر" یشر اپنا بے ساختہ قہقہہ نہ روک سکا۔ آخر بلی تھیلے سے باہر آ ہی گئی تھی۔

میں نے کوئی اتنی ہنسنے کی بات نہیں کی "یشر کے قہقہے پر عزہ نے برا مناتے ہوئے کہا۔ "

بچے اب اپنی اپنی کلرنگ بکس کی جانب متوجہ ہو چکے تھے جو عزہ نے انہیں آج دلائیں تھیں۔

آپ کو آخر اسے چاری سے اتنی ان سیکیورٹی کیوں ہے "چائے کا سپ لیتے یہ بات کہہ کر گویا یشر نے عزہ کے غصے کو ہوا دی تھی۔ "

بیچاری۔۔۔ کہاں سے بیچاری نظر آتی ہے وہ آپ کو اس بری طرح آپکو گھورتی رہتی ہے جیسے کبھی کوئی اچھی شکل کا بندہ نہیں دیکھا۔""""

exponovels

عزہ ک ربا کے لیۓ بے چاری کا یہ لفظ وہ بھی یشر کے منہ سے ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

آپ کو تو خوش ہونا چاہیئے کہ وہ آپکے شوہر کی خوبصورتی سے اتنی متاثر ہے "یشر کے شرارتی لہجے نے عزہ کو مزید پتنگے لگاۓ۔ "

اور آپ کس حد تک اس کی خوبصورتی سے متاثر ہیں "اس نے بھنویں سکیڑ کر یشر کو گھورا جس کی محبت پاش نظریں اسی کے گرد تھیں۔ "

اس نے آہستہ سے عزہ کا صوفے پر دھرا ہاتھ تھاما۔

آپ سے نظر ہی نہیں ہٹتی کے کسی اور کی خوبصورتی نظر آۓ "سر جھکاۓ عزہ کے ہاتھ کو دیکھتا اسکی انگلیوں کو سہلاتا ہوا آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

عزہ کا دل زور سے دھڑکا اس سے پہلے کے وہ ہمیشہ کی طرح وہاں سے بھاگتی یا کچھ کہتی یشر کا موبائل بجنے لگا۔اس نے عزہ کا ہاتھ چھوڑتے فون کان سے لگایا

اسلام علیکم ممی، کیسی ہیں آپ "یشر کے ممی کہنے سے وہ سمجھ گی کہ کس کا فون ہے۔"

وہ خاموشی سے اپنی چاۓ ختم کرنے لگی۔

جی ممی سب ٹھیک ہیں آپکی بہو پاس ہی بیٹھی ہے "اس نے عزہ کی جانب دیکھتے ہوۓ کہا۔ "

یاد ہے ممی ڈونٹ وری اس ویک اینڈ پر ہم آپکے پاس ہی ہوں گے اور شادی اٹینڈ کر کے ہی واپس آئیں گے۔ "یشر نے انہیں یقین دلاتے "

ایک دو اور ادھر ادھر کی باتیں کیں اور فون رکھ دیا۔

فنزا کی شادی ہے نیکسٹ ویک "یشر، عزہ سے مخاطب ہوا۔ "

جی مجھے لاسٹ ویک اینڈ ممی نے بتایا تھا آج اسی لیۓ بچوں کی شاپنگ کروائ تھی۔ "عزہ نے اسے شاپنگ کا اصل مقصد بتایا۔ "

اور آپکی شاپنگ "یشر نے چاۓ کے آخری گھونٹ لیتے عزہ سے سوال کیا۔ "

اتنے سارے کپڑے ہیں جو شادی پر ممی نے لیۓ تھے۔انہی میں سے پہن لوں گی "عزہ نے اپنی جان بچای۔ "

وہ ویسے بھی کپڑوں کا ڈھیر اکٹھا کرنے کی اتنی شوقین نہیں تھی۔

اگر میں آپکے لیۓ کچھ ڈریسز لے لوں تو آپ پہنیں گی "یشر نے مان سے سوال کیا۔ "

کیا ضرورت ہے "اس نے ٹالنا چاہا۔"

میری خواہش ہے "یشر نے پھر سے بڑے مان سے کہا۔ایک ان کہا رشتہ ان کے مابین بن چکا تھا۔ "

آپ کی چوائس پر مجھے بھروسہ نہیں "اس نے ایک ادا سے کہا۔ "

exponovels

ہاہاہاآپ بھی میری ہی چوائس ہیں "یشر نے اس کی بات کا مزہ لیتے ہوئے اسے کچھ یاد کروانا چاہا۔"

ہر دفعہ بندے کی قسمت اچھی نہیں ہوتی کہ اسے کوئی اچھی چیز مل جائے "عزہ کے نازیشر کے حواسوں پر چھانے لگ گ ئے تھے اب۔"

بھروسہ تو کر کے دیکھیں "یشر نے اسے کنوینس کرنا چاہا۔ "

چلیں دیکھتے ہیں کہ آپکے پسند کردہ ڈریسز کیسے ہوں گے۔ لیکن اگر مجھے پسند نہ آئے تو میں پہنوں گی نہین پہلے بتا رہی ہوں "اس پر گویا"

احسان کرتے عزہ نے یشر کو اجازت دی

اوکے ڈن "یشر نے اس کی بات مانتے ہوئے کہا "

--

جمعہ کی رات میں وہ لوگ بائے روڈ اسلام آباد کی جانب نکلے جہاں انہوں نے یشر کے ماموں کی بیٹی فنزا کی شادی میں شرکت کرنی تھی۔

بچوں کے اسکول سے انہوں نے تین چار دن کی چھٹیاں لے لیں تھیں۔ کیونکہ شادی کے فنکشن اتوار کی رات سے شروی ہو رہے تھے۔

بچے اتنے لمبے سفر کے لیٔ ے بہت ایکسائیٹڈ ہو رہے تھے۔

عزہ نے کھانے پینے کا کچھ سامان رکھ لیا تھا۔

نوکروں کو ہدایات دے کر اور گھر کی حفاظت کا کہتے وہ نو بجے رات میں گھر سے نکل پڑے۔

موٹروے کے راستے انہوں نے جانا تھا۔ عزہ یشر کے ساتھ آگ ے جبکہ بچے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔

یشر آفس سے سیدھا عزہ کے لیٔ ے شاپنگ کرنے چلا گیا تھا۔ اس نے کیا کچھ لیا تھا عزہ بے خبر تھی اس نے کچھ بھی اسے نہیں دکھایا تھا

سارے شاپنگ بیگز اسی طرح گاڑی میں رکھ دئیٔ ے تھے۔

عزہ دل میں ہول رہی تھی کہ نجانے کیا لے آیا ہے۔

بچے کچھ دیر بعد سو گ ئے تھے۔

بچوں کو دیکھ کر تو مجھے بھی نیند آ رہی ہے "عزہ بچوں کے اوپر کمبل دیتے ہوئے بولی دسمبر کی سرد راتیں تھیں۔ "

حالانکہ گاڑی میں ہیٹر آن تھا پھر بھی لگ رہا تھا نجانے کہاں کہاں سے سرد ہوائیں آ رہی تھیں۔

خبردار اگر آپ سوئیں، آپ کو پتہ ہے اس طرح سب کا گاڑی میں سو جانا خاص طور پہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بندے کا ڈرائیور کے "

ساتھ سونا بہت خطرے کا باعث ہوتا ہے۔ اگر آپ کو دیکھ کر مجھ پر بھی غنودگی طاری ہو گئی "یشر نے عزہ کو ڈرانا چاہا۔ مقصد صرف اس کو

جگا کر رکھنا اور اس کے ساتھ کو محسوس کر کے اس سفر کو یادگار بنانا تھا۔

اچھا اب ڈرائیں تو مت جو تھوڑی بہت نیند آ رہی تھی وہ بھی بالکل اڑ گئی ہے "عزہ نے دہل کر اسے ٹوکا۔ یشر دل میں اس کی معصومیت پر "

exponovels

مسکرایا۔

عزہ نے ہاتھ بڑھا کر اسٹیریو آن کیا کہ گانے سن کر وہ تھوڑا فریش ہو جائے گی۔

Troyne Wells

کے گانے نے دونوں کو کچھ لمحے ساکت کیا

You light me up

You set the sun

You bring the crowd down to one

I dream of you in the morning

Until the day is done

And then again

When evening comes

All my life

I've waited for this moment now

In your eyes

Finally I know I am found

So good to feel this way

Can't find the words to say

But I'll show you how

All my life

I've waited for this moment now

You are the spring

You are the fall

My big debut, My curtain call

exponovels

The world is covered in beauty

And through the cracks in the wall

I see your light behind it all

There's nothing I'd rather do

Than be here right with you

This moment, this moment, this moment now

اینڈ آئم ویٹنگ فار مائی مومنٹ "یشر کی سرگوشی عزہ کی دھڑکنوں کو درہم برہم کر گئی اُس نے خاموشی سے رخ کھڑکی کی جانب کر لیا"

جہاں اندھیرے میں وہ کیا کھوج رہی تھی یشر جاننے سے قاصر تھا۔

کچھ دیر بعد بچے اٹھ گئے تو انہوں نے بھوک بھوک کا شور مچا دیا۔

عزہ نے اپنے پاس ہی کھانے پینے کی چیزوں کا لفافہ رکھا ہوا تھا۔اس میں سے سینڈوچز نکال کر بچوں کو پکڑائے۔

میں نے بھی صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"یشر نے سارے جہاں کی بے چارگی اپنے لہجے میں سمیٹتے ہوئے کہا۔ "

تو کھالیں میں نے کب منع کیا ہے "عزہ نے اس کی بات پر حیرانگی سے کہا۔ "

اب ڈرائیو کروں کہ کھاؤں اور یہاں میں سائیڈ پر روک بھی نہیں سکتا "یشر کی بات پر اس نے کچھ نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا۔ "

تو اس بات کا کھانے سے کیا تعلق "اس نے مزید حیران ہو کر یشر سے پوچھا۔ "

تو اس کا یہ مقصد کے آپ مجھے کھلا دیں "یشر کی بات پر اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی سے کھل گئیں۔ "

جی نہیں ایک ہاتھ میں پکڑیں اور بائٹس لیتے جائیں "اس نے شدت سے یشر کی بات میں چھپی خواہش کی نفی کرتے ہوئے کہا۔ "

یار میرا کوئی احساس نہیں "یشر نے اسے جذباتی کرنا چاہا۔ "

میں نے کب کہا ہے کہ نہیں کھائیں "اس نے پھر سے اسکی بات کی نفی کی۔ "

عزہ "اب کی بار یشر نے افسردگی سے بس اتنا ہی کہا۔"

اچھا کھلاتی ہوں مگر آپ نے تنگ نہیں کرنا اچھے بچوں کی طرح کھا لینا ہے "عزہ اس کی اموشنل بلیک ملنگ میں پوری طرح پھنس گئی" تھی۔

بالکل نہیں کروں گا "یشر نے سنجیدگی سے کہا "

اس کے سامنے دیکھنے کی وجہ سے عزہ اسکی نظروں میں چھپی شرارت بھانپ نہیں سکی۔

exponovels

کچھ نوالے تو یشر نے شرافت سے کھائے جبکہ عزہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔

آخری بائٹ پر یشر نے اسکی فنگر کی بائٹ بھی لی۔

عزہ نے زوردار چیخ ماری۔

یشر اور بچے ہنسنے لگ گ ئے۔

بہت خراب ہیں آپ آئندہ کبھی آپکی باتوں میں نہیں آؤں گی۔یہ کوئی شرافت سے کھایا ہے آپ نے"عزہ نے اپنی انگلی سہلاتے غصے" سے یشر کو گھورا۔

سارا شرافت سے ہی کھایا تھا بس آخر میں آپکی انگلی ہی میرے دانتوں میں پھنس گی"یشر کہاں ہارنے والوں میں سے تھا ایک سے ایک" دلیل نکالتا تھا۔

ہاں انگلی نہ ہوگی بوٹی ہوگی جو آپکے دانتوں میں پھنس گی"عزہ نے منہ پھلاتے ہوئے کہا۔ "

اچھا دکھائیں کہاں لگی ہے"یشر نے ہنستے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔ "

اب ان حرکتوں سے کچھ نہیں ہوگا نہ آپکی ڈرائیونگ کو"عزہ نے اس کے ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرتے ہاتھ کو دیکھ کر اس پر چوٹ" کی۔

باقی تمام راستہ عزہ نے غصے میں ہی گزارا۔

بچے وہاں دادا دادی کے پاس پہنچ کر بے تحاشا خوش تھے۔عزہ بھی سب کے بیچ خوش اور مطمئن تھی۔سب نے اتنا پیار اور عزہ دی تھی کہ وہ اللہ کا شکر کرتے نہیں تھکتی تھی۔

مہندی والے دن یشر نے اسے شادی پر پہننے والے کپڑے دکھائے جو اس نے عزہ کے لیۓ خریدے تھے۔

مہندی کے لیۓ اس نے چٹاپٹی کا غرارہ جس کے ساتھ پرپل شرٹ اور اورنج دوپٹہ گوٹے کے خوبصورت کام سے سجا تھا۔

بارات کے لیۓ خوبصورت سا ڈل گولڈ کا فراک تھا جس پر میروں پٹی لگی ہوئی تھی۔میرون ہی چوڑی دار پاجامے کے ساتھ۔

جبکہ ولیمے کے لیۓ یشر نے پیچ کلر کی ساڑھی لی تھی۔

باقی ڈریسز تو عزہ کو اچھے لگے تھے مگر مہندی والا بہت شوخ لگ رہا تھا۔

یہ بہت لاؤڈ کلر ہے"اس نے کسی قدر پریشانی سے یشر کو کہا۔کیونکہ یشر نے اسے کوئی اور سوٹ رکھنے بھی نہیں دیا تھا۔ "

کوئی لاؤڈ نہیں ہے۔اپنی مرضی کریں اگر پھر کسی نے ماسی کہا تو مجھ سے آکر نہیں لڑنا"یشر نے ہری جھنڈی دکھائی۔ "

عزہ کشمکش میں تھی۔

شام میں جب یشر عزہ کو مہندی کے فنکشن کے لیے گھر سے نکلنے کے لیے کمرے میں بلانے آیا تو شیشے کے سامنے اسی لباس میں کھڑی عزہ نظر آئی جو یشر اس کے لیے لے کر آیا تھا۔

کچھ لمحوں کے لئے تو یشر اپنی جگہ سے ہل نہ سکا۔

سفید کرتے شلوار پر پرپل ویسٹ کوٹ پہنے یشر بھی کم خوبصورت نہیں لگ رہا تھا مگر عزہ تو اس وقت حقیقت میں یشر کے ہوش اڑا رہی تھی

ڈریسنگ کے شیشے سے وہ باسانی ان کا خوبصورت روپ دیکھ سکتا تھا جو فرنچ ناٹ بنائے ایک جانب جھومر لگائے ہلکے سے میک اپ میں اپنے نیکلس کا لاک بند کرنے کے جتن کر رہی تھی۔

یشر بے آواز قدموں سے چلتا اس کے پیچھے کھڑا ہوا۔

اف کیا مصیبت ہے چھوڑو پرے اس نیکلس کو "وہ جو سر نیچے کیئے نیکلس کے لاک سے نبرد آزما تھی اب تنگ آ کر اسے اتارنے والی تھی" کہ دو ہاتھ اسکے ہاتھوں پر آ کر ٹھہرے اس نے ڈر کر شیشے کی جانب دیکھا تو یشر کا عکس دیکھ کر جہاں مطمئن ہوئی وہاں شرم سے اس کے گال بھی دہک اٹھے۔

یشر کی جذبے لٹاتی آنکھیں اسے بہت کچھ سمجھا رہیں تھیں۔

چھوڑیں میں بند کر دیتا ہوں۔۔۔۔بند کر دوں "اسے پہلے پیشکش کرتے آخر میں اس نے ہمیشہ کی طرح پیش قدمی کرنے سے پہلے " اجازت لی۔

جی "عزہ نے خاموشی سے نظریں جھکاتے اجازت دی۔ "

یشر کے ہاتھوں کا لمس اس کے پوری جسم میں کپکپی لے آیا۔

شکر تھا کہ یشر نے شرافت سے لاک لگایا اور پیچھے ہٹ گیا۔

مگر عزہ کو نکلنے کا راستہ نہیں دے رہا تھا کیونکہ وہ اسکی جانب دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔

جس طرف وہ ہوتی یشر بھی اسی جانب ہو جاتا۔

آخر تنگ آ کر سر اٹھا کر اسے خفگی سے ایک گھوری سے نوازا۔

یشر مسکرایا۔وہی جان لیوا مسکراہٹ جو عزہ کو اپنی جانب کھینچتی تھی۔

اب میری عزہ لگی ہیں نا۔۔مجھے ڈرانے والی۔۔۔مجھ سے ڈرنے اور شرمانے والی عزہ کچھ اتنی خاص نہیں لگتی "یشر کی بات پر مسکراہٹ "

For more visit (exponovels.com)

عزہ کے ہونٹوں پر بکھری۔

اتنے آپ ڈرنے والے "عزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "

اور اسکی پیروی کرتی کمرے سے باہے آ گئ۔

جب وہ لوگ مہندی کے فنکشن میں پہنچے لڑکے والے آ چکے تھے۔

فریحہ بیگم نے عزہ کو اپنے سب رشتے داروں سے ملایا۔

ارے عزہ تم یہاں۔۔۔اس دن بھی ریسٹورنٹ میں ہمیں دیکھ کر چلی گئیں تھیں "عزہ اور یشر جو اسٹیج سے تھوڑی دور کھڑے مہندی" کی رسم کی تصویریں کھینچ رہے تھے۔کسی کی آواز پر چونک کر مڑے۔

عزہ تو اپنے سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر ششدر رہ گی' لیکن یشر اس لڑکی کو نہیں جانتا تھا جو عزہ سے مخاطب تھی مگر لگتا تھا کافی شناسا ہے جو بڑی بے تکلفی سے اس سے مخاطب تھی

کیسی ہو بھئ تم نے تو ایسا ہم سے ملنا چھوڑا کہ کبھی چچا چچی کو بھی ہم سے ملنے نہیں دیا" وہ لڑکی کوئ پرانے گلے شکوے کھولے بیٹھی تھی۔

اس کے چچا چچی کہنے سے یشر کو اتنا تو سمجھ آ گی کہ یہ عزہ کے تایا کی بیٹی ہے۔ان کی شادی پر بھی عزہ کے رشتہ داروں میں سے کوئ نہیں تھا۔

یشر کے پیرنٹس نے بھی کسی قسم کی کھوج نہیں لگائ۔

جی حنا آپی میں ٹھیک ہوں" وہ بادل نخواستہ بولی۔بس نہیں چل رہا تھا یہاں سے غائب ہو جائے۔ "

تم لڑکی والوں کی طرف سے ہو میں نے فنرا کی ماما سے تمہیں باتیں کرتے دیکھا تھا۔"ان کی بال کی کھال نکالنے کی اس عادت سے وہ" شروع سے چڑتی تھی۔

شادی ہو گی کیا تمہاری؟"ایک اور سوال۔عزہ نے مڑ کر یشر کی جانب دیکھا جو انہی کی جانب متوجہ تھا مگر چہرے پر الجھن بھرے تاثرات" تھے۔

جی یہ۔۔۔۔"اس سے پہلے کے وہ یشر کا تعارف کرواتی ہادی کسی جانب سے بھاگتا ہوا آیا اس کی ٹانگوں سے لپٹا۔ "

ممی وہاں فلاورز پڑے ہوئے ہیں میں لے لوں" ہادی کو کہیں گجرے پڑے نظر آ گۓ تھے وہ انہیں لینے کے لیۓ عزہ سے اجازت" لینے آیا۔

ارے یہ وفا کا بیٹا ہے کیا۔ابھی تک یہ تمہارے پاس ہیں" حنا نے ہادی کو دیکھتے حیرت سے استفسار کیا۔اور عزہ کا دل کیا ان کا منہ بند" کر دے۔

For more visit (exponovels.com)

میرا بیٹا ہے یہ "عزہ ایک ایک لفظ پر زور دیتی انہیں غصے سے گھورتے ہوئے ہادی کا ہاتھ پکڑے وہاں سے چلی گئ۔ "

جبکہ پیچھے کھڑا یشر شکتے کی کیفیت میں تھا۔۔وفا۔۔۔بچے۔۔اس کی الجھن میں اضافہ ہوا۔اس نے جاتی ہوئ عزہ سے نظریں ہٹاتے حنا کی جانب دیکھا مگر تب تک وہ جا چکی تھی اور یشر کے لیۓ بہت سی الجھنیں چھوڑ گئ تھی۔یہ کیا معمہ تھا وہ کتنی ہی دیر ویسے ہی اپنی جگہ کھڑا رہا۔

پھر ایک لمبی سانس کھینچ کر خود کو واپس اس ماحول میں لانے کی کوشش کی۔

اس کے بعد عزہ جیسے جان بوجھ کر یشر سے کتراتی رہی۔

یشر ابھی سعد کو کھانا کھلا کر فارغ ہوا تھا کہ فیجہ آپا کی کال آگئ۔وہ مہندی کے فنکشن میں نہیں آئیں تھیں۔کیونکہ اسی دن وہ دونوں آسٹریلیا سے آئے تھے۔اب رات میں فیصل آباد سے نکل کر انہوں نے اسلام آباد آنا تھا۔

یشر نے خود کھانا نہیں کھایا تھا سب بھوک پیاس اسے لگ رہا تھا کہ اڑ گئ ہے۔

اسلام علیکم کیسی ہیں آپا! "اس نے فون ریسیو کرتے کہا۔سر شدید دکھ رہا تھا۔ "

وعلیکم سلام بالکل ٹھیک تم سناؤ کیسا جا رہا ہے فنکشن "ان کی مسکراتی آواز فون سے ابھری۔"

ٹھیک ہے "وہ جس کیفیت کے زیر اثر تھا اب اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ایسی کیا بات تھی جو عزہ نے اس سے چھپائ تھی۔اتنا تو" اسے یقین ہو گیا تھا کہ کوئ بات ہے جو یشر کو نہیں پتہ بلکہ کوئ سچ ہے جس سے وہ ناواقف ہے۔

اگر ایسا نہ ہوتا تو عزہ اس ساری گفتگو کے بعد یشر سے ہر جگہ نگاہیں کیوں چراتی۔ابھی بھی سعد کو اس نے یشر کے پاس کھانا کھلانے کے لیۓ خود آکر چھوڑنے کی بجائے یشر کے ایک کزن کے ساتھ بھجوایا۔

ہم نکل پڑے ہیں امید ہے تم لوگوں کے یہاں سے فارغ ہو کر گھر پہنچنے تک پہنچ جائیں گے "وہ ابھی فیجہ سے بات کر ہی رہا تھا کہ اسے" سامنے سے عزہ کی وہی کزن کسی کے ساتھ بیٹھی نظر آئ جسے عزہ نے حنا آپی کہا تھا۔

یشر کچھ سوچتے ہوئے فیجہ کو خدا حافظ کہتا ہوا اس کی جانب بڑھا۔

ایکسکیوز می مس میں آپ سے کچھ بات کر سکتا ہوں "یشر کے مخاطب کرنے پر حنا نے یشر کی جانب دیکھ۔یہ وہی لڑکا تھا جسے اس دن حنا" عزہ کے ساتھ ریسٹورنٹ میں اور اب یہاں بھی دیکھ چکی تھی وہ اٹھ کر اس کے پاس آئ۔

یشر اسے لیۓ ایک کونے میں آگیا۔

میں عزہ کا ہزبینڈ ہوں آپ غالباً انکی کزن ہیں "اس نے اپنا تعارف کروایا۔ "

آہاں۔۔۔ماشاءاللہ عزہ کی شادی ہو گئ۔جی میں اس کے تایا کی بیٹی ہوں لڑکے والوں کی طرف سے آئ ہوں اور آپ "اس نے خوش"

exponovels

ہوتے پوچھا۔

فنزا میری کزن ہے "یشر نے بتایا مگر وہ خوشگواری وہ لہجے میں نہیں لا سکا جو اسکی شخصیت کا خاصہ تھی۔اس وقت وہ اتنا الجھا ہوا تھا کہ وہ" بامشکل خود کو اس جگہ پر رہنے کے لیے آمادہ کر پا رہا تھا۔

آپ لوگ عزہ کے گھر والوں سے اب نہیں ملتے "یشر آخر اس موضوع کی جانب آیا جس کے لیے وہ اس کے پاس آیا تھا۔ "

بس عزہ کی وجہ سے ہم نے انہیں چھوڑا ہے۔کیونکہ وفا کے بعد ایسے حالات پیدا ہوئے کہ عزہ نے سب کا اپنے گھر آنا بند کروا دیا۔" حنا کی گفتگو میں بار بار کسی وفا نامی لڑکی کا ذکر اسے الجھا رہا تھا۔

کیا آپ مجھے اپنا نمبر دے سکتی ہیں مجھے کچھ پوچھنا ہے آپ سے مگر میں یہاں وہ سب ڈسکس نہیں کر سکتا" یشر کو جگہ کی نزاکت کا احساس" ہوا تو اس نے کچھ بھی اور پوچھنے کا ارادہ ملتوی کر کے حنا کا نمبر لینا مناسب سمجھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ حقیقت جو بھی یہاں کسی بندے کو پتا چلے اور عزہ کی عزت پر کوئی بات آئے۔آخر وہ اس کی بیوی تھی۔

ہاں ہاں کیوں نہیں۔آپ لوگ کیا یہیں ہوتے ہیں یا لاہور "حنا نے نمبر دیتے ہوئے پوچھا۔یشر اس کے نمبر بتانے پر موبائل میں سیو" کرنے لگا۔

نہیں لاہور میں یہاں تو میرے پیرنٹس اور بھائی ہوتا ہے میں عزہ اور بچے لاہور میں ہوتے ہیں "یشر نے سنجیدگی سے بتایا۔ "

اچھا یہ بچے آپکے پاس ہیں حد ہی کی ہے عزہ نے ان بچوں کو ابھی تک اپنے ساتھ رکھا ہوا ہے بے وقوف "یشر نے بڑی مشکل سے خود کو" کچھ بھی اور پوچھنے سے روکا جبکہ دماغ میں سوال ابھر کہ " اگر ماں کے ساتھ نہ ہوتے تو کس کے ساتھ ہوتے " مگر فی الوقت وہ خاموش ہی رہا۔

"اور آپ لاہور میں ہوتی ہیں؟"

"جی میں بھی لاہور میں ہوتی ہوں کبھی آئیے گا عزہ کو لے کر ہماری طرف"

شکریہ کہہ کر وہ اس کے پاس سے ہٹ گیا۔

مہندی سے فارغ ہو کر جب وہ واپس گھر جا رہے تھے تو گاڑی میں مہیب خاموشی تھی۔بچے سے چکے تھے جبکہ عزہ اور یشر اپنے اپنے خیالوں میں گم تھے۔عزہ اس سے مکمل طور پر گریز برت رہی تھی اور یہی بات یشر کا دماغ کھولا رہی تھی۔

کیا وہ اس کے لیے اب بھی اتنا بے اعتبار ہے کہ وہ اسے وہ حقیقت نہیں بتا رہی جسے وہ دوسرے لوگوں سے اب معلوم کرے گا۔

اس نے تو ابھی تک ہر لمحہ اسے اپنی محبت کا ثبوت دیا تھا ایسی بے لوث محبت جس میں کوئی کھوٹ اور صلے کی خواہش ہی نہیں تھی کیا پھر بھی۔۔

exponovels

یشر کو لگ رہا تھا اسکے دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔

جبکہ عزہ سوچ رہی تھی کہ کیسے وہ اسے حقیقت بتائے وہ تو اس راز پر سے کبھی پردہ اٹھانا ہی نہیں چاہتی تھی مگر یہ آج کیا ہو گیا تھا۔

جب وہ گھر آئے تو زبیر کی گاڑی پہلے سے موجود تھی اس کا مطلب تھا وہ لوگ بھی پہنچ چکے ہے۔

زبیر جب بھی پاکستان آتا تھا اپنی بلیک کرولا ہی استعمال کرتا تھا۔اس وقت بھی یشر کے گھر کے گیراج میں ان کی گاڑی کھڑی ہوئی تھی۔

بچے چونکہ سوئے ہوئے تھے لہذا یشر نے سعد کو اٹھایا اور عزہ نے ہادی کو۔

گاڑی کا دروازہ لاک کرتے وہ عزہ سے پہلے لاؤنج میں داخل ہوا۔

اسلام علیکم تو بالآخر بڑے بڑے لوگ ہمارے گھر آ ہی گ ئے۔"زبیر کو دیکھ کر یشر کے مزاج پر کچھ دیر پہلے جو پژمردگی چھائی ہوئی تھی" وہ کسی حد تک کم ہوئی۔

وعلیکم سلام۔مبارک ہو میرے شہزادے آخر کار آپ نے بھی شدہ والی کیٹگری میں خود کو شامل کروا ہی لیا"یشر سے بغلگیر ہوتے زبیر" نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک شہزادہ یہ ہے تمہارا دوسرا کہاں ہے"زبیر نے یشر کی گود میں سوئے ہوئے سعد کو پیار کرتے ہوئے کہا۔ "

بچوں سے محبت اب ویسے بھی اپنی محرومی کے بعد اس کو زیادہ ہی محسوس ہوتی تھی۔

وہ اپنی ممی کے پاس ہے"یشر نے پیچھے مڑ کر کہا جہاں عزہ ہادی کو اٹھائے اندر داخل ہوئی تھی۔ابھی وہ اپنے دوپٹے اور غرارے میں الجھی" انہیں سنبھالتے سرنیچے کئے داخل ہو رہی تھی۔

لو آ گئی اُن کی بیگم "فیحا نے عزہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "

عزہ نے فیحہ کی آواز پر مسکراتے ہوئے جیسے ہی سر اٹھایا۔فیحہ کے ساتھ کھڑے وجود نے اس کو چکرا کر رکھ دیا۔

کم حال زبیر کا بھی نہیں تھا۔وہ بھی خود کو زلزلوں کی زد میں محسوس کر رہا تھا۔

یشر جو کچھ دیر پہلے کسی نامکمل سچ کو جان چکا تھا اگر وہ نہ جان چکا ہوتا تو یقیناً "عزہ کا اس طرح ٹھٹھکنا محسوس نہ کرتا مگر اس نے نہ صرف عزہ کے چہرے کے نقوش کو تنتے ہوئے محسوس کیا بلکہ اس کی آنکھوں سے چھلکنے والی حیرانی اور پھر سکتے کو بھی محسوس کیا۔

آؤ عزہ یہ زبیر بھائی ہیں فیحہ آپا کے ہزبینڈ"اس نے اپنے تاثرات پر قابو پاتے عزہ کو مخاطب کیا۔ "

فیحہ تب تک عزہ کی جانب بڑھ کر اس سے مل رہیں تھیں۔

جبکہ وہ سوچ رہی تھی کہ ایک سچ سے بچ کر وہ یہاں آئی اور اس سے بھی بڑا اور تلخ سچ اس کے سامنے کھڑا تھا۔

For more visit (exponovels.com)

کاش میں اس شادی میں ہی نہ آتی "اس نے خود سے مخاطب ہوتے حسرت سے سوچا۔ "

اسلام علیکم بھابھی کیسی ہیں "آخر زبیر کو اپنی کیفیت کو چھپاتے عزہ کو خوشگوار لہجہ رکھتے مخاطب کرنا پڑا۔ "

ان کے درمیان کیا سچ تھا یہ صرف وہ دونوں جانتے تھے وہاں موجود کوئی شخص نہیں۔

زبیر نے طائرانہ نگاہ لاؤنج میں ڈالی جہاں شہاب صاحب، فریحہ بیگم، واسع اور تحریم بھی موجود تھے۔

وعلیکم سلام، میں ہادی کو لٹا کر اور چینج کر کے آتی ہوں "دل پر پتھر رکھتے اس نے ایسے شخص پر سلامتی بھیجی جس سے وہ دنیا میں سب " سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔

جس نے محبت جیسے حسین جذبے سے اس کا اعتبار اٹھا دیا تھا اور جس کے دھوکے نے اسے یشر جیسے بندے کی خالص محبت کو محسوس نہیں کرنے دیا تھا۔

ے نارمل طریقے سے اس کے ساتھ پیش آتی۔ کیا کیا قصور نہیں تھے اس شخص کے کھاتے میں پھر وہ کی

ہادی کو اٹھائے سیڑھیاں چڑھتے وہ مسلسل یہاں سے چلے جانے کی دعائیں مانگ رہی تھی۔

یشر بھی اس کے پیچھے سعد کو اٹھائے آرہا تھا۔

ہادی کو لٹا کر وہ اپنی جھنجلاہٹ اور غصہ ان چوڑیوں پر اتار رہی تھی جنہیں کچھ گھنٹے پہلے یشر نے گاڑی میں مہندی پر جاتے ہوئے چھو کر ان کی جلترنگ کو محسوس کیا تھا۔

مجھے چوڑیوں کی آواز کبھی اتنی اچھی نہیں لگی جتنی آج آپکے ہاتھوں میں بجتی ہوئی لگ رہی ہیں "یشر نے اس کے کان کے قریب " سرگوشی کی۔

اب جب وہ یشر کی محبت کو محسوس کرنے لگی تھی اور اپنے دل کو اسکی جانب مائل ہونے پر آمادہ کر رہی تھی تو یہ سب کیا ہو گیا تھا۔

یشر جو سعد کے پاس ہادی کو لٹا چکا تھا اپنی واسکٹ اتارتا، والٹ، موبائل اور گاڑی کی چابی بیڈ سائیڈ ٹیبلز پر رکھتا مسلسل عزہ کو اپنے نظروں کے حصار میں رکھے اس کی ایک ایک بے زاری اور غصے سے بھرپور جنبش کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اس پورے وقت صرف افسوس میں مبتلا تھا۔ کیا کہے وہ اس لڑکی کو جس نے ایک لمحے کے لیے بھی اسے اعتماد نہیں بخشا۔

وہ اس لمحے بے بسی کی انتہاؤں پر تھا۔

آہستہ آہستہ چلتا وہ عزہ کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا۔

کچھ دیر پہلے کے لمحے یاد آئے جب اسے چھونے اور اپنی محبت کی بارش میں بھگونے کی خواہش بڑی شدت سے جاگی تھی اور اب۔۔۔۔

خود سے لڑتے رہنے سے بہتر ہے کہ انسان سچ کا سامنا کرے اور اگر اتنی ہمت نہیں تو بہتر ہے کہ کسی کو اس میں شریک کرلے تاکہ اگلا"

بندہ آپ کو بہتر مشورے سے نواز سکے۔ مگر آپ نے اپنے گرد جو خود ساختہ دیواریں کھڑی کرر کھی ہیں انہیں آپ نے کسی لمحے گرانے کی نہ کوشش کی ہے نہ کرنا چاہتی ہیں" وہ اسے کیا کچھ جتارہا تھا وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

کہنا کیا چاہ رہے ہیں آپ "اس نے حیران نظروں سے اسے دیکھا "

یہ سوال آپ اپنے آپ سے کریں تو شاید جواب مل جائے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں اور کس بات کی طرف اشارہ کررہا ہوں۔ بہت ذہین ہیں آپ بہت اچھے سے سمجھ جائیں گی "یشر یہ کہہ کر وہاں رکا نہیں واش روم کی جانب چلا گیا اسے وہیں سکتے کی کیفیت میں چھوڑ کر۔

جوں ہی وہ کپڑے چینج کر کے باہے آیا عزہ کو وہیں اسی کیفیت میں کھڑے دیکھ کر اگنور کرے باہر جانے لگا کہ عزہ کی آواز آئی۔

کیا ہم کل واپس جا سکتے ہیں "زمیں پر کوئی غیر مرئی نقطہ دیکھتے وہ یشر سے مخاطب تھی۔ "

کیوں "یشر نے بھی سوال اٹھایا۔ "

بس مجھے واپس جانا ہے ، پلیز میں ابھی کچھ نہیں بتا سکتی بس ایک درخواست کر سکتی ہوں کیونکہ میں اس وقت آپ پر ڈیپینڈ کرتی ہوں۔" یہاں سے جانا میں آپکے بغیر نہیں کر سکتی۔ کہ یہ میری مجبوری ہے۔ لہذا آپ سے صرف ریکوئیسٹ ہی کر سکتی ہوں۔ میں اس وقت بہت تکلیف سے گزر رہی ہوں۔ اور آپ کو اسی لیۓ پکارا ہے کہ کہیں ایک موہوم سا احساس ہے ، مان ہے کہ آپ مجھے ہمیشہ کی طرح بغیر کوئی سوال کیۓ ان تکلیف دے لمحات میں سے نکال لیں گے "اپنی بات کہہ کر جیسے ہی اس نے آنکھیں اٹھا کر یشر کی جانب دیکھا اس کے آنسوؤں میں اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

اپنی تکلیف کو ختم کرنے کے لیۓ وہ اسے یہ کس آزمائش میں ڈالنا چاہتی تھی۔

اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے بے بسی سے سوچا۔

پھر آنسو بہاتی عزہ کے قریب آیا جسے اس وقت ایک کندھے کی ضرورت تھی۔

یشر کو اپنے قریب کھڑا محسوس کر کے وہ اسکے بازو سے لگی آنسو بہانے لگی مگر یشر اسکی بداعتمادی کو محسوس کر کے اسے دلاسانہ دلا سکا۔

ٹھیک ہے وہ اسکی محبت میں بہت مجبور تھا مگر اتنا نہیں کہ اپنی محبت کے جواب میں اس قدر بے اعتمادی کو کھلے دل سے قبول کرتا۔

وہ اپنا فرض نبھا رہا تھا اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر۔

اگلے دن اس نے اپنی کسی ارجنٹ میٹنگ کا ایسا بہانہ گھڑا کے کسی نے کچھ نہ کہا اور یوں وہ چاروں شام میں واپس لاہور کے لیۓ نکل پڑے۔

مگر وہ سفر جو انہوں نے محبت سے شروع کیا تھا اس کی واپس اتنی تکلیف دہ ہوگی وہ دونوں نہیں جانتے تھے۔

---

exponovels

یشر نے واپس آکر دو تین دن بعد حنا کو میسج کیا کہ وہ اس سے کہیں باہر ملنا چاہتا ہے وہ اب مزید خود کو اس سچ کو جاننے سے روک نہیں پا رہا تھا۔

عزہ کو تو واپس آکر ایسی چپ لگی تھی کہ یشر اس سے توقع ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ خود اسے کچھ بتائے گی۔

مگر وہ کس سے یہ سب پوچھتا۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ زبیر سے کوئی بات کرتا جو یقیناً "اس ساری کہانی کا کوئی کردار ضرور تھا۔

آخر وہ اس کی بہن کا شوہر تھا۔ نجانے یشر کک دل یہ کیوں سوچ رہا تھا کہ عزہ کا ایکس ہزبینڈ۔۔۔۔ مگر وہ اس سے آگے کچھ نہیں سوچنا چاہتا تھا۔ اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

وہ اس قدر الجھ چکا تھا کہ اب جلد از جلد سب حقیقت جاننا چاہتا تھا اور پھر وفا نامی لڑکی کون تھی اور ان بچوں کو حنا نے اس لڑکی کے بچے کیوں سمجھا۔

اب ان سب سوالوں کا جواب اسے اگلے دن ہی ملنا تھا۔ اور یہ رات اس پر بہت بھاری گزر رہی تھی۔

اگلے دن شام میں یشر حنا کے ساتھ وقت طے کر کے بندو خان پہنچ گیا۔

کیسی ہیں آپ" سلام دعا کر کے یشر نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے پوچھا اور پھر خود بھی اس کے سامنے کرسی سنبھالی۔ "

میں ٹھیک ہوں آپ بتائیں" اس نے بھی خوش اخلاقی سے یشر سے پوچھا جبکہ یشر کسی بھی قسم کی خوش اخلاقی کا مظاہرہ نہیں کر سکا۔ "

جی ٹھیک۔۔۔ مجھے کچھ باتوں کا پتہ کرنا ہے۔ میرے پاس اس وقت سوائے آپ پر اعتماد کرنے اور آپ سے وہ سب پوچھنے کی علاوہ کوئی اور آپشن نہیں، جس نے میری پچھلے کچھ دنوں سے نیندیں تک اڑا دی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں ہمارے درمیان جو باتیں ہوں گی وہ کسی اور کو پتہ نہ چلیں۔ اور نہ کبھی آپ انہیں غلط انداز میں استعمال کر کے میرے اور عزہ کے تعلقات کو خراب کریں گی۔ یہ مت سمجھیئے گا کہ میں کسی شک کے سبب یہ سب پوچھ رہا ہوں۔ میں صرف الجھا ہوا ہوں اور عزہ شاید کسی سبب مجھے سچ بتانے سے ہچکچا رہی ہے اسی لیے مجھے کسی اور کے سہارے کی ضرورت پیش آئی ہے۔"

یشر کی تنبیہہ بھری باتوں کو حنا اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

آپ بے فکر ہو کر پوچھیں یہاں کی کوئی بات کہیں اور نہیں جائے گی" اس نے یشر کو یقین دلایا۔"

سب سے پہلے میں کچھ باتیں بتانا پسند کروں گا۔ میری اور عزہ کی شادی میری پسند پر ہوئی۔ کیونکہ ان کے بچوں کو کوئی اور قبول کرنے کو تیار نہ تھا۔ مگر مجھے وہ ہر حال میں قبول تھیں۔ مجھے نہیں پتہ وہ بدنصیب کون تھا جس نے انہیں چھوڑا۔ ان کے میری زندگی میں آنے کے بعد کا ہر لمحہ میں خود پر رشک کرتا ہوں کہ اللہ نے میری قسمت میں اتنی باحیا اور اچھی بیوی لکھی۔ جس نے کبھی میرے رشتوں کو توڑنے

"کا نہیں سوچا۔ بہر حال۔۔۔

سوری پیٹر میں آپکی بات کاٹ رہی ہوں پہلے تو میں آپکی تصحیح کر دوں کہ یہ بچے عزہ کے نہیں ہیں اور وہ ان میریڈ ہے اسکی کوئی پہلے شادی نہیں ہوئی بلکہ آپکے ساتھ اسکی شادی پہلی شادی ہی ہے" حنا کے اتنے واضح الفاظ نے پیٹر کا دماغ چکرا کر رکھ دیا۔

مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ اس نے بہت سی حقیقتیں آپ سے چھپائی ہیں اور یہ سب اس نے ان بچوں کی محبت میں کیا ہے۔ اس نے تو ہم سب کو بھی ان بچوں کے لیئے چھوڑ دیا تھا۔ وہ بہت محبت کرتی ہے ان سے اور آخر کیوں نہ کرے انکے پہلے دن سے اب تک اس نے انہیں ماں بن کر پالا ہے۔ بہن کی اولاد تو ویسے ہی اتنی پیاری ہوتی ہے اور عزہ تو وفا سے شدید محبت کرتی تھی۔ تو اسکے جگر گوشوں سے کیوں نہ محبت کرتی" حنا کے سچ پیٹر کو ہولا رہے تھے

وفا کیا پڑھ رہی ہو" عزہ جو کب سے وفا کو موبائل ہاتھ میں لیئے مسکراتے دیکھ رہی تھی یکدم پوچھ بیٹھی۔ وہ بہت دنوں سے نوٹ کر رہی تھی کہ وفا کچھ کھوئی کھوئی رہتی ہے اکثر موبائل ہاتھ میں لے کر مسکراتی ہے۔

جس سے اسے کچھ شک پڑا مگر فی الحال وہ کوئی بھی بات جانے بغیر کوئی غلط بات اپنی بہن کے بارے میں سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

کچھ نہیں" وفا ایک دم اپنی مسکراہٹ سکیڑ کر نظریں چراتے ہوئے بولی۔ "

وفا اس سے صرف ایک تین سال بڑی تھی۔ وہ یونیورسٹی جاتی تھی جبکہ عزہ کالج میں تھی اس کا تھرڈ ائیر چل رہا تھا۔

وفا میں ہمیشہ سے تمہیں اپنا بیسٹ فرینڈ مانتی ہوں اسی لیئے مجھے کبھی کوئی اور دوست بنانے کی ضرورت نہیں پڑی میں امید رکھتی ہوں کہ تم بھی مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ مانتی ہو۔ تو وہ بات جو بہت دنوں سے تم مجھ سے چھپا رہی ہو شرافت سے ابھی اور اسی وقت بتا دو۔"

عزہ اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ وہ دو ہی تو بہنیں تھیں نہ کوئی اور بھائی تھا اور نہ بہن تھی۔

شروع سے ایک دوسرے کے لیئے وہ دونوں لازم و ملزوم تھیں۔ مگر کچھ دنوں سے عزہ کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جو ایک دوسرے سے اپنا ہر دکھ سکھ کرتی تھیں۔ جن کا آپس میں کچھ چھپا نہیں تھا۔

اب ان کے بیچ فاصلے آرہے تھے اور وفا اس سے بہت کچھ چھپانے لگ گئی تھی۔

یونیورسٹی سے بھی واپس آکر وہ سارا وقت فون کے ساتھ لگی رہتی۔

سب کے پوچھنے پر یہی کہتی کہ کلاس فیلوز کے ساتھ ڈسکشن کر رہی ہے۔

اب عزہ کی باتوں پر وہ سوچ میں پڑھ گئی۔

تم پلیز امی ابا کو کچھ مت بتانا" اس نے ہچکچاتے ہوئے عزہ سے وعدہ لیا۔ "

بے فکر رہو" اب کی بار عزہ کو خطرے کی گھنٹیاں سنائی دیں۔ "

For more visit (exponovels.com)

عزہ میں۔۔ میرا مطلب ہے کہ مجھے اپنے۔۔۔ میں اپنے کلاس فیلو میں انٹرسٹڈ ہوں "اس نے گھبراتے ہوئے بتایا۔ جو شک عزہ کو" گھیرے ہوئے تھا وہ سچ ثابت ہوا تھا۔

نام کیا ہے "عزہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے پوچھا۔ "

جس کا چہرہ ایک اجنبی کے ذکر پر گلنار ہو رہا تھا۔

زبیر، فیصل آباد کا رہنے والا ہے، عزہ وہ بہت امیر ہے۔یہاں ہاسٹل میں رہتا ہے۔ یار اس نے اس سب کی پہل کی مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا وہ" یونیورسٹی کے فرسٹ ڈے سے اب تک مجھ سے محبت کرتا آیا تھا۔ میں نے اسے بہت منع کیا اس سب کے لیۓ، بہت روڈ بھی ہوئی مگر وہ پھر بھی مجھ سے بہت محبت کرتا ہے "وفا جوش سے اسے ایک ایسی کہانی سنا رہی تھی جسے عزہ سننا بھی نہیں چاہتی تھی۔

وفا کیا تمہیں نہیں پتہ ایسی محبتیں سوائے ٹائم پاس کے اور کچھ نہیں ہوتیں۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا کہ تم اتنی بے وقوف کیسے ہو سکتی ہو۔" کسی نے دو محبت کے سچے جھوٹے لفظ بولے اور تم ان پر ایمان لے آئیں "عزہ نے تاسف بھرے انداز میں اسے دیکھا۔

عزہ وہ غلط انسان نہیں ہے اور نہ ٹائم پاس کر رہا ہے وہ واقعی میں مجھ سے بہت محبت کرتا ہے "وفا نے اسکی بات جھٹلاتے ہوئے کہا۔ "

اتنا ہی سچا ہے تو اس سے کہو سیدھے راستے سے تمہارے لیۓ رشتہ بھیجے یہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی محبتیں سوائے ذلت اور رسوائی" کے اور کچھ نہیں ہوتیں۔ تم بجاے اس حقیقت کو قبول کرنے کے اس کی حوصلہ افزائی کر رہی ہو "عزہ شدید صدمے سے بولی۔

پلیز عزہ ہماری محبت کے لیۓ تم بار بار غلط الفاظ استعمال مت کرو "اب کی بار وفا برامان کر بولی۔ "

مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ کیا تم نہیں جانتیں کہ یہ نامحرم سے کی جانے والی محبتیں دلدل میں دھکیل دیتی ہیں جہاں واقعی کچھ اچھا برا" "دکھائی نہیں دیتا۔

تم زیادہ میری اماں مت بنو، آجائے گا وہ رشتہ لے کر "وفا نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔ "

ٹھیک ہے جتنی جلدی وہ رشتہ لے آئے بہتر ہے۔ "عزہ نے بھی دو ٹوک انداز میں کہا۔"

اگلے دن جب وفا یونیورسٹی گئی تو اس کے دماغ میں وفا کی باتیں گھوم رہیں تھیں وہ غلط تو نہیں کہہ رہی تھی۔

ڈپارٹمنٹ کے گراؤنڈ میں وہ اسے اکیلے بیٹھا ہوا نظر آ گیا۔

ہیلو کیا ہو رہا ہے "وہ کتابیں نیچے رکھتی اس کے پاس زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی۔ "

بس یار یہ سر کے نوٹس کر رہا ہوں تم بتاؤ "اس نے کچھ لکھتے سر اٹھائے بغیر جواب دیا۔ "

زبیر مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے "وفا نے جھجھکتے ہوئے کہا۔"

exponovels

ہاں کہو"زبیر نے اسی مصروف انداز میں کہا۔"

تم اسے چھوڑو پہلے "اس نے جھنجھلا کر اسکی کتابوں کی طرف اشارہ کیا۔"

یہ لو بھئی بند کر دیں اب بتاؤ میری جان کیوں پریشان ہے "اس نے بند کر کے کسی قدر محبت سے کہا۔"

وہ رات میں پتہ نہین کیسے عزہ کو سمجھ آگی کہ میں کسی میں انٹرسٹڈ ہوں میں نے اسے سب بتا دیا۔اور اس نے مجھے کہا کہ اگر تم سیریس ہو میرے لیۓ تو میرا رشتہ لے کر میرے پیرنٹس کے پاس جاؤ۔دیکھو زبیر اس نے کچھ غلط تو نہیں کہا نا"ساری بات بتاتے آخر میں اس نے عزہ کا دفاع کیا۔

مگر زبیر کے چہرے کا رنگ بدل چکا تھا۔

"دیکھو میں یہ نہیں کہتا کہ عزہ نے غلط کہا ہے مگر ابھی تو ہم پڑھ رہے ہیں نا"

ہاں تو میں کون سا کہہ رہی ہوں کہ شادی کر لیں۔ابھی منگنی بھی تو ہو سکتی ہے کم از کم ہمارے بارے میں کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع تو نہیں ملے گا نا۔"زبیر کو بھی اس کی بات میں کوئ برائ نہیں لگی۔"ٹھیک ہے اس ویک اینڈ پر میں جا کر اپنے پیرنٹس سے بات کرتا ہوں" اس نے ہامی بھر لی۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی یہ خواہش اس کے گھر میں کیا طوفان لے آئے گی۔

اسے کیک کچھ سننے کو نہیں ملا تھا۔واپس آکر اس نے سب کچھ تو وفا کو نہیں بتایا مگر اتنا ضرور کہا کہ میرے گھر والے ابھی اس سب کے لیۓ تیار نہین۔

تو کیا یہی اینڈ تھا ہماری محبت کا" وفا نے بے یقینی سے اسے دیکھتے ہوۓ کہا۔"

میں نے یہ کب کہا ہے۔۔میں تو تم سے اب بھی محبت کرتا ہوں۔سنو اگر میں تمہاری محبت کا امتحان لینا چاہوں تو کیا تم تیار ہو جاؤ گی۔""" اس نے یکدم کوئ فیصلہ کرتے ہوۓ سوچا۔

میں تمہاری محبت میں کچھ بھی کر سکتی ہوں" حوا کی بیٹی تھی نا کیسے نا ایک مرد کے بہکاوے میں آتی۔"

دیکھو میں نے سوچا ہے کہ ہم کورٹ میرج کر لیتے ہیں۔جب ایک مرتبہ شادی ہو چکی ہو گی تب تو میرے پیرنٹس کچھ نہین کر سکیں گے نا۔اور میرا نہیں خیال کہ اگر میں رشتہ لے کر اکیلا تمہارے گھر آؤں گا تو تمہارے پیرنٹس بھی کبھی نہیں مانیں گے" زبیر نے اسے مشورہ دیا اور حقیقت سے بھی آگاہ کیا۔

وفا کچھ لمحوں کے لیۓ خاموش رہ گئ۔

ہاں وہ بھی کبھی نہیں مانیں گے" اس نے زبیر کی بات کی تائید کی۔"

For more visit (exponovels.com)

دیکھو ہم بالغ ہیں اور اپنی مرضی کی زندگی گزارنے کا حق رکھتے ہیں۔ تم آج کی رات اچھی طرح سوچ لو کیونکہ ہمارے فائنل پیپر ہونے میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ جب یہ ختم ہو تب تک ہمارا رشتہ بھی مضبوط ہو چکا ہو۔ ہم آج کل میں ہی کورٹ میرج کر لیں گے۔ اب یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ تم میری محبت میں کس حد تک سچی ہو اور کہاں تک میرا ساتھ دے سکتی ہو۔ میں نے یہ سب تمہارے لیے ہی سوچا ہے۔ میں اس حد تک جانے کا اس محبت کی وجہ سے سوچا ہے۔ میں تو تم سے سچی محبت کرتا ہوں لہذا میں ہر قدم پر تمہارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں۔ اب تم سوچ کر بتاؤ کہ تم اس محبت میں کس حد تک جا سکتی ہو۔ رات میں تمہارا جو بھی جواب ہو گا کل اس فیصلے کی بدولت یا تو ہمارے راستے جدا ہو جائیں گے یا پھر ہمیشہ کے لیے ایک۔ اب فیصلہ تمہیں کرنا ہے۔" زبیر نے اپنی باتوں سے ہر طرح سے جکڑ کر اسے اموشنلی بلیک میل کیا۔ وہ ہر قیمت پر اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

اور ایسا ہی ہوتا ہے جب ہم اللہ کی طے کردہ حدود کو توڑتے ہیں تو ہر حرام کام ہمیں حلال لگتا ہے۔

محبتیں اس طرح یونیورسٹی اور کالجوں میں ڈھونڈنے والی اور ملنے والی نہیں ہوتیں۔ یہ تو صرف ایک تجسس ہوتا ہے جو ہمیں ایک دوسرے کی کھوج کے لیے اکساتا ہے۔

یہ صرف مخالف صنف کی کشش ہوتی ہے۔ جسے ہم محبت کا نام دے کر کبھی ٹائم پاس کرتے ہیں اور کبھی کسی کی پوری زندگی اس ایک کشش کے حصول کے لیے داغدار کر دیتے ہیں۔

محبت صرف وہی ہے جس میں اللہ حلال راستے کی طرف لے کر جاتا ہے۔ جہاں کوئی چور دروازے نہیں ہوتے۔ محبت کو ڈنکے کی چوٹ پر حاصل کیا جاتا ہے۔

زبیر اسے چور دروازے دکھا رہا تھا اور وفا بہت آسانی سے اس کے بہکاوے میں آ گئی اسی لیے کہ اس نے بھی اللہ کی طے کردہ حدود کو توڑ کر ایک نامحرم کی جانب قدم بڑھائے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ سزا کی حقدار نہ ٹھہرتی۔

گھر آ کر وہ بہت دیر پریشان رہی کبھی ماں باپ کا خیال آتا مگر زبیر کی باتوں نے اس طرح اسکی سوچوں کو جکڑ لیا تھا کہ وہ غلط راستے کی جانب جانے پر بے خوف ہو چکی تھی۔ اس فیصلے کے نتیجے کی جانب سے اس نے نگاہیں چرا لی تھیں۔

رات میں عزہ نے پھر سے اس کی وہی خاموش کیفیت دیکھی تو پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

وفا کیا ہوا ہے زبیر نے کی ہے اپنے گھر والوں سے بات "عزہ کی بات پر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔ "

ابھی کل ہی تو اس نے وفا کو موبائل سے زبیر کی وہ سب تصویریں دکھائیں تھیں جو وہ وقتاً فوقتاً بھیجتا رہا تھا۔ شکل و صورت سے وہ تو وہ اچھا تھا۔

exponovels

وفا اس کے گھر والے فی الحال نہیں مانے مگر زبیر نے کہا ہے کہ وہ انہیں منا لے گا اور اگر ایسا نہ ہوا تو ہم کوئی اور راستہ اختیار کریں گے" وفا کے نڈر اور بے خوف لہجے کو دیکھ کر عزہ اندر تک کانپ گئی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی بہن کو دیکھ رہی تھی یہ وہ وفا تو نہیں تھی۔ یہ اسے کیا ہو گیا تھا۔

وفا تم پاگل ہو گئی ہو کیا کہہ رہی ہو" اس نے دہل کر اسے ٹوکنا چاہا۔ "

اس میں پاگل ہونے کی کیا بات ہے، عزہ تم نہیں سمجھ سکتی کہ یہ محبت کا احساس کیا ہوتا ہے یقین کرو اپنا آپ بھلا دیتا ہے۔ میں اور زبیر ایک دوسرے کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں" وفا نے جذب کے عالم میں کہا۔

مجھے ایسے غلط رشتے کے بارے میں سمجھنا بھی نہیں ہے۔ جس میں انسان کی سوچنے سمجھنے اور نتیجے کا پرواہ کرنے کی ہر صلاحیت ختم ہو چکی ہو۔ تم جانتی ہو تم نے کتنے غلط الفاظ استعمال کیے ہیں۔ کس حد تک جا سکتے ہو تم دونوں ہاں۔۔۔ مجھے وہ بھی بتا دو تاکہ آج مجھے اچھی طرح اندازہ ہو جائے کہ ایک شخص کے حصول نے تمہیں اس قدر اندھا کر دیا ہے کہ تمہیں اپنے سگوں کی محبت نظر نہیں آ رہی۔ تم کتنی آسانی سے ہماری عزت کو روندر رہی ہو۔ کیا اسی لیے ابا نے تم پر اعتماد کر کے تمہیں یونیورسٹی بھیجا تھا۔" عزہ نے تو آج اس کا دماغ ٹھکانے پر لگانے کی قسم کھالی تھی۔

"تو کیا میں اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤں۔ محبت کرنا اور اسے پانا کہاں سے اتنا بڑا جرم ہے؟ "

ہاں محبت کوئی جرم نہیں اگر یہ حلال راستوں سے ہو کر ہماری جانب آئے۔ چور راستوں سے نہیں" عزہ نے اسے تلخ حقیقت بتانی چاہی جس کی جانب وہ دیکھنے کو تیار نہیں تھی۔

ہاں تو ہم نکاح کر ئیں گے نا۔ زبیر نے کہا ہے کہ ہم کورٹ میرج کر لیں گے" اس نے اور بھی بے خوفی سے اپنا فیصلہ سنایا۔ "

عزہ تو کتنے لمحے گنگ ہی رہ گئی اپنی ماں جائی کی باتیں سن کر۔

تمہارے خیال میں یہ بہت صحیح طریقہ ہے تمہیں ذرا سا بھی امی ابا کی عزت کا خیال نہیں۔ وفا ماں باپ کو دکھ دینے والی اولاد کبھی خوش نہیں رہتی۔ یہ سب مت کرو اسے سمجھاؤ اور کنوینس کرو اس بات کے لیے کہ وہ سیدھے طریقے سے تمہیں اپنائے اور ماں باپ کی رضا سے اور ان کی دعاؤں کے ساتھ تمہیں رخصت کرے۔ ورنہ تم اس کا خیال اپنے دل سے نکال لو۔ وہ اتنا ہی تم سے محبت کرتا ہے تو تمہیں برائی کی جانب کبھی نہیں اکسائے گا۔ کیا تم نہیں جانتیں تمہارے اس فیصلے سے ہم سب کتنا سفر کریں گے" اس نے دکھ سے کہتے وفا کو پھر سے سمجھانا چاہا۔

عزہ میں کسی قیمت پر اسے چھوڑ نہیں سکتی میں نے اس سے بہت محبت کی ہے" وفا نے اس کی ہر بات ان سنی کرتے وہی بات دہرائی" جس نے اسے دل اور دماغ کو جکڑ رکھا تھا۔

exponovels

"اور ہماری محبتیں کیا وہ کوئی معنی نہیں رکھتیں"

رکھتی ہیں مگر فی الحال میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں اور میں اس ایک آپشن کو بھی کھونا نہیں چاہتی" وفا کوئی اور بات سمجھنے کے لیئے تیار نہیں تھی۔

وفا نے اسے سمجھنے کا ارادہ ترک کیا۔ پھر چپکے سے اس کے موبائل سے زبیر کا نمبر لیا۔

اگلے دن اس نے زبیر سے ملنے کا فیصلہ کیا۔ ایک امید کے تحت کے شاید وہ اسے سمجھا سکے۔

اس نے زبیر کو فون کرکے بتایا کہ وہ وفا کی بہن ہے اور اس سے ملنا چاہتی ہے۔

زبیر نے بغیر کسی پس و پیش کے ہامی بھر لی۔

اگلے دن وہ ایک پارک میں اس سے ملنے گئی۔

میں کبھی بھی اس طرح آپ سے نہ ملتی مگر وفا کی کل رات کی پلاننگ نے مجھے مجبور کیا کہ میں آپ سے مل کر آپ کو سمجھاؤں۔ دیکھیں" آپ جتنی بھی اس سے محبت کرتے ہیں پلیز اسے غلط راستے کی جانب مت اکسائیں۔ ہم انتظار کرلیں گے آپ اپنے پیرنٹس کو منالیں پھر جب چاہیں رشتہ لے آئیں" وفا نے اس کے خوبرو چہرے پر ایک کے بعد دوسری نگاہ نہیں ڈالی تھی وہ خود اس وقت کالی چادر لپیٹے ہوئے پارک کے بینچ کے ایک سرے پر بیٹھی تھی اور زبیر دوسرے سرے پر تھا۔

میرا نہیں خیال کہ آپ کو ایسی کوئی کوشش کرنی چاہئیے تھی۔ خیر اب آپ نے کر ہی لی ہے تو میں ایک بات آپ پر واضح کردوں کہ" ہم دونوں بالغ ہیں اور اپنی زندگی کے فیصلے خود کر سکتے ہیں ہمیں کسی کے مشورے کی ضرورت نہیں۔ وفا نے سوچ سمجھ کر ہی میرا ساتھ نبھانے کی ہامی بھری ہے وہ کوئی بچی تو نہیں کہ جسے لالی پاپ کا جھانسا دے کر میں نے اپنی ہر بات منوالی ہے۔" زبیر نے جس انداز میں وفا کے بارے میں بات کی عزہ کا خون کھول اٹھا۔ کیا یہ ہے اس شخص کی محبت جو اتنی بدتمیزی سے اپنے محبوب کا ذکر کررہا ہے۔

ہاں میں مانتی ہوں کے وہ بچی نہیں مگر پھر بھی میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ آپ اس سب سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دیکھیں آپ کو" بہت سی اور لڑکیاں مل جائیں گی مگر وفا کو عزت دوبارہ نہیں ملے گی۔" اس نے دوٹوک بات کی۔

مگر آپ کی بہن تو نہیں نا ملے گی" اس نے جس خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا عزہ کا دل کیا اس کا منہ توڑ دے۔ کاش وہ یہ سب باتیں" ریکارڈ کرکے وفا کو سنا سکتی۔

آپ کو شرم نہیں آرہی کہ آپ کسی کی خالص محبت کو صرف اپنی تسکین کے لیئے استعمال کررہے ہیں" اس نے زبیر کو شرمندہ کرنا" چاہا۔

ایکسکیوزمی مس میں کافی باتیں سن چکا ہوں آپکی۔ اپنی بہن تو سنبھالی نہیں گئی مجھے موردالزام ٹھہرانے آگئیں ہیں۔ ہم وہی کریں گے جو"

exponovels

ہمیں صحیح لگتا ہے" وہ اس کی جانب غصے سے دیکھتا واپسی کے لیے چلا گیا۔

جب کہ عزہ ساکت رہ گئی۔اسے صرف اس کے لہجے سے حوس کی بھوک محسوس ہوئی۔وہ صرف وفا کو حاصل کرنا چاہتا تھا اسے عزت نہیں دینا چاہتا تھا

رات میں وفا کے پاس بیٹھی جو روز کی طرح آج بھی موبائل پر مصروف تھی۔پہلے تو بات صرف میسیجز تک تھی۔اب جب سے اس نے عزہ کو اپنے ارادے بتائے تھے وہ بے باک ہو گئی تھی۔

نہ صرف میسیجز کرتی تھی بلکہ زبیر سے فون پر باتیں بھی کرتی تھی۔ایسی محبت کا کیا فائدہ جو انسان کو بے شرم بنا دے رشتوں کا تقدس ہی انسان کھو بیٹھے۔

عزہ نے ایک مرتبہ پھر وفا کو سمجھانے کی آخری کوشش کرنی چاہی۔

وفا وہ اچھا انسان نہیں ہے تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتا کہ وہ تمہیں صرف اپنی غرض کے لیے استعمال کر رہا ہے اسے صرف تمہارے" وجود سے مطلب ہے وہ کبھی بھی اپنے پیرنٹس کے سامنے تمہیں ڈیفینڈ نہیں کرے گا" عزہ کی بات پر وفا کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہوئیں۔

تمہارا مسئلہ کیا ہے اس نے جو بھی میرے ساتھ کیا وہ جیسا بھی نکلا تم فکر مت کرو واپس تمہارے پاس نہیں آؤں گی۔اور تمہیں کیسے پتہ" ہے کہ وہ برا انسان ہے تم نے کیا برائی دیکھ لی صرف ایک تصویر میں سے۔ہمم" وفا اس کی بات کو خاطر میں لائی بغیر واپس اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی۔وہ کیسے اسے بتائے کہ وہ آج ہی اس سے ملی ہے۔

عزہ نے خود کو بے بس محسوس کیا۔کاش کاش لڑکیاں گھروں سے نکلتے وقت یہ سوچ لیں کے کسی کے ساتھ کچھ لمحے گزارنے کی خواہش انہیں اور ان کے پورے خاندان کو کس اذیت سے دوچار کرتی ہیں۔

وفا کو اس لمحے تو احساس نہ ہوا۔اور تب یہ احساس بالکل ہی مر گیا جب اس نے اگلے دن زبیر کے ساتھ یزنیورسٹی سے جا کر کورٹ میرج کر لی۔نہ صرف یہ بلکہ زبیر کے ایک دوست کے توسط سے کسی گیسٹ ہاؤس میں کچھ گھنٹوں کے لیے کمرہ بھی بک کروا لیا۔اور پھر یہ سلسلہ بہت دن چلتا رہا۔

مگر آخر کبھی تو حقیقت کھلنی تھی۔

انہیں آج کل یونیورسٹی کی طرف سے آف تھا کیونکہ فائنل شروع ہونے والے تھے۔

زبیر یہ کہہ کر فیصل آباد چلا گیا کہ پیپرز میں لگ کر پھر دس پندرہ دن گزر جائیں گے لہذا وہ اپنے گھر والوں سے ملنے جا رہا ہے۔

exponovels

پیپر سے ایک دن پہلے بھی زبیر کا کچھ پتہ نہیں تھا اس کا فون بھی بند جا رہا تھا۔

وفا بے حد پریشان تھی کچھ پیپر کی ٹینشن وہ دوپہر کو کمرے میں بیٹھی تیاری کر رہی تھی کہ ایک دم بی پی شدید لو ہو گیا وہیں بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو گئی وہ تو اتفاق سے عزہ کمرے میں کسی کام سے آئی۔

وفا کو بیڈ پر اوندھے پڑے دیکھ کر تیزی سے اس کی جانب بڑھی۔

تیزی سے اس کی نبض ٹٹولی۔جو بہت مدھم چل رہی تھی۔

امی امی دیکھیں وفا کو کیا ہوا ہے "آنسو بے اختیار اس کے گالوں پر پھسلے۔ "

عطیہ بیگم پریشانی سے اندر آئیں اسے یوں بے ہوش دیکھ کر دل تھام گئیں۔

ٹھہرو میں سامنے والی فرح کو بلاتی ہوں وہ ڈاکٹر ہے نا "انہوں نے تیزی سے سر پر دوپٹہ لپیٹتے ہوئے کہا اور دروازے کی جانب دوڑ "پڑیں۔

کچھ دیر بعد جب ڈاکٹر کے ہمراہ آئیں اور اس نے چیک کیا تو کچھ دیر وہ وفا کا بی پی چیک کر کے ہاتھ روکے وہیں بیٹھی رہی۔

آپ نے بیٹی کی شادی کر دی ہے کیا "ڈاکٹر نے اچھنبے سے پوچھا۔ "

نہیں بیٹا ابھی تو یہ پڑھ رہی ہے "انہوں نے ہلکی سی مسکراہٹ سے کہا۔ "

مگر اس وقت اس کی دھڑکن کے ساتھ ایک ننھی جان کی دھڑکن بھی سنائی دے رہی ہے۔آپ اس کا کمپلیٹ چیک اپ کروائیں یہ "پریگننٹ ہے "ڈاکٹر کی بات سن کر عطیہ بیگم اور عزہ کو محسوس ہوا کہ کمرے کی چھت ان پر گر گئی ہو۔

عطیہ بیگم لڑکھڑائیں اگر عزہ ان کے پاس نہ کھڑی ہوتی تو وہ یقیناً گر جاتیں۔

اس نے جلدی سے ماں کو تھام لیا۔وہ تو خود سکتے کی کیفیت میں تھی۔

ڈاکٹر ایک انجکشن لگا کر ان سے نظریں چراتی واپس چلی گئیں۔

عزہ تو جانتی ہے کچھ "اپنی بے یقین نظریں وفا کے چہرے پر گاڑے انہوں نے عزہ سے سوال کیا۔ "

امی وہ کسی لڑکے کو پسند کرتی تھی میں نے بہت سمجھایا مگر مجھے نہیں پتہ تھا وہ اس حد تک چلی جائے گی "عزہ نے روتے ہوئے انہیں "بتایا۔

وہ خاموش رہیں یہ تو اب وفا ہوش سے اٹھنے کے بعد ہی بتا سکتی تھی کہ یہ کسی گناہ کا صلہ تھا یا اس سچائی کو نکاح کے بندھن میں لپیٹ دیا گیا تھا۔

exponovels

وفا کو جب ہوش آیا اور ماں نے جس طرح کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھتے استفسار کیا وفا کو تب اندازہ ہوا کہ وہ رشتہ اب صرف زبیر اور اس کا نہیں رہا بلکہ اس میں کوئی اور بھی حصہ دار آگیا ہے۔

ہم نے کچھ دن پہلے کورٹ میرج کی تھی اس کے ماں باپ نہیں مان رہے تھے اور اگر وہ اکیلا رشتہ لے کر آتا تو آپ لوگوں نے نہیں ماننا" تھا تو بتائیں ہم کیا کرتے "اس نے بے خوفی سے ماں کو دیکھتے ایسے سب بتایا جیسے یونیورسٹی میں ہونے والا کوئی عام قصہ سنا رہی ہو۔ کوئی شرمندگی اس کے چہرے پر نہین تھی۔

توڈوب مرتے، تمہارے خیال میں اس رشتے کو نکاح کا نام دے کر تم دنیا کی نظروں میں معتبر ہو گئی ہو۔ "

چھپ کر نکاح کرنے والی اتنی ہی ذلت اور رسوائی سے گزرتے ہیں جتنی چھپ کر اپنی ہوس پوری کرتے ہیں، معاشرے میں رہنے کے کچھ قوائد وضوابط ہوتے ہیں اگر انہیں پورا نہ کیا جائے تو گناہ گناہ ہی رہتا ہے۔ اگر اس کے پیچھے کوئی خاص مجبوری یا کسی کی جان بچانے کی مصلحت نہ ہو۔ "عطیہ بیگم نے اسے آئینہ دکھایا۔

اور جس کے سر پر چڑھ کر تم نے یہ سب کیا ہے بلاؤ اسے اور بتاؤ کے تم کس عذاب سے گزر رہی ہو وہ مدد کرے تمہاری آ کر اپنے ماں" باپ کو لائے اور تمہیں کل کا لے جاتا بے شک آج لے جائے۔ اگر وہ آگیا تو۔۔"ان کے الفاظ نے اسے بہت کچھ سمجھا دیا تھا۔ وہ بھی جس سے وہ اب تک نظریں چرائے بیٹھی تھی۔

اس نے پھر سے زبیر کو کالز پر کالز کیں مگر اس کا فون مسلسل بند جا رہا تھا۔

وفا نے اب کی بار اپنی ایک کلاس فیلو سے زبیر کے دوست کا نمبر لیا۔ اب زبیر سے بات کرنا اس کے لیے لازمی ہو گیا تھا۔

جیسے ہی اس نے نمبر ملایا چوتھی بیل پر اس نے کال ریسیو کر لی۔

ہیلو میں وفا بول رہی ہوں۔ بھائی آپ کو زبیر کے بارے میں کچھ پتہ ہے۔ میں اس کو فون کر رہیں ہوں مگر وہ فون نہیں اٹھا رہا سب" خیریت ہے نا" وفا نے چھوٹتے ہی زبیر کے بارے میں پوچھا۔ اس کا یہ دوست عزہ اور زبیر کے تعلق کے متعلق جانتا تھا۔

وہ اصل میں زبیر کی تو کل شادی ہوئی ہے وہ گھر اسی لیے گیا تھا۔ "وفا کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ "

کیا کہہ رہے ہیں آپ "اس نے بمشکل یہ لفظ ادا کئے۔ آنسوؤں کا گولا اس کے گلے میں پھنس رہا تھا۔ "

معاف کیجیئے گا بے شک وہ میرا دوست تھا مگر وہ اچھے کریکٹر کا بندہ نہیں تھا۔ اس نے یہ سب بھی صرف وقت گزاری کے لیے کیا" تھا اور جانے سے پہلے وہ ڈیوارس پیپرز مجھے دے گیا تھا۔ آپ چونکہ نکاح پر بضد تھیں لہذا اس نے آپ کے ساتھ کورٹ میرج کی نہیں تو وہ شاید اسی طرح آپ کو حاصل کرنے کے چکر میں تھا۔ مجھ میں ہمت نہین تھی کہ آپ کو ڈیوارس پیپرز دیتا اسی لیے وہ میرے پاس ہی ہیں۔ مجھے معاف کر دیجیئے گا میں بھی آپ کو یہ سب نہیں بتا سکا۔ "وفا کے ہاتھ سے موبائل بیڈ پر گر چکا تھا۔ وہ ہاتھوں میں چہرہ

For more visit (exponovels.com)

چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

عزہ کے الفاظ اس کے دماغ میں گونج رہے تھے۔

وفا وہ اچھا انسان نہیں صرف ٹائم پاس کر رہا ہے "کیا حوا کی بیٹی اتنی ہی ارزاں ہے کہ کوئی بھی اسکی عزت کی محبت کے نام پر دھجیاں بکھیر" کر چلا جاتا ہے۔

نہیں یہ صرف اس لیۓ ہوتا ہے کہ وہ مرد کو خود سے کھیلنے کا موقع دیتی ہے۔ وہ کیوں اپنی نسوانیت کو ان سڑک چھاپ آواروں کے ہاتھ دیتی ہے کہ وہ جیسے چاہے اس کے ساتھ سلوک کریں۔

جب لڑکی خود موقع دیتی ہے تب ہی اگلا شیر ہوتا ہے۔ اس نے کیوں زبیر کا پہلی بار اظہار کرنے پر منہ نہیں توڑا۔ اگر وہ اتنی ہمت پہلی بار میں کر لیتی تو آج رسوائیوں کی اس دلدل میں نہ گر پڑتی۔

رات تک عزہ نے اس سے سب اگلوا لیا۔ وفا اس قدر دلبر داشتہ تھی کہ وہ خودکشی کا سوچ بیٹھی تھی۔

عزہ اس کی حالت سے واقف تھی لہذا وہ سارا وقت سائے کی طرح اس کے ساتھ ساتھ رہتی تھی۔

سب رشتے داروں کو آہستہ آہستہ معلوم ہو گیا تھا۔ جتنے منہ اتنی باتیں کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ۔

وفا نے ان باتوں کا بے حد اثر لیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ڈلیوری کے وقت دو خوبصورت بچوں کو جنم دے کر وہ خود موت کی نیند جا سوئی۔

عزہ تو تڑپ تڑپ گئی اپنی بہن کے لیۓ۔ جیسے ہی کچھ دن گزرنے کے بعد وہ سنبھلی اس نے ان دونوں بچوں کو اپنی محبت کی آغوش میں چھپا لیا وہ ان کی ماں بن کر دنیا کے سامنے ان کے لیۓ ڈٹ گئی۔ جس جس رشتے دار نے کچھ کہا عزہ نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔

حنا کے خاموش ہونے پر یشر جیسے ہوش میں آیا۔ اسے لگا اس کی محبت عزہ کے لیۓ اور بھی بڑھ گئی ہے۔ کیا لڑکی تھی وہ۔۔۔۔ کس طرح ان بچوں کے لیۓ اپنی عمر تیاگ دینے پر راضی تھی۔ بہن بھائیوں کی محبتیں مثالی ہوتی ہیں مگر یہ تو الگ ہی محبت تھی۔

اور زبیر اس کا دل کیا وہ آج اور ابھی جا کر اس جیسے گھٹیا انسان کا گریبان پکڑ کر پوچھے۔ "میرے بہن کا جس محبت پر حق تھا اسے کہاں کہاں بانٹ آئے ہو" شاید اللہ نے اسی لیۓ اس کے کیئے کی سزا اسے اب بے اولادی کی صورت میں دی تھی مگر اس سب میں اس کی بہن کا کیا قصور تھا۔

بہت شکریہ آپ کا "یشر نے اپنی سوچوں سے نکل کر ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر لاتے اس کا شکریہ ادا کیا۔ "

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اسی لمحے ہوٹل کا دروازہ کھول کر بچوں کے ساتھ اندر آتی عزہ کی نظر اس پر پڑ چکی ہے۔

جس کا ڈر تھا وہی ہوا یشر یقیناً عزہ کے ماضی کے متعلق کچھ جاننے حنا سے ملا ہے۔

عزہ کے اندر غصے کی لہر دوڑی۔ وہ الٹے قدموں بچوں کو لیے وہاں سے واپس چلی گئی۔

ہادی اور سعد کا یونیفارم وہ لینے نکلی تھی کہ بچوں نے واپسی پر بھوک بھوک کا شور مچا دیا۔ وہ انہیں لیے بند و خان آ گئی مگر آ گے جو منظر دیکھنے کو ملا وہ اسے طیش دلانے کے لیے کافی تھا۔

یشر رات میں جب گھر آیا تو بچے لاؤنج میں بیٹھے بلاکس بنانے میں مصروف تھے جبکہ عزہ کچن میں تھی۔

کیا ہو رہا ہے میرے شہزادو "یشر نے ان کے پاس آ کر ہادی اور سعد دونوں کو پیار کرتے ہوئے کہا۔ "

عزہ تیر کی طرح ان کے پاس آئی اور یشر کی گود سے ہادی کو جھپٹ کر اتارتے اندر کی جانب بھیجنے لگی۔

آپ دونوں اندر جاؤ میں آ رہی ہوں "اس نے دونوں کو اندر کی جانب کرنا چاہا مگر وہ بھی اپنے نام کے ایک تھے۔ "

ابھی بابا کو اپنے کلرز دکھانے ہیں "سعد نے یشر کی جانب بڑھتے ہوئے کہا۔ جو عزہ کی ہادی کو کھینچنے والی حرکت پر اب تک ششدر تھا۔ "

نہیں ہیں یہ تمہارے بابا "عزہ کے الفاظ یشر کا دماغ کھولا گئے۔ "

شٹ اپ عزہ۔۔۔ اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے بچوں کے دماغ کو آلودہ مت کریں "یشر پہلی مرتبہ عزہ سے غصے میں اونچی آواز میں بولا تھا۔ "

ہاں تو کیا غلط ہے "عزہ سنبھل کر چلاتے ہوئے بولی"

ہادی اور سعد عزہ کا یہ روپ دیکھ ڈر کر یشر کی ٹانگوں سے لپٹ گئے۔

بچے تو وہ آپکے بھی نہیں "یشر کی بات نے اس کا دماغ بالکل ہی گھما دیا۔ "

میرے صرف میرے بچے ہیں یہ اور آپ جس سے پٹیاں پڑھ کر آئے ہیں میں سب جان گئی ہوں لوگوں کی بکواس کی میں نے کبھی پرواہ نہیں کی نہ اب کرتی ہوں۔ دے آل گو ٹو ہیل "یشر کو غصے سے گھورتی دونوں بچوں کو کھینچتی وہ کمرے میں چلی گئی"

یشر جس وقت کمرے میں آیا۔ عزہ بچوں کو سلا کر نماز پڑھنے میں مصروف تھی۔ یشر بیڈ کے کونے پر ٹک کر اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

وہ اسے پوچھنا چاہتا تھا کہ اس نے یشر پر اعتماد کیوں نہیں کیا۔ کس برتے پر وہ یہ رشتہ نبھا رہی ہے۔ اس نے یہ سب اس سے کیوں چھپایا کیا وہ اس قابل بھی نہیں کہ وہ اس کے دکھوں کو بانٹ سکے۔ کم تو وہ نہیں کر سکتا مگر بانٹ تو سکتا ہے۔

کیا وہ اس کے گھر کو بس ایک سرائے سمجھے ہوئے تھی۔ جہاں وہ رک کر کچھ دیر قیام کے لیے آئی تھی۔ کیا اس گھر کے مالک سے وہ کوئی رشتہ بنانا چاہتی بھی تھی یا نہیں۔ یہ سب پوچھنا اب اس کے لئے بہت ضروری ہو چکا تھا۔

جیسے ہی وہ نماز ختم کر کے جاء نماز سمیٹ کر مڑی اس نے اپنے پیچھے یشر کو بیڈ پر سر جھکائے بیٹھے دیکھا۔

ایک پل کے لیے وہ ٹھٹھکی پھر آگے بڑھ کر جاء نماز سامنے بنی بک ریک کے نچلے خانے میں رکھنے لگی۔ یشر نے ذرا سا سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے "یشر کے کہنے پر ایک نگاہ اسے دیکھا جو عزہ کی ہی جانب دیکھ رہا تھا۔ "

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔ سب کچھ تو اس میڈم سے جان چکے ہیں آپ۔ میری بہن کی بدنامی کی خوب داستان سنائی ہو گی اس" نے آپ کو مگر اس سب میں آپکے وہ بہنوئی بھی برابر کے شریک ہیں "عزہ نے تلخی سے کہا۔

عزہ کسی کے بارے میں برا گمان نہیں کرتے بہت بڑا گناہ ہے اس کا۔ حنا نے صرف مجھے چند حقیقتیں بتائیں ہیں۔ آپ نے تو اس قابل" بھی نہیں سمجھا کہ کچھ بھی مجھ سے کبھی ڈسکس کرتیں۔ "یشر کے شکوے پر اس نے بے یقین نظروں سے یشر کو دیکھا۔

کیا صرف جو پیدا کرتی ہے وہ ماں ہوتی ہے۔ کیا پالنے والی کا کوئی رتبہ نہیں۔ میں جس نے راتیں جاگی ہیں ان بچوں کے ساتھ، اپنی نیند،" اپنا آرام اپنی تکلیف کچھ نہین دیکھی۔ ان کی ایک آواز پر ان کی جانب دوڑی ہوں، اپنے منہ سے لقمے نکال کر انہیں کھلائے ہیں۔ میں کیسے کہہ دوں کہ یہ میرے بچے نہیں۔ میں کیسے۔۔۔۔ "عزہ کے آنسوؤں نے اسے اس سے آگے کچھ بولنے نہ دیا۔

میں نے کب کہا کہ آپ ایسا نہ کہیں۔ مگر کم از کم جو تکلیف کا بار آپ اٹھائے پھر رہی ہیں وہ تو مجھ سے ڈسکس کر لیتیں۔ زبیر بھائی نے کیا" کیا آپکی بہن کے ساتھ آپ وہاں سے واپس آکر وہ تو بتا سکتی تھیں مجھے۔ عزہ میں کون ہوں آپ کی زندگی میں۔ میرے رشتے کا تو تعین کر لیں۔ آپ نے مجھ سے بچوں کے لیے سچ چھپایا۔ اٹس او کے۔ وہ سب سننے کے بعد یقین کریں میری محبت میں اضافہ ہوا ہے۔ محبت کا کوئی روپ اس محبت کے آگے کچھ نہیں جو آپ نے ان بچوں کے ساتھ کی ہے۔ میں نے تو انہین آپکے اپنے بچوں کے روپ میں بھی قبول کر لیا تھا۔ تو آپ کیسے سوچ سکتی ہیں کہ سچ سننے کے بعد میری ان کے لیے محبت میں کوئی کمی آجاتی۔ جب آپ سے کسی صلے کے بغیر محبت کئے جا رہا ہوں تو یہ بچے تو مجھے ہر لمحہ محبت کا جواب کہیں زیادہ محبت سے دیتے ہیں۔ میں ان کو چھوڑنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔

مگر آپ نے تو مجھے کسی قابل سمجھا ہی نہیں۔ ہنسی آرہی ہے مجھے خود پر اس تعلق پر جو آپکے اور میرے بیچ ہے۔ شاید لوگ اجنبیوں پر بھی بھروسہ کر لیتے ہیں آپ نے تو اتنے اہم رشتے کو بھی سوالیہ نشان بنا دیا ہے۔ "یشر نے بے بسی سے ہنستے ہوئے اس کے مقابل کھڑے ہوتے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

For more visit (exponovels.com)

مجھے اب کسی پر اعتبار نہیں۔ میں نے مرد اور عورت کی محبت کی اتنی کریہہ صورت دیکھی ہے کہ مجھے کسی پر اب اعتبار نہیں آتا۔ مجھے لفظ" محبت سے چڑ ہو گئ ہے۔ میں چاہتے ہوئے بھی آپکی محبت کو محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں خود کو اس رشتے میں باندھنا ہی نہیں چاہتی تھی جو انسان کو ساری عمر کی کسک دے جائے۔" عزہ نے نظریں جھکائے آج اپنے دل کے رازوں سے پردہ ہٹاتے یشر کو پہلی مرتبہ اپنے احساسات کا چہرہ دکھایا تھا۔

عزہ سب لوگ ایک جیسے نہیں ہوتے۔ جیسے سب لڑکیاں محبت کے نام پر دھوکہ نہیں کھاتیں۔" یشر نے اسے چہرے کو اپنے دونوں" ہاتھوں میں بھرتے ہوئے اسے جذب سے دیکھتے ہوئے کہا۔

پتہ نہیں میرا کسی پر اعتبار کرنے کو دل مانتا ہی نہیں۔ آپکی جانب میں کیوں ہر بار ایک آس اور امید لے کر آنسو بہانے آجاتی ہوں میں" خود نہیں جانتی۔ میں آپ سے محبت نہیں کرتی۔ میں کر ہی نہیں سکتی مجھے آپ سے کوئ محبت نہیں۔ سن رہے ہیں نا آپ مجھے بالکل بھی آپ سے محبت نہیں" پھوٹ پھوٹ کر روتے وہ محبت کا انکار کرتے وہ سب کہہ گئ جسے وہ یشر سے اور خود سے بھی چھپا رہی تھی۔ ہمیشہ چھپا کر ہی رکھنا چاہتی تھی۔

کب یشر نے اس کے دل کی سرزمین پر اپنی محبتوں کے پھول لگائے تھے وہ نہیں جانتی تھی۔ مگر ہر تکلیف میں اس کا سہارا ڈھونڈنا محبت نہیں تو اور کیا تھا۔

یہ محبت کی سب سے خالص شکل تھی۔

جو جسم سے بالاتر صرف روح کی پیاسی تھی۔

ہاں میں نے سن لیا ہے آپ کو مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔ آپ کو واقعی مجھ سے محبت نہیں ہے۔۔۔ یشر نے اسکی اداوں پر مسکراتے" ہوئے اسکے ماتھے پر پیار کرتے روتی ہوئ عزہ کو خود میں سمیٹ لیا۔

اور وہ ہمیشہ کی طرح اس کا کندھا اور اس کا دل بھگونے لگی۔ کیا اقرار تھا آنسوؤں میں بھیگا ہوا۔ یشر تو نہال ہی ہو گیا

اگلے دن وہ یشر سے نگاہیں چرا رہی تھی۔ اپنے انکار میں چھپی جس محبت کا وہ اقرار کر گئ تھی اب اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یشر کا سامنا کیسے کرے۔ جبکہ یشر روزانہ کی طرح نارمل ہی بی ہیو کر رہا تھا۔

عزہ کو بھی اس کے رویے سے کچھ تقویت ملی۔ بچوں کو تیار کر کے یشر کے ساتھ بھیجنے کے بعد وہ گھر کے کاموں میں مصروف ہو گئ۔

رات کے بعد سے یہ ہوا کہ ان کے درمیان جو ایک اجنبیت اور سرد مہری کی دیوار جو پھر سے بن گئ تھی وہ ختم ہو چکی تھی۔

عزہ کا دل تھوڑا پر سکون تھا کہ اس سکون میں پھر سے وہی شخص بے سکونی پیدا کرنے چلا آیا۔

exponovels

فون کی بیل بجی عزہ پاس ہی میگزین سمیٹ رہی تھی۔ مصروف سے انداز میں اس نے فون اٹھایا۔

اسلام علیکم "اس نے فون اٹھاتے کہا۔ "

وعلیکم سلام۔ عزہ سے بات ہو سکتی ہے "کسی مرد کی آواز اور پھر اسی سے بات کرنے کی خواہش نے عزہ کو کافی حیران کیا۔ "

جی میں بول رہی ہوں۔۔ آپ کون "آواز سنی ہوئی نہیں تھی لہذا وہ پہچان نہیں سکی۔"

جبکہ دوسری جانب یہ سنتے ہی خاموشی چھا گئی۔ عزہ کو ایسا لگا فون بند کر دیا گیا ہے۔

ہیلو کون ہے اور مجھ سے کیا بات کرنی ہے "اب کی بار وہ پریشان ہوئی۔ جبکہ دوسری جانب ہنوز خاموشی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ چڑ کر" فون رکھتی کہ دوسری جانب موجود بندے کا نام سن کے سن رہ گئی۔

میں۔۔ میں زبیر بات کر رہا ہوں "اس نے ہچکچاتے اپنا تعارف کروایا۔"

اوہ تو آپ۔۔ کیا بات کرنا چاہتے ہیں اور کیا سوچ کر آپ نے مجھ سے بات کرنے کا ارادہ کیا۔ ہے ہی کیا آپکے پاس کہنے کے لیے "عزہ کا" بس نہیں چل رہا تھا کہ فون میں سے نکل کر اس شخص کا گریبان پکڑ لے۔ سات سال کوئی اتنا لمبا عرصہ نہیں ہوتا کہ اسے اپنی بہن کی وہ تکلیف بھول جاتی جو اس شخص کی بدولت اس نے اٹھائی تھی۔

"عزہ میں۔۔"

میرا نام بھی اپنی گندی اور غلیظ زبان پر مت لانا "عزہ کا نام بلانے پر اس نے زبیر کو ٹوک کر تنبیہہ کی۔ "

دیکھو میں بہت مجبور تھا "زبیر نے اپنی صفائی دینے کا آغاز کیا۔ "

آپ سے میں نے پوچھا کہ سات سال پہلے کیا ہوا۔ کون سی ایسی قیامت ٹوٹی کہ آپ نے کسی کے خوابوں کو۔۔ کسی کی سچی محبت کو اپنے" پیروں تلے روندا۔۔۔ اس حد تک اس کا نقصان کیا کہ وہ اپنا ذہنی سکون تک کھو بیٹھی اور بالآخر منوں مٹی تلے چلی۔۔۔ چلی گئی "عزہ کے آنسو ایک تواتر سے اس کا چہرہ بھگو رہے تھے۔

وہ تکلیف تو وہیں تھی۔ اسی طرح تازہ جیسے ابھی ابھی وفا اسے چھوڑ کر گئی ہو۔

میں نے غلطی کی بہت بڑی غلطی۔۔ اور یہ غلطی آسیب بن کر مجھے چمٹ گئی۔ میں نے اسے استعمال کیا تھا۔۔ میں میں مانتا ہوں کہ میں" اس سے محبت نہین کرتا تھا۔ میں نے اسے صرف اپنی تسکین پوری کرنے کے لیے اپنایا۔ اور جب میرا دل بھر گیا اور میرے گھر والوں نے میری اور اپنی پسند کردہ لڑکی سے میری شادی کر دی تو میں نے وفا کو چھوڑ دیا کیونکہ مجھے اسکے ساتھ اپنا تعلق بہت عرصہ بنانا ہی نہیں تھا۔

مگر میں نہیں جانتا تھا کہ اس سب کی سزا اللہ مجھے دے دے گا۔ جب اپنی طاقت کا نشہ دل و دماغ میں ہو تو انسان یہ بھول جاتا ہے کہ وہ

exponovels

"انسان ہی ہے خدا نہیں۔ میں اسی زعم میں تھا کہ میں کبھی اللہ کی پکڑ میں نہیں آسکتا مگر میں آگیا۔۔

مجھے آپ کی کسی بکواس میں کوئی انٹرسٹ نہیں آپ نے جو کچھ بھی جس کسی نشے میں گم ہو کر کیا مجھے اس سے کوئی غرض نہیں نہ مجھے جاننے کا شوق ہے۔ آپ جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ جتنا برا ہوا اتنا اچھا ہے۔

آپ نے صرف ایک وفا کو برباد نہیں کیا بلکہ آپ نے میری زندگی، میرا محبت پر سے اعتماد اور کسی بہت خالص شخص کو نا سمجھنے جیسے بہت سے گناہ کیئے ہیں۔

آپکی اس ہوس نے مجھے محبت کی جانب کبھی بڑھنے ہی نہین دیا۔۔" وہ دانت پیستے اس کا ایک ایک قصور گنوا رہی تھی۔

مجھے معاف کر دیں" زبیر کی آواز میں نمی گھلی۔ "

معاف کر دوں میں معاف کر دوں جس کے آپ سب سے بڑے قصوروار تھے وہ تو رہی نہیں میری معافی کوئی معنی نہیں رکھتی اور نہ میرا آپ کو معاف کرنے کا کوئی ارادہ ہے۔ آپ جیسے لوگوں کو اتنی عبرتناک سزا ملنی چاہئیے کہ کوئی کبھی کسی معصوم کے احساسات کے ساتھ کبھی کھیلنے کا سوچ بھی نہ "عزہ کی آواز میں تلخیاں بھری ہوئیں تھیں۔

ہاں میں اسی قابل ہوں کہ میں اس آگ میں ساری زندگی جلتا رہوں۔" وہ افسردگی سے بولا۔ "

"کیا جو بچے آپکے پاس ہیں وہ میرے اور وفا کے۔۔۔"

خبردار میرے بچوں کا سوچنا بھی نہیں۔ اگر ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو میں آنکھیں نوچ لوں گی۔ تم جیسے شخص کی یہی سزا ہے" کہ تم ساری زندگی ان کے لیئے ترسو۔ وہ میرے اور صرف میرے بچے ہیں۔ کسی کا ان پر کوئی حق نہیں۔ سمجھے آپ۔ میرے گھر آنے اور ان سے ملنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ میں اپنے بچوں کے لیئے ہر حد تک جا سکتی ہوں۔۔۔ سنا آپ نے "عزہ نے کپکپاتے ہاتھوں سے زور سے فون رکھا اور شدت سے رو پڑی۔

اگلے کچھ دنوں تک وہ اسی خوف میں مبتلا رہی کہ اگر زبیر اس کے گھر آ گیا تو۔۔۔

شام میں وہ بیٹھے چائے پی رہے تھے جبکہ بچے باہر لان میں کھیل رہے تھے۔ کہ عزہ کے موبائل پر فیحہ کا فون آیا۔

اسلام علیکم آپا کیسی ہیں" عزہ نے محبت بھرے انداز میں عزہ سے بات کی۔ "

وعلیکم سلام۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔ بچے کیسے ہیں "انہوں نے ہمیشہ کی طرح بچوں کا سب سے پہلے پوچھا وہ بچوں سے بہت محبت کرتی" تھی۔ جب بھی آتیں بچوں کو بے تحاشا پیار کرتیں۔ ان کے ساتھ وقت گزارتین۔

الحمداللہ بالکل ٹھیک ہیں" عزہ نے بچوں کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ پھر ایک نظر چائے پیتے نیوز چینل دیکھتے یشر پر ڈالی۔ "

exponovels

عزہ کیا مجھے تمہارے گھر آنے کی اجازت ہے"فیحہ کی بات سن کر عزہ کچھ لمحے ساکت رہ گئ۔ "

آپی یہ آپکا گھر ہے آپ جب مرضی یہاں آنا چاہیں ضرور آئیں میں اعتراض کرنے والی کون ہوتی ہوں۔کیا آپ لاہور آئ ہوئ ہیں"""

اس نے فیحہ کا اعتماد بڑھایا۔

ہاں مجھے لگا شاید زبیر سے تعلق ہونے کی وجہ سے تم۔۔"فیحہ کچھ کہتے ہچکچائ۔ "

میں صرف یہ جانتی ہوں کہ آپ یشر کی بہن ہیں اور اس سے آگے میں اور کسی تعلق کو نہیں جانتی۔یشر کے حوالے سے آپ مجھ بہت "عزیز ہیں"اسکی بات سنتے یشر جو بظاہر ٹی وی دیکھ رہا تھا لیکن عزہ کی جانب ہی سارا دھیان تھا۔وہ اس کی بات سن کر حیران ہوا کیا واقعی عزہ نے اسے کوئ خاص مقام دے دیا تھا۔گو کہ اس دن کے بعد وہ اس سے صحیح سے بات کرنے لگ گئ تھی۔اس کا پہلے سے زیادہ خیال بھی کرنے لگ گئ تھی مگر اس نے اس رشتے کو ابھی بھی لٹکا کر رکھا ہوا تھا۔

"آپ کہاں ہیں میں یشر سے کہتی ہوں وہ آپکو لے آتے ہیں"

"نہیں میں آجاؤں گی بس تم سے اجازت چاہیئے تھے"

پلیز آپا یہ سب کہہ کر مجھے شرمندہ مت کریں"وہ فیحہ کی باتوں سے جان گئ تھی کہ اسے بھی ساری سچائیوں کے بارے میں پتہ چل گیا" ہے۔

خدا حافظ کہہ کر اس نے اپنی ناراض نظروں کا رخ یشر کی جانب کیا۔

آپا آئ ہوئ ہیں اور آپ نے مجھے نہیں بتایا"اس نے یشر سے شکوہ کیا جس کا رخ سامنے بیٹھی عزہ کی جانب ہوا۔ "

آپ جس ذہنی اذیت سے گزر رہی ہیں مجھے یہی مناسب لگا کہ آپا کو فی الحال یہاں آنے سے روک دوں"یشر نے دونوں ہاتھوں کی" انگلیاں آپس میں ملاتے گھٹنوں پر کہنیاں رکھتے نظریں نیچے رکھتے جواب دیا۔

میں ایسی گئ گزری ہوں کہ ایک بے قصور سے بدلہ لوں ایسی لگتی ہوں آپ کو"اس نے شکایتی نظروں سے یشر کو دیکھ کر منہ پھلایا اوہ" عزہ کی بات پر مسکرایا پھر اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب آتے اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے جذب سے اسکی نظروں میں دیکھا۔

میرے معاملے میں تو آپ اسی قدر ظالم ہیں۔میرا بھی کیا قصور ہے فقط یہ کہ آپ سے محبت کا جرم کیا ہے۔میں بے قصور بندہ تو آپ کو" نظر نہیں آتا پوری دنیا کے لیۓ نیک دل ہیں میرے لیۓ اتنی سخت دل کیوں ہیں"یشر نے مان بھرے انداز میں عزہ کا دھیان اس کے رویے کی جانب کیا۔

ہاں نا آپ کا سب سے بڑا قصور یہی ہے کہ آپ نے ایک جذبوں سے عاری لڑکی سے محبت کی۔اور اس قدر بے لوث کی کے اسے بھی اس" جرم میں شریک کر لیا۔اسی لیۓ آپکی سزا ہے کہ آپ مجھ سے دور رہ کر بات کیا کریں۔بہانوں سے میرے پاس مت آیا کریں"عزہ کے

exponovels

اقرار اور پیار بھری دھمکیوں کو سن کر یشر اپنا بے اختیار قہقہہ روک نہیں سکا۔

جبکہ میرا ماننا یہ ہے کہ آپکے اتنی لیٹ اقرار کی سزا یہ ہونی چاہیئے کہ آپ ہر لمحہ میرے قریب اور میرے دل کے پاس رہیں "یشر نے" اسے اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیتے اسکے چہرے پر آنے والی بالوں کی لٹوں کو پیچھے کرتے ہوئے اسکے چہرے پر پیار سے اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔

عزہ سے تو یشر کی اتنی قربت کو سہنا مشکل ہو گیا اور اس پر اسکی آنچ دیتی نظروں نے عزہ کا اعتماد ختم کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

میں نے کب اقرار کیا ہے؟" اس نے یشر کو گھورنے کی ناکام کوشش کی۔ مگر ایک سیکنڈ سے زیادہ اسکی جذبے لٹاتی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکی۔

انکار بھی نہیں کیا" یشر نے مسکراتے ہوئے اسکی پلکوں پر پھونک ماری۔ "

اف اتنی ٹھنڈ ہے اس پر پھونکیں مار رہے ہیں" اس نے یشر کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ پیدا کیا۔ "

یشر نے اسکی کوشش پر مسکراتے اس کے گرد لپٹے اپنے ہاتھ ہٹائے۔

عزہ فوراً اٹھ کر نماز پڑھنے چل دی۔

نماز پڑھ کر وہ فارغ ہوئی تو لاؤنج سے آتی فیحہ کی آواز سنائی دی۔

وہ دوپٹہ کھولتی، جسے اس نے نماز کے سٹائل میں لپیٹا ہوا تھا، شانوں پر درست کیا اور کمرے سے باہر آئی۔

اسلام علیکم آپا" محبت سے مسکراتے ان کی جانب بڑھی جو صوفے پر بیٹھی یشر سے باتیں کر رہیں تھیں۔ "

وعلیکم سلام کیسی ہو" انہوں نے بھی اپنی جگہ سے اٹھتے آگے بڑھ کر اسے پیار سے گلے لگایا۔ "

الحمدللہ" اس نے محبت سے جواب دیتے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ "

خود کچن میں جا کر چائے کا پانی رکھا۔

آپ کب سے آئی ہیں لاہور" اس نے کچن سے باہر آتے پوچھا۔ "

کل آئی تھی" انہوں نے یشر کو ایک نظر دیکھتے جواب دیا۔ "

تو رات کہاں رہیں" اس نے حیرت سے پوچھا۔ اس وقت وہ یشر کے صوفے کے پیچھے کھڑی ہوئی تھی۔ "

پی سی میں رہی تھی۔ آنے سے پہلے یشر کو فون کیا تو اس نے کہا کہ ابھی آپ گھر نہ آئیں پتہ نہیں عزہ کیسے ری ایکٹ کرے وہ بہت" ٹینس ہے" عزہ نے افسوس سے یشر کے سر کی جانب دیکھا۔

آپ مجھے پہلے بتا دیتیں نا۔۔ یہ تو بس ایسے ہی ہیں"" فضول کا اضافہ بھی کر لینا تھا" یشر نے مڑ کر کن اکھیوں سے اس کو دیکھتے مسکراتے"

exponovels

لہجے میں کہا۔اب اس میں بیویوں والی جھلک نظر آنے لگ گئی تھی۔

اچھا اب لڑنا مت میری وجہ سے کچھ نہین ہوتا تم چائے بنا کر آؤ میں نے تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں "فیحہ نے دونوں کے تیور دیکھ کر "معاملہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔

وہ کچن کی جانب مڑی اور فیحہ اٹھ کر بچوں کے پاس چلی گئی۔

یشر بھی کچھ دیر بعد اٹھ کر کچن میں اس کے پیچھے آیا۔

جواب کباب تلنے میں مصروف تھی۔

کوئی ہیلپ چاہیئے میری "یشر جان کر اسے تنگ کرنے کی غرض سے بولا۔ "

بہت شکریہ آپ کا پہلے ہی بہت مہربانیاں کر رہے ہیں آپ "اس نے غصے سے رخ موڑے جواب دیا۔ "

دیکھ لیں آپ کی طرح نہیں ہوں بے رحم "یشر نے اسکے وجود کے گرد اپنے بازو باندھتے ہوئے کہا۔عزہ کے اقرار نے یشر کو اتنا حوصلہ تو "دیا تھا کہ اب وہ اس کے قریب آسکتا تھا۔

خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا اب۔۔دنیا میں بدنام کر رہے ہیں مجھے۔۔۔ظالم مشہور کر دیا ہے "اس نے غصیلے لہجے میں اس کے بازو پر ہاتھ "مارتے ہوئے کہا۔

وہ تو آپ ہیں۔۔۔سب سے زیادہ آپ کے ظلم کا نشانہ ہی میں بنا ہوں "یشر کی گھمبیر آواز نے عزہ کی دھڑکنیں بڑھائیں۔ "

تو پھر کیوں آتے ہیں میرے پاس "عزہ نے نروٹھے پن سے کہا۔ "

کیا کروں آپکی ہر ادا پر پیار آتا ہے یقیناً "عشق میں اندھا اسی کو کہتے ہیں "اس کے بالوں پر محبت سے اپنے لب رکھتا وہ بولا۔ "

عزہ نے پاس پڑا بیلن اپنے گرد لپٹے اس کے بازو پہ مارا۔

اف ظالم ہونے کے ساتھ ساتھ تشدد پسند حسینہ بھی ہیں "یشر نے فوراً "اپنے ہاتھ ہٹائے۔بازو سہلاتے اسے تنگ کرنے سے باز نہ "آیا۔

لوگ محبت میں اپنی محبوبہ کے لیئے پھول اور خوشبو جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں اور ایک آپ ہیں جو کبھی ظالم اور تشدد پسند کہہ رہے "ہیں مجھے "عزہ نے ناراضگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا کروں بزنس مین ہوں شاعر نہیں ہوں "یشر نے پانی پیتے ہوئے کہا۔ "

تو محبت بھی نہیں کرنی تھی۔لوگ تو محبت میں شاعر بن جاتے ہیں "اس نے افسوس کیا۔ "

ہاں تو میں عملی شاعر ہوں باتوں کا شاعر نہیں۔مجھے موقع دیں پھر دیکھیں کیسے کیسے دیوان رقم کرتا ہوں "یشر کی بات کا مفہوم سمجھتے "

exponovels

عزہ کے چہرے پر لالی بکھری۔

آپ میرے خاصے شریف شوہر تھے "اس یشر کو شرمندہ کرنا چاہا۔ "

شوہر سب شریف ہوتے ہیں جبکہ آپ مجھے محبوب کے روپ میں دیکھنا چاہتی ہیں اور وہ شریف ہر گز نہیں ہوتے "یشر نے جیسے اسے زچ کیا۔

آپ شوہر ہی ٹھیک ہیں "یشر اس کے گھبرانے پر اور خود سے کترانے پر محظوظ ہوا۔ "

کام کریں نکمی خاتون۔۔ ہر وقت باتیں کرتی رہتی ہیں "یشر کی شرارتی مسکراہٹ پر اور اس الزام پر اس کا حیرت سے منہ کھل گیا۔ "

خود مجھے باتوں میں لگایا ہوا ہے "اس نے خطرناک تیوروں سے اس کی جانب دیکھا۔ "

جواب کچن سے باہر جا رہا تھا۔

چائے پینے کے بعد یشر بچوں کو لے کر قریبی پارک چلا گیا۔

عزہ یہ مت سمجھنا کے میں یہاں کسی کی وکالت کرنے آئی ہوں۔ بلکہ وہ تکلیف دہ لمحے تمہارے ساتھ شئیر کرنے آئی ہوں جن سے کچھ دن پہلے میں گزری تھی۔ جس دن زبیر نے تمہیں فون کیا تھا اتفاق سے میں نے وہ سب اس دن سن لیا تھا۔ مجھے معلوم ہی نہین تھا کہ جس شخص کو میں نے اپنے تمام خالص جذبوں کا امین سمجھا تھا وہ شادی سے پہلے ہی خیانت کر چکا تھا اور نجانے کتنی بار۔ میں اس دن بہت تکلیف سے گزری تھی۔ زبیر کے فادر اور ڈیڈی دونوں بیسٹ فرینڈ تھے۔ ہمارا شروع سے ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا تھا۔ جب میں اور زبیر کالج لائف میں پہنچے تب ہمیں محسوس ہوا کہ ہماری فیلنگز ایک دوسرے کے لیۓ بدل گئی ہیں۔ زبیر نے بہت مرتبہ اظہار کرنا چاہا مگر میں نے ہر مرتبہ کہا کہ اس سب کا اختیار میرے پیرنٹس کو۔ زبیر کے پیرنٹس کو بھی میں پسند تھی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ زبیر کے پیرنٹس کو تمہاری بہن اور زبیر کے تعلقات کا پتہ چل گیا تھا۔ انہوں نے آناً فاناً رشتہ بھیجا اور پھر ہماری شادی ہو گئ۔ کچھ عرصہ تو ہم اپنی محبت میں گم بہت پر سکون زندگی گزارتے رہے۔ مگر جیسے جیسے سال گزرے اولاد کی کمی محسوس ہوئ۔ اور جب میں نے چیک اپ کروایا تو ڈاکٹرز نے مجھے بانجھ ہونے کی خبر سنائ۔

میں اور زبیر بہت مضطرب ہوئے۔ اور پھر زبیر نے یہاں سے ٹرانسفر آسٹریلیا کروالیا۔ میں یہی سمجھتی رہی کہ زبیر نے یہ سب میرے لیۓ کیا ہے تاکہ میں لوگوں کی باتوں سے بچ جاؤں مگر کل اس نے یہ کنفیس کیا کہ کسی کے ساتھ کیۓ گۓ ظلم اور اپنے ضمیر کے طعنوں سے بچنے کے لیے اس نے یہاں سے جانے کا فیصلہ کیا۔

عزہ میں خود بہت اذیت سے گزر رہی ہوں۔ ایک طرف دل کہتا ہے کہ ایسے بے وفا انسان کو چھوڑ دوں۔ گو کہ مجھ سے شادی کے بعد اس

exponovels

نے کبھی کسی کے ساتھ افیئر نہیں چلایا مگر وہ جو کچھ پہلے کر چکا ہے اس کی اذیت میں اب محسوس کر رہی ہوں۔ میری تو کوئی اولاد بھی نہیں کہ جس کے سہارے میں اپنی باقی کی زندگی گزار دوں۔ ماں باپ کے گھر بھی نہیں جا سکتی کہ وہ مجھے کب تک رکھیں گے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں" وہ روتے ہوئے اسے اپنے دکھ میں شریک کر رہیں تھیں۔

عزہ کو ان پر بہت ترس آیا۔ کبھی کبھی کسی کی غلطی کا بھگتان کسی بے قصور کو بھگتنا پڑ جاتا ہے عزہ کو تو ایسا ہی محسوس ہوا۔

اس نے ایک لمبے سانس کھینچ کر انہیں اپنے ساتھ لگایا۔ وہ کسی مان سے اس کے پاس آئیں تھیں تو وہ کیوں انہیں کوئی اچھا مشورہ نہ دیتی۔ وہ اس کے لیئے اس وقت صرف یشر کی بڑی بہن تھیں۔

انسانیت کے ناطے وہ کچھ لمحوں کے لیئے یہ بھول جانا چاہتی تھی کہ وہ اس شخص کی بیوی ہیں جس سے وہ شدید نفرت کرتی ہے اتنی کہ شاید نفرت کا لفظ بھی چھوٹا ہے اس احساس کے آگے جو وہ اس شخص کے لیئے محسوس کرتی ہے۔

آپا میں آپکو یہی مشورہ دوں گی کہ اگر اس شخص نے آپکو اتنی بڑی محرومی کے بعد بھی نہیں چھوڑا اور وہ آپکا ساتھ دینے کا جذبہ دل میں" رکھتا ہے تو آپ اسے مت چھوڑیں بے شک اس سے وہ محبت نہ کریں مگر اس کا ساتھ چھوڑ کر آپ اکیلی رہ جائیں گی۔ وہ اگر آپ سے شادی کے بعد کسی اور کی جانب نہین بڑھا تو یہ اللہ کا کرم ہی سمجھیں کہ اس نے ایسے شخص کے دل میں صرف آپکی محبت کو رکھا اور اس کی ہوس زدہ فطرت کو بدل دیا۔

اگر وہ آپ کے سامنے اپنی غلطیوں کا اعتراف کر کے معافی نہ مانگتا تو آپ کیا کر لیتیں۔ اس معاشرے میں جہاں عورت بہت مضبوط ہو وہیں وہ بہت کمزور بھی ہے۔ اسے سہاروں کی ضرورت ہمیشہ رہتی ہے۔ آپ کو بھی ایک مرد کے سہارے کی ضرورت ہے چاہے وہ سہارا کسی کے لیئے کھوکھلا تھا مگر آپ کے لیئے مضبوط ہے۔

اگر اس نے اپنی زندگی میں بہت سی غلطیاں کی تھیں تو آپ اب کوئی غلطی مت کریں۔ آپ اسے معاف کر کے اسی کے ساتھ رہیں۔

میں ایک بہن ہونے کے ناطے آپ کو یہ مشورہ دے رہی ہوں۔ وفا تو اب اس دنیا میں نہیں رہی مگر آپ مجھے اسی کے جتنی عزیز ہیں۔ میں آپ کو کبھی کوئی غلط مشورہ نہیں دینا چاہوں گی۔

آپا معاف کر کے دیکھیں مجھے امید ہے آپ کا دل بھی پر سکون رہے گا اور وہ بھی آپکے اس احسان کے آگے کبھی سر نہیں اٹھا سکے گا کہ آپ نے اس کے ہر گناہ کو کھلے دل سے بھولا دیا ہے۔" اس کا پر خلوص انداز اور ناصحانہ باتیں فیحہ کے دل میں اتر رہیں تھیں۔

آج عزہ اسے اور بھی پیاری لگی تھی۔ اور ابھی اس وقت اسے احساس ہوا تھا کہ اللہ نے اس کے بھائی کی قسمت میں اتنی پیارے دل والی لڑکی کیوں رکھی تھی وہ بھی یشر کی طرح بے لوث محبت دینے والوں میں سے تھی۔

وہ بے اختیار ہو کر روتے ہوئے عزہ کے گلے لگی۔ اندر آتے یشر نے بھی عزہ کے آخری الفاظ سن لیئے تھے اسے آج اپنی پسند پر فخر ہوا تھا۔

exponovels

رات میں فیحہ نے بچوں کو اپنے ساتھ دوسرے کمرے میں سلایا۔ بچے بھی اپنی پھوپھو کے واری صدقے جاتے تھے۔ وہ بھی خوشی خوشی تیار ہوگ ئے۔

عزہ انہیں کمرے میں جاتا دیکھ کر سب چیزیں سمیٹ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔

یشر پہلے ہی اندر آچکا تھا۔

جس وقت عزہ کمرے میں داخل ہوئی وہ وارڈروب کے سامنے کھڑا اپنی کوئی شرٹ نکالنے میں مصروف تھا۔

حالانکہ عزہ اس کے کپڑے پریس کر کے رکھتی تھی مگر اس وقت نجانے وہ وہاں کیا کر رہا تھا۔

یار میری صبح اگ نیو کلائنٹ کے ساتھ میٹنگ ہے تو آپ میری یہ والی شرٹ پریش کر دو گی۔" مصروف سے انداز میں عزہ کے پاس آیا"

جو بیڈ کی چادر ٹھیک کرنے میں مگن تھی۔

سیدھی ہوتی اسے گھور کر دیکھا

میں تو ہوں ہی نکمی چا توں خود ہی پریس کریں "اس کے جلے بھنے انداز پر یشر اپنا قہقہہ نہیں روک سکا۔ "

اب کیا کروں ایک ہی ایک بیوی ہیں فی الحال آپ میری تو آپ سے نہیں کہوں گا تو کس سے کہوں گا۔ ہاں جب دو تین بیویاں آجائیں گی" تب میں آپ کو تنگ نہین کروں گا" شرارتی لہجے میں کہتا وہ شرٹ لیئے واپس مڑا ہی تھا کہ خطرناک تیور لیئے اس کے سامنے آئی۔

کیا کہا ہے آپ نے، وہ جو بیلن پڑا تھا بھول گ ئے ہیں ابھی تو وہ میرے آہستہ سے مارا تھا مجبور نہ کریں کہ اسے زور سے چلاؤں آپ پر""" بھناتی ہوئی وہ اس کے سامنے سے ہٹنے لگی کہ یشر نے بازو سے پکڑ کر واپس اپنے سامنے کیا۔

میری دہشتگرد حسینہ آپ کے ہاتھوں سے ایسے ہزاروں بیلن کھانے کو تیار ہوں، بس میرے لیئے اتنی ہی پوزیسو رہیے گا ہمیشہ "اس" نے عزہ کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے سنوارتے اپنے مخصوص نرم مگر جذبوں سے چور لہجے میں کہا۔ عزہ کی لرزتی پلکیں جھک گئیں۔

آج بچے نہیں ہیں کمرے میں نیند ہی نہیں آئے گی۔"اس نے اپنی طرف سے یشر کے احساساپ پر بندھ باندھنا چاہا۔ "

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے "یشر کا شرارتی لہجہ اسے احساس دلا گیا کہ یشر اس کی سیدھی بات کو کس جانب موڑ چکا ہے۔ "

فضول گفتگو سے پرہیز کریں "اس نے یشر کو گھورتے ہوئے کہا۔ "

یہ فضول گفتگو نہیں رومانٹیک گفتگو ہے مگر افسوس آپ میں وہ جراثیم ہی نہیں۔ "یشر نے افسوس سے کہا۔ "

شکر ہے کہ ابھی نہیں ہیں "وہ اپنا بازو چھڑاتی بیڈ پر لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی۔ "

مووی دیکھیں کوئی "یشر کے مشورے پر اسے اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔ "

For more visit (exponovels.com)

صبح آفس جانا ہے آپ نے"اس نے جیسے یشر کو یاد دلایا۔ "

ڈونٹ وری چلے جائیں گے وہ بھی،ڈیڑھ گھنٹے کی تو انگلش موویز ہوتی ہیں۔ چلیں آپ اپنی فیورٹ مووی بتائیں آن لائن دیکھتے ہیں"""

یشر اپنا لیپ ٹاپ کھولے عزہ کے قریب بیٹھا۔

جو تھوڑا پرے کھسکی۔

میری فیورٹ مووی ہے۔۔۔۔۔"عزہ تکیہ سر کے پیچھے لگاتی پر سوچ انداز میں پوز لے کر بولی۔ "

ڈیشپیکیبل"اس کی پسندیدہ مووی کا نام سن کر یشر نے مڑ کر بھنویں اچکا کر اس کی جانب گھور کر دیکھا۔ "

اس کا گرو ویقیناً "آپکے خوابوں کا شہزادہ ہو گا مگر افسوس مجھ جیسا سمارٹ انسان آپکی قسمت میں آگیا۔آپکے ساتھ مجھے دلی ہمدردی

ہے"یشر کی طنزیہ گفتگو پر عزہ کی بھنویں تن گئیں۔

آپ نے مجھ سے فیورٹ مووی پوچھی تھی میں نے بتادی اب میری پسند پہ تبصرے مت کریں"وہ چیخ کر بولی۔ "

آپ رہنے ہی دیں میں آپ کو آج اپنی فیورٹ مووی دیکھاتا ہوں"یشر نے اٹھ کر پہلے سادی لائٹس بند کیں اور اس کے بعد سکریم"

مووی کا پارٹ ٹو لگالیا جسے آدھی ہونے سے پہلے ہی یشر کو عزہ کی چیخ وپکار سننے کے بعد یشر کو بند کرنا پڑا۔

جیسے ہی کوئی ہارر سین آتا عزہ دوپٹہ منہ پر رکھ لیتی یا یشر کے شانے میں سر گھسالیتی اور پھر بار بار پوچھتی۔

ہارر سین گزر گیا ہے"اور اگر اچانک سے کوئی خوفناک شکل سکرین پر آتی تو اپنی چیخ سے یشر کے کانوں کے پردے پھاڑتی۔ جس پر یشر کو"

اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کو قابو کرنا پڑتا۔

آخر اس نے تنگ آکر مووی ہی بند کر دی۔

حد ہے عزہ اس قدر ڈرپوک ہیں آپ"یشر نے تاسف سے اسے دیکھتے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا۔ "

اب مجھے ان جن بھوتوں سے ڈر لگتا ہے تو میں کیا کروں۔ ایک تو سارا دن گھر میں اکیلی میں رہتی ہوں اوپر سے ایسی واہیات شکلوں والی"

مووی دکھادی ہے اب کتنے دن ڈرتی رہوں گی۔ بہت اعلی چوائس ہے آپکی"اس نے روہانسے لہجے میں یشر سے شکوہ کیا۔

رومانٹیک مووی دیکھنے کی ہمت ہے آپ میں میرے ساتھ تو نیکسٹ ٹائم وہی دکھاؤں گا۔"یشر نے مسکراتے ہوئے اس کے حواس باختہ"

چہرے کی جانب دیکھا۔پھر اپنا تکیہ سیدھا کر کے اس کے قرب لیٹ گیا جس کے ہاتھوں کے شکنجے میں یشر کا بازو تھا۔

چلیں ہارر مووی کا ایک فائدہ تو ہوا ہے"یشر نے اپنے بازو کی جانب اشارہ کرتے شوخی سے کہا۔ "

چپ کریں مجھے سورتیں پڑھنے دیں"اس نے یشر کے سینے پر ہاتھ مارتے اسے چپ کروایا۔ "

اف جنگلی"یشر نے مصنوعی آہ وبکا کی۔ جس پر عزہ کے چہرے پر بالآخر مسکراہٹ ابھری۔ "

exponovels

یشر بھی اسکی جانب دیکھ کر مسکرایا۔

تھینکس فار دس لولی سائل "اس نے محبت سے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام کر لبوں سے لگایا۔"

اگلے دن وہ میٹنگ سے فارغ ہو کر اپنے روم میں آکر بیٹھا ہی تھا کہ زبیر کی کال اس کے موبائل پر آنے لگی۔

پہلے تو اس کا دل کیا کہ وہ اٹینڈ نہ کرے پھر کچھ سوچ کر یس کا بٹن دباتے فون کان سے لگا لیا۔

ہیلو "یشر کی سپاٹ آواز فون میں ابھری۔ "

ہیلو یشر۔۔پلیز فون مت رکھنا کیا میں تم سے تھوڑی دیر کے لیئے بات کر سکتا ہوں "اس نے ڈرتے ہوئے یشر سے اجازت مانگی۔اس" کے لہجے میں شرمندگی کا تاثر تھا۔

جی "یشر نے مختصر جواب دیا۔عزہ کے ساتھ تو اس نے جو کیا سو کیا فیحہ کے حوالے سے انکی پوری فیملی کے ساتھ دھوکا کرنے پر یشر کا دل" اس سے بات کرنے پر آمادہ نہیں تھا۔مگر اپنی نرم طبیعت کے باعث وہ اس کی بات سننے پر مجبور ہو گیا۔

یشر پلیز مجھے معاف کر دو میں نے شادی سے پہلے تم سب کو جس دھوکے میں رکھا۔فیحہ کے ساتھ جو بے وفائی کی میں اس سب کے" لیئے معذرت چاہتا ہوں "اس کی آواز میں نمی تھی۔اللہ جب غرور توڑتا ہے تو انسان کو انسان کے سامنے ہی شرمندہ کرتا ہے

میں خود کو نہ جانے کیا سمجھ بیٹھا تھا مگر اللہ نے میری گرفت بہت سخت کی ہے۔میں پچھلے چار سال سے ضمیر کی عدالت میں روز پیشیاں بھگت رہا ہوں مگر رہائی کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔۔میں "زبیر بات کرتے کرتے رکا۔

یشر کو ایسا محسوس ہوا وہ اپنے آنسوؤں کو روکنے کے لیئے رکا ہو جیسے۔

جس دن میں نے فیحہ کے بانجھ ہونے کی خبر سنی تھی اسی دن کسی کی تکلیف کا احساس بہت شدت سے اٹھا تھا۔میں نے وہی سم واپس" اپنے فون میں لگائی جس سے میں وفا سے بات کرتا تھا۔جو میں شادی سے پہلے بند کر چکا تھا۔وفا کے لاتعداد میسجز اس میں آئے ہوئے تھے۔

میں نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔

اس کا آخری میسج میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ "

اس نے لکھا تھا 'زبیر میں دعا کرتی ہوں جیسے تمہاری محبت نے مجھے ساری دنیا میں رسوا کیا ہے تم بھی اپنی محبت کے سامنے رسوا ہو۔اتنا ذلیل وخوار ہو کہ تم معافی مانگنا بھی چاہو تو کبھی تمہیں معافی نہ ملے۔تم دن رات عذاب مسلسل سے گزرو جیسے میں گزر رہی ہوں۔تم

exponovels

اللہ کی عدالت میں بھی جاؤ تو وہ تم پر رحم نہ کھائے۔ میرے اندر تمہاری اولاد جو پل رہی ہے تم ساری عمر اس کے لیئے ترسو' اور یشر یہی سب ہو رہا ہے میرے ساتھ۔ فیحہ سے میں نے حقیقت میں محبت کی ہے۔ میں نے اس سے شادی کے بعد اپنی ڈال ڈال پر پھرنے والی فطرت کو بدل دیا۔ مگر اللہ نے مجھے اسی کے سامنے رسوا کیا میں فیحہ کی وہ بے اعتبار اور تاسف بھری نظریں نہیں بھول سکتا جو پرسوں رات اسے سب حقیقت بتاتے ہوئے میں نے سہی ہیں۔

میں نے عزہ سے معافی مانگی مجھے نہیں ملی۔ میں نے فیحہ سے معافی مانگی مجھے نہیں ملی۔ وفا کی ہر بد دعا کو اللہ نے سنا وہ سب پوری ہو رہی ہیں۔ نہ میرے لیئے زمیں میں کوئی جگہ ہے نا آسمان میں۔۔ میں بہت بے بس ہوں۔۔ یشر مجھے معاف کر دو۔۔ میں اپنی اولاد کے لیئے ترس رہا ہوں مگر میں جانتا ہوں کے وہ بھی مجھے نہیں ملے گی۔ مجھ جیسے نفس کے غلاموں کے ساتھ یہی ہونا چاہیئے۔۔

مگر میں یہ تکلیف سہہ نہیں پارہا۔۔ یہ میرے بس سے باہر ہے۔ مجھ جیسے ہی گناہگار ہوتے ہیں جنہیں اللہ تھوڑی سی بھی تکلیف دیتا ہے تو وہ بلبلا اٹھتے ہیں۔ اللہ کے نیک وکار تو وہی ہوتے ہیں جو زیادہ تکلیف میں بھی صابر وشاکر رہتے ہیں۔ میں نیک وکار مین نہیں ہوں یشر۔۔ میں "زبیر کی ہچکیاں بندھ چکی تھیں۔ یشر نے اپنی انگلی اور انگوٹھے سے ماتھے کو مسلا۔

ٹھیک ہے وہ گناہگار تھا یا جو بھی تھا یہ ہم انسانوں کا کام نہیں کہ ہم کسی کو اسکی برائی کی بنیاد پر جانچیں اور اسے کے اچھے یا برے مسلمان ہونے کے درجے سیٹ کرتے پھریں۔

یہ تو اللہ اور اس کے بندے کا معاملہ ہے وہ تو کافروں کا دل اپنی جانب موڑ دیتا ہے تو زبیر تو پھر مسلمان گھرانے سے تھا۔

یشر اس کے بارے میں غلط قیاس کر کے کیوں گناہ گاروں میں شمار ہوتا۔

اس کو معاف کرنے نہ کرنے کا اختیار اللہ کے پاس تھا۔ ہم بندے یہ اختیار حاصل کر کے خود کو برتر جاننے لگتے ہیں اور یہی آزمائش بھی ہے۔ اللہ تو ہمیں قدم قدم پر آزماتا ہے کہ کب ہم انسان سے فرعون بنتے ہیں۔

یشر انسان ہی رہنا چاہتا تھا۔

زبیر بھائی میں آپ کو معاف کرنے نہ کرنے والا کون ہوں۔ ہاں آپ نے میری بہن کی محبت کے ساتھ دھوکہ ہوا۔ اس بات نے میرا" دل بھی دکھایا۔ مگر بحر حال اگر میری بہن آپ کو معاف کر دے گی تو مجھے آپ سے کوئی مسئلہ نہیں۔ آپ نے یقیناً "بہت سے لوگوں کے ساتھ بہت برا کیا مگر اللہ کے رحم سے ہمیں کبھی مایوس نہین ہونا چاہیئے۔ میرا اور آپ کا تعلق بہنوئی اور سالے سے زیادہ انسانیت کا ہے اور اسی انسانیت کے ناطے میں نے آپ کے احساسات کو سنا ہے۔ اور اسی انسانیت کے ناطے میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا بار باران سب سے معافی مانگیں کیونکہ حقوق اللہ تبھی پورے ہو سکتے ہیں جب آپ حقوق العباد کو بھی صحیح سے ادا کر سکیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کے حق میں اچھا کرے "یشر کی نرم طبیعت اسے یہ اجازت نہیں دیتی تھی کہ ایک شرمندہ انسان کو وہ اپنے لفظوں سے مزید کچوکے

لگائے۔

بہت شکریہ کیا میں باہر جانے سے پہلے صرف ایک دفعہ وفا کے بچوں کو دیکھ سکتا ہوں۔۔یہ صرف ایک درخواست ہے۔میں تو خود کو" ان کا باپ کہلانے کے لائق بھی نہیں سمجھتا کہ ان کی ماں کو ان سے چھیننے کا جرم بھی میرے کھاتے میں ہے"زبیر نے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھتے بمشکل کہا۔

میں عزہ سے پوچھے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا کہ بحر حال ان پر سب سے زیادہ حق اسی کا ہے"یشر نے اسے کوئی امید دلائے بغیر کہا۔ "

ٹھیک ہے۔۔بہت شکریہ یشر "اس نے تشکر آمیز لہجے میں کہا اور خدا حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔جبکہ یشر فون بند کر کے کسی گہری سوچ" میں ڈوب گیا۔

عزہ کے سمجھانے پر فیحہ اسی رات واپس فیصل آباد چلی گئی تھی رات کی فلائیٹ سے۔سب اسے چھوڑنے گئے تھے۔وہاں سے یشر انہیں فن لینڈ لے گیا۔بچے خوب کھیلے اور واپس آکر جلد ہی سو گئے تھے۔

عزہ جو بیڈ پر بیٹھی کوئی ڈائجسٹ پڑھ رہی تھی یشر کے کمرے میں آنے پر بھی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوئی۔

جب آپ کا رئیل ہیرو آپکے پاس آپکے سامنے ہے تو پھر ان رسالوں کی کہانیوں میں کیا تلاش کرتی ہیں"یشر نے اس کے ہاتھ سے" ڈائجسٹ لیتے اسکے سامنے بیٹھتے چاہت سے اسے دیکھا جو کالے کپڑے پہنے کالی ہی شال لیے یشر کے دل کی دنیا میں حشر برپا کر رہی تھی۔

آپ تو میرے ہیرو ہیں ہی نہیں میرا اصل آئیڈیل تو گرو ہے تو پھر آپ کو دیکھ کر میں نے کیا کرنا ہے"عزہ نے یشر کو اس کے رات" کے الفاظ یاد کروائے۔

ہاہاہا! چلیں اب مجھ پر ہی گزارا کر لیں۔ایک کام کریں کافی بنا کر لائیں"یشر کی بات پر عزہ نے منہ بنایا۔ "

صبح آفس کا آف ہے سونو بہانا چلیں شاباش"یشر نے اسے بچوں کی طرح پچکارا۔ "

ئے تو اگر کل آف ہے تو کیا اس وقت کافی پی کر شب شہزادہ بننا ضروری ہے۔۔سوئیں چپ کر کے"اس نے اٹھنے سے انکار کرتے ہو" کہا۔

حد ہے یار ان رومینٹک ہونے کی۔۔کافی کا مگ لے کر ہم باہر لان میں جائیں گے۔باتیں کریں گے اور کافی انجوائے کریں گے"یشر" نے اپنی پلیننگ بتائی۔

جی بالکل اور پھر نمونیہ کروا کر ہفتہ کمرے کے اندر ہی پڑے رہیں گے"عزہ نے اس کے ارادوں پر بالکل ہی پانی پھیر دیا۔ "

exponovels

میں خود ہی بنا لاتا ہوں "یشر غصے سے اٹھا۔ "

اچھا اچھا جا رہی ہوں "عزہ اب کی بار جلدی سے اٹھی۔ مقصد صرف اسے تنگ کرنا تھا۔ "

کافی لے کر وہ دونوں اپنے کمرے کا سلائیڈنگ ڈور کھول کر باہر آئے جہاں گارڈن سوئنگ تھا۔

یشر اس کا ہاتھ تھام کر اس پر بیٹھ گیا۔

سرد رات میں چاند کی روشنی میں ہاتھ میں کافی کے مگ لیے یہاں پر بیٹھنا واقعی میں بہت رومینٹک لگ رہا تھا۔

عزہ نے دل ہی دل میں یشر کے آئیڈیا کو سراہا۔

یشر کا ایک ہاتھ عزہ کے شانوں پر تھا جب کہ ایک ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔

"عزہ آپکے نزدیک بدلہ لینے والا اچھا انسان ہے یا معاف کرنے والا"

معاف کرنے والا۔ "اس نے ایک لمحے کا بھی توقف کیے بنا جواب دیا "

عزہ کیا آپ میری ایک بات مانیں گی۔ " گردن موڑ کر عزہ کو دیکھتے اس نے اپنی پر سوچ نگاہیں اس کے چہرے پر جمائیں۔ "

سو باتیں کہیں یشر۔۔ "اس نے یشر کی جانب دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "

عزہ اگر آپکو یہ اختیار دیا جائے کہ آپ زبیر بھائی سے بدلہ لیں یا انہیں معاف کر دیں تو آپ کس بات کو فوقیت دیں گی "عزہ کو معلوم ہوتا" کہ یشر نے وہ بات کس مقصد کے تحت پوچھی تھی تو کبھی بھی اس کا جواب نہ دیتی۔

یشر پلیز میں اس بندے کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتی "عزہ نے کاٹ دار لہجے میں کہا۔ "

عزہ آپ کو معلوم ہے ان کی حالت اس وقت ایسے شخص کی سی ہے جسے نہ موت قبول کر رہی ہے نہ زندگی۔ وہ آپ کی ایک معافی کی وجہ" سے ہوا میں معلق ہے اور میری بیوی ہونے کے ناطے میرا فرض ہے کہ میں آپکو سمجھاؤں۔ آگے آپ کی مرضی ہے میں آپ کو فورس نہیں کروں گا۔ "کافی ختم کرتے یشر نے کپ نیچے زمین پر رکھتے اب کی بار اپنا رخ مکمل طور پر عزہ کی جانب کر لیا تھا۔

کیا آپ نہیں جانتے اس شیطان صفت انسان نے میری بہن کے ساتھ کیا کیا تھا "عزہ نے حیرت زدہ نظریں یشر کے چہرے پر ڈالیں جو" اس کا ایک ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے چکا تھا اور عزہ کے ہاتھ سے خالی کپ لے کر اپنے کپ کے ساتھ رکھ دیا تھا۔

"عزہ میں سب جانتا ہوں مگر کیا ہمارا بدلہ لینا اللہ کے انصاف سے نعوذ باللہ بڑھ کر ہے"

اللہ معاف کرے میں نے ایسا کب کہا "عزہ جلدی سے بولی جبکہ آنکھوں سے آنسو رواں ہونے کو تیار تھے۔ "

تو پھر یہ اختیار بھی اپنے ہاتھ میں مت لیں۔ وہ ساری زندگی نارسائی کی آگ میں جلے گا۔ اس نے فیحہ آپا سے جو محبت کی تھی آج وہ ان" کے آگے بھی اپنے کیے پر شرمندہ ہے۔ کیا یہ اللہ کی سزا نہیں کہ اس کی محبوب بیوی اسے اولاد نہیں دے سکی۔ بے شک وہ میری بہن

exponovels

ہیں میں خود بھی یہ تکلیف محسوس کرتا ہوں کے وہ بے اولاد ہیں مگر مجھ سے کہیں زیادہ تکلیف وہ شخص محسوس کرتا ہے۔ عزہ ہم اللہ کے انصاف کا مقابلہ نہیں کر سکتے کہ آخر کو ہم اس کے بندے ہیں۔ اللہ نے اسے سزا دی ہے ساری عمر کی سزا۔ اور آپ کو پتہ ہے اللہ قدم قدم پر ہمیں آزماتا ہے کبھی اختیار دے کر اور کبھی چھین کر۔ وہ آپکی معافی کے انتظار میں ہے کیونکہ سب سے زیادہ نقصان اس نے آپ کا کیا ہے۔ آپ جانتی ہیں نہ اللہ اپنے ان بندوں کو کتنا پسند فرماتا ہے جو بدلے کا اختیار رکھتے ہوئے بھی کسی شخص کو صرف اللہ کی رضا کے لیئے معاف کر دیں۔ اللہ کی سب سے بڑی صفت ہی رحم ہے اور وہ اپنے بندوں میں بھی یہی صفت دیکھنے کا خواہاں ہے۔ تبھی تو بار بار وہ معاف کرنے اور رحم کرنے کا فرماتا ہے۔

عزہ آپ بہت اچھی ہیں آپ کی اچھائی کے ہم سب معترف ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ اسی اچھائی کے سبب آپ اسے معاف کر دیں گی "یشر نے اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامتے اپنے ہاتھوں میں دباتے اسے ہمت اور حوصلہ دیا۔ جو یشر کی باتوں پر شدت گریہ سے رو رہی تھی۔

اور میں ایک اور درخواست کرتا ہوں میں جانتا ہوں جو بات میں کرنے جا رہا ہوں وہ آپ کے لیئے قابل قبول نہیں مگر ایک " درخواست ہے ماننا نہ ماننا آپکے اختیار میں ہے میں زبردستی نہیں کروں گا۔

عزہ میں نے سوچا ہے کہ ہم بچوں کو فیحہ آپ اور زبیر بھائی کو دے دیں "عزہ نے اپنی حیرت زدہ رونے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے یشر کو دیکھا۔

پلیز یشر میں اتنی اچھی نہیں ہوں۔ میں وہ سب نہیں بھلا سکتی میں وفا کے بچوں کو اس بے مہر انسان کے سپرد نہیں کر سکتی "اس نے شدت سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔

عزہ آپ اس حقیقت سے نظریں نہیں چرا سکتی ہو کہ وہ بچے زبیر کے بھی ہیں۔ ان کی رگوں میں اس کا خون بھی دوڑ رہا ہے۔ اور خون کی " کشش کبھی نہ کبھی اپنا آپ ضرور منواتی ہے۔ آپ میرے بارے میں غلط گمان مت کرنا میں نے ساری عمر کے لیئے ان کی ذمہ داری اٹھائی ہے۔ مگر عزہ صرف ایک مرتبہ سوچو اگر انہوں نے بڑے ہو کر آپ کو یہ کہا کہ آپ نے انہیں ان کے باپ کو کیوں نہیں دیا، آپ نے انہیں اپنے سگے رشتے سے دور کیا۔ تو عزہ آپکی ساری ریاضتیں ایک پل میں ختم ہو جائیں گی۔

عزہ ماں باپ جیسے بھی ہوں وہ ماں باپ ہی ہوتے ہیں۔ میں یا آپ انہیں اپنی محبت کی ایک ایک بوند بھی دے دیں مگر اس محبت کا مقابلہ نہیں کر سکتے جو انہیں اپنے ماں باپ سے ہو گی۔

عزہ میں نہیں چاہتا کہ آپ کی محبت کو کوئی خود غرضی کا نام دے۔ کل کو یہی بچے یہ کہیں کہ آپ نے صرف اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیئے یہ سب کیا۔

exponovels

عزہ رشتوں کو بہت سوچ سمجھ کر برتنا پڑتا ہے یہ قدم قدم پر امتحان میں ڈالتے ہیں۔

آپ بہت اچھی ہو عزہ اور اللہ اپنے اچھے بندوں کو آزمائشوں کے لیۓ چنتا ہے۔اور ویسے بھی یہ بچ ےزبیر سے زیادہ فیحہ آپا کے سائے میں پلیں گ ےۓ۔کیا آپ کو ان کی اچھائی میں کوئی شک ہے"یسٹر نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے اسکے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

نہیں وہ بہت اچھی ہیں یسٹر مگر میں اتنی اچھی نہیں ہوں جتنا آپ مجھے سمجھ رہے ہیں۔ میں بالکل بھی اچھی نہیں ہوں"وہ اسکے ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔

عزہ آپ میری سوچ سے بھی کہیں زیادہ اچھی ہو۔مجھے امید ہے آپ بہت اچھا فیصلہ کرو گی۔اور آپ کا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے دل و جان سے منظور ہو گا۔ میں ہر قدم پر آپکے ساتھ ہوں۔"یسٹر نے اسے خود میں سمیٹتے اسے اپنے ہونے کا یقین دلایا جو بکھرتی چلی جا رہی تھی۔

وہ ساری رات پھر عزہ نے اللہ کے سامنے رو کر گڑ گڑا کر اس سے بہترین فیصلے کرنے کی درخواست کر کے گزاری۔

جن بچوں کو اس نے اپنی اولاد کی طرح پالا تھا۔انہیں انہی کے باپ کو دینا اسے دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔مگر جو سگہ رشتہ اللہ نے ان کے لیۓ لکھا تھا وہ اس کا واقعی مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے حاجات کے نفل پڑھے۔

اللہ سے اپنے فیصلے پر پر سکون اور ثابت قدم رہنے کی دعا مانگی۔

کیا کیا تکلیف دہ لمحے یاد نہ آئے تھے۔مگر وہ اللہ کی نظر میں فرعون نہیں بننا چاہتی تھی۔

یسٹر نے بالکل صحیح کہا تھا اللہ ہر لمحہ اپنے بندے کو آزماتا ہے۔آج جب اللہ نے زبیر کی معافی کا اختیار اس کے ہاتھ میں دیا تھا تو وہ برتری کے زعم میں اپنے کھاتے میں سفاکیت اور بے رحمی کے ببول نہیں اگانا چاہتی تھی جس کے کانٹے ساری عمر اسکی ذات کو چبھتے رہیں۔

وہ رحمدلی کی راہ کو چن کر عجز کی ہی سطح پر رہنا چاہتی تھی۔اور بالآخر فیصلہ ہو گیا تھا۔

اللہ نے اس کے دل کو سکون بخش دیا تھا۔

اگلے دن اس نے یسٹر کو اپنا فیصلہ سنایا۔برائی انسان بہت آسانی سے کر جاتا ہے۔مگر کبھی کبھی نیکی آپکی پوری ذات کو ہلا کر رکھ دیتی ہے۔

عزہ کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہو رہا تھا۔

اسی لیئیۓ وہ فیصلہ سناتے بھی اپنے آنسوؤں کو روک نہیں پائی۔یسٹر نے ہمیشہ کی طرح بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔

نیکی کرتے وقت آنسو نہیں بہاتے۔اسے پوری محبت سے کرتے ہیں۔کوئی خلش آپکے دل میں ہے تو اپنا فیصلہ ابھی بھی بدل لیں۔ نیکی" کو اتنے باوقار انداز میں ادا کریں کہ اللہ حقیقت میں آپکو اس کام کے لیۓ چنے جانے پر خوش ہو۔"یسٹر کا ساتھ ہی تو اس کا اصل حوصلہ

exponovels

تھا۔اگر وہ اسے اس کی غلطی کی طرف توجہ نہ دلاتا تو زندگی میں کہیں نہ کہیں وہ زبیر کے ساتھ یہ سب رویہ اپنانے پر ضرور پچھتاتی۔ یشر نے اسے پچھتاوں کی آگ میں سلگنے سے بچالیا تھا۔اللہ نے نجانے کس نیکی کے عوض اتنا پاکیزہ دل والا بندہ اس کے نصیب میں رکھا تھا۔

اپنے آنسو صاف کرتے اس نے یشر کو دیکھ کر فخر سے سوچا۔

اگلے دن انہوں نے فیحہ آپا کو فون کیا کہ وہ دونوں بچوں سمیت انکے ہاں آرہے ہیں۔

کس مقصد کے تحت یہ انہوں نے نہیں بتایا۔

یشر نے اسی رات شہاب صاحب کو فون کر کے تمام حالات سے آگاہ کیا۔وہ جہاں زبیر کی حرکتوں پر غم وغصے کی کیفیت سے گزرے وہیں عزہ اور یشر کے فیصلے پر بے حد خوش ہوئے۔انہوں نے بھی اگلے دن فیحہ کی طرف جانے کا فیصلہ کیا۔

اگلے دن دوپہر میں وہ لوگ زبیر اور فیحہ کے سامنے تھے۔

زبیر سر جھکائے بیٹھا تھا۔

شہاب صاحب اور فریحہ بیگم بھی پہنچ چکی تھیں۔

زبیر کے والدین بھی شرمندہ بیٹھے تھے کہ بہر حال انہوں نے اپنے دوست سے زبیر کی ہر حقیقت کو چھپایا تھا۔

زبیر نے ان سے معافی مانگی۔جب ان کی بیٹی اس شخص کو معاف کرنے پر راضی تھی پھر وہ کون ہوتے تھے اسے معاف نہ کرنے والے۔

انہوں نے بھی بڑے پن کا ثبوت دیتے زبیر کو معاف کر دیا۔

عزہ میں تم سے بھی معافی مانگتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ میں یہ کہنے کا بھی حق نہیں رکھتا مگر "عزہ کے سامنے والے صوفے پر" بیٹھتے اس کے آگے ہاتھ جوڑتے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑا۔

عزہ نے کرب سے آنکھیں بند کیں۔اللہ نے کیسا بدلہ لیا تھا۔یہی وہ شخص تھا جو کبھی کروفر سے اسکی بہن کے لیئے برے الفاظ بولتا اس کے سامنے سے گیا تھا اور آج اتنے سارے لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑے معافی کا طلبگار تھا۔

میں نے اپنے بچوں کے صدقے آپ کو معاف کیا۔حالانکہ یہ میرے بس میں نہیں تھا۔اگر یشر مجھے حوصلہ نہ دیتے۔"عزہ نے ڈبڈبائی" ں ظروں سے اپنے ساتھ بیٹھے یشر کو دیکھا۔جس کی مسکراہٹ نے عزہ کا حوصلہ اور بھی بڑھایا۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر فیحہ کے پاس بیٹھی۔

آپا میں نے اور یشر نے ایک فیصلہ کیا ہے اور میں امید کرتی ہوں آپ ہمارے فیصلے کا مان رکھیں گی۔"اس نے فیحہ کے شانے پر ہاتھ" رکھتے ہوئے کہا۔

جو سر جھکائے بیٹھی تھی۔

کہو میری جان"ایک ہاتھ عزہ کے چہرے پر رکھتے وہ اس محبتوں سے گندھی لڑکی سے بولی۔ "

میں وفا کے بچوں کو آپکی عظیم گود کے سپرد کرنا چاہتی ہوں"اس نے ہلکی مسکراہٹ سے فیحہ سے کہا۔ "

اسے لگا عزہ نے اسے زندگی کی نوید سنادی ہو۔

عزہ"وہ حیرت اور خوشی کے باعث بس اتنا ہی کہہ سکی۔ "

اس کے چہرے پر کھلنے والی چمک نے عزہ کو احساس دلایا کہ یشر نے اس سے کتنی خوبصورت نیکی کروادی ہے۔ایک بے اولاد ماں کی ممتا کو سکون بخش دیا ہے۔اس نے برستی آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا۔

میں ان بچوں کو آپکی ممتا کے سائے میں دینا چاہتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ انہیں یشر جیسا مرد بنائیں گی۔عورت کی عزت" کرنے والا۔لوگوں سے محبت کرنے والا۔دنیا میں صرف محبتیں بانٹنے والا۔"وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر اتنی شدت سے روئی کہ وہاں بیٹھے ہر شخص کی آنکھیں نم کر گئی۔

فیحہ نے اسے محبت سے سمیٹ لیا۔

شام میں جب وہ لوگ وہاں سے نکلنے لگے تو شہاب صاحب نے یشر اور عزہ کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔

نہیں ڈیڈی پھر آئیں گے۔ابھی تو کل آفس ہے"یشر نے سہولت سے انکار کیا۔ "

میں چلی جاؤں"عزہ نے یشر سے انکے ساتھ جانے کا پوچھا۔ "

یشر نے گھور کر اسے دیکھا۔

ہاں نا میری جان تم چلو،ایک دو دن رہ کر چلی جانا تب فنزا کی شادی پر بھی تم لوگ زیادہ رہے نہیں تھے"فریحہ بیگم نے عزہ کو اپنے ساتھ" جانے کے لیۓ تیار کیا۔

نہیں ممی ویک اینڈ پر ہم آجائیں گے نا۔ابھی واپس چلتے ہیں"یشر کسی صورت عزہ کو لیۓ بغیر جانے کو تیار نہ تھا۔اس کے بغیر ایک لمحہ" گزارا نہیں جاتا تھا کہاں دو تین دن۔

تم آتے رہنا ویک اینڈ پر عزہ ابھی ہمارے ساتھ جائے گی"شہاب صاحب بھی اسے لے جانے پر بضد ہوئے۔ "

یشر نے بہت مرتبہ عزہ کو تنبیہی نظروں سے دیکھا مگر وہ جان بوجھ کر نظر انداز کر گئی۔

اور دل میں یشر کی اپنے لیۓ یہ بے قراری دیکھ کر محظوظ ہوئی۔

exponovels

ان کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر وہ اسلام آباد کے لیۓ چلی تو گئ۔ مگر پھر خیال آیا یہ شرارت مہنگی نہ پڑ جاۓ اور اس کا خیال بالکل درست تھا۔

اس نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے لاتعداد میسجز یشر کو کئۓ مگر ایک کا بھی جواب نہیں آیا۔

اب حقیقت میں اس کے ہاتھ پاؤں پھولے اسے اپنے مذاق کے سنگین ہونے کا احساس ہوا۔اور یہ احساس دوچند ہوگیا جب یشر نے اسکی کسی کال کو بھی پک نہیں کیا۔

اسی میں وہ لوگ گھر بھی پہنچ گۓ۔

شہاب صاحب نے اپنے خیریت سے پہنچنے کا بتانے کے لیۓ یشر کو فون کیا تو اس نے اٹھالیا۔ مگر اس کے بعد بھی عزہ کی کوئ کال پک نہیں کی۔

عزہ کے لیۓ وہاں رات گزارنا مشکل ہوگیا۔

اگلے دن اس نے صبح ہی سے واپس جانے کی رٹ لگالی۔

ڈیڈی پلیز مجھے کسی طرح واپس بھجوادیں "شہاب صاحب عزہ کے ساتھی بھی ویسے ہی بے تکلف تھے جیسے یشر کو ساتھ تھے۔ وہ بلا" جھجھک ان سے بات کرلیتی تھی۔

آرام سے بیٹھی رہو ادھر ہی کچھ دن۔ غضب خدا کا کیسے تمہیں آنکھیں نکال کر یہاں آنے سے روک رہا تھا "انہوں نے عزہ کو ڈپٹتے" ہوۓ کہا۔

"ابھی تو صرف آنکھیں نکالیں تھیں ایک دو دن اور رہی تو کچا چبا جائیں گے "

اچھا ایسی بات ہے تو پھر کچھ دن واقعی آرام سے رہو یہاں تاکہ اس کا دماغ ٹھکانے پر آجاۓ "انہوں نے عزہ کو ایک اور مشورہ دیا۔ "

پلیز ڈیڈی بھجوادیں نا "اس نے لجاجت بھرے انداز سے کہا۔ آخر انہوں نے رات کی فلائٹ سے اسے بھجوادیا اور گھر فون کر کے ڈرائیور" سے کہہ دیا کے اسے ائیر پورٹ سے پک کرلے۔

یشر کا گھر جانے کو دل نہیں کر رہا تھا۔ عزہ کے بغیر تو ویسے بھی گھر بالکل ہی بھائیں بھائیں کرتا تھا۔

لہذا یشر گھر دیر سے جانا چاہتا تھا۔ جبکہ ابھی تو صرف آٹھ بجے تھے۔

ابھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ گھر سے کام کرنے والے لڑکے کا فون آگیا۔

ہیلو بھائ جان آپ گھر کب آئیں گے "اس کے پوچھنے پر یشر کو لگ اس نے اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ "

آجاؤں گا یار تمہیں کیا جلدی ہے "اس نے اکتاہٹ سے جواب دیا۔"

نہیں وہ بھائی جی بھابھی بھی نہیں ہیں تو آپکو کھانا کون گرم کر کے دے گا اسی لیے میں نے سوچا پوچھ لوں تاکہ آپکے آنے تک یہیں رکا رہوں "اس کی بات پر یشر نے ٹھنڈی آہ بھری۔

ہائے یار ایک تو تمہاری یہ بھابھی بھی نا۔۔۔ خیر تم چلے جاؤ میں دس بجے تک آؤں گا۔ کھانا کھا کر "یشر کچھ کہتے کہتے رک کر بات کا رخ بدلتے اسے جانے کا کہنے لگا۔

ٹھیک ہے "فون رکھتے وہ دوبارہ سے کچھ پینڈنگ کام کرنے لگا۔ عزہ سے وہ سخت قسم کا ناراض تھا"

جس وقت وہ گھر پہنچا گھر کی سب مین لائٹس بند تھیں۔ لاؤنج کا دروازہ بند کر کے جیسے ہی وہ لاؤنج کے وسط میں آیا۔ دیوں سے ایک راستہ بنایا گیا تھا جو اسکے کمرے کی جانب جاتا تھا۔

یشر پہلے تو حیران ہوا پھر کسی کے ہونے کا احساس بڑی شدت سے ہوا۔ فضاؤں میں جس وجود کی خوشبو بھری ہوئی تھی اس نے یشر کو اندر تک سرشار کیا وہ ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے اس راستے پر چلتا اپنے کمرے کی جانب آیا دروازے کے آگے گلاب کی پتیوں سے بڑا بڑا سوری لکھا تھا۔

یشر بے اختیار اس سرپرائز پر ہنس پڑا۔ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو پورا کمرا موبتیوں کی روشنی سے جگر جگر کر رہا تھا۔ بیڈ کے آگے بہت سی موم بتیوں سے دل کی شکل بنائی گئی تھی۔ وہ عزہ سے کبھی بھی اتنی رومینٹک سچویشن کریٹ کرنے کی امید نہیں رکھتا تھا۔

گلاس وال کے پاس عزہ یشر کو اسی ساڑھی میں نظر آئی جو اس نے فنزا کی شادی پر اس کے لیے بہت محبت سے لی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر عزہ نے مڑ کر یشر کو دیکھا۔

اور یشر اسے اتنے سجے سنورے روپ میں اپنے لیے تیار دیکھ کر ششدر رہ گیا۔

ساری ناراضگی اتنے شاندار استقبال پر ہی ختم ہو چکی تھی۔ مگر صرف دل میں۔

اسلام علیکم "اس نے یشر کی جانب مسکرا کر دیکھتے ہوئے پہل کی۔"

وعلیکم سلام۔۔ آپ نے تو دو تین دن اور رہنا تھا وہاں کچھ زیادہ جلدی نہیں آ گئیں "یشر نے مصنوعی خفگی سے کہا۔ "

آپکی ناراضگی رہنے دیتی تو رہتی نا "اس نے بھی منہ پھلایا۔ "

میری ناراضگی کا بڑا خیال آیا آپکو اور اشاروں سے آپ کو جانے سے منع کر رہا تھا "یشر نے اس کے مقابل آتے ہاتھ سینے پر باندھتے اس " کے چہرے کے خدوخال کو محبت سے دیکھا۔

مجھے اشاروں کی زبان سمجھ نہیں آتی "عزہ نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔ "

exponovels

یشر نے اس کے چہرے پر پیار سے اپنے ہاتھ پھیرتے ہوئے عزہ کو اپنی نظروں سے پگھلایا۔

محبت کی زبان تو سمجھ آتی ہے نا" یشر کی گمبھیر آواز پر اسے لگا اسکا دل اتنی زور زور سے دھڑکا کہ اسے لگا یہ سینے سے باہر آ جائیں گا۔ "

اس میں تو میں بالکل کوری ہوں" عزہ نے اس سے نظریں چراتے ہوئے گویا اپنی غلطی مانی۔ "

آج کے استقبال سے تو نہیں لگ رہا" عزہ اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے مسکرائی۔ "

آپ جیسے بندے کی محبتوں نے کچھ تو اثر دکھانا تھانا۔" اس نے نظریں جھکاتے کہا۔ "

ابھی تو میں نے اپنی محبتیں نچھاور ہی نہیں کیں" یشر نے اسکی کمر کے گرد اپنا بازو باندھتے عزہ کو محبت سے اپنے ساتھ لگایا۔ "

بچوں کے بغیر گھر کتنا سونا لگ رہا ہے نا" عزہ نے اسکی بات نظر انداز کرتے کہا۔ یشر کو سمجھ آ گئی وہ بات بدلنا چاہ رہی ہے۔ "

ڈونٹ وری ہم جلد ہی انتظام کر لیتے ہیں۔" یشر نے شرارت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ "

جیسے ہی بات عزہ کی سمجھ میں آئی اس کے چہرے پر لالی بکھری۔

تھینک یو عزہ میرا مان رکھنے کے لیے" یشر نے سنجیدہ ہوتے پیار سے اپنی شریک سفر کو دیکھا جو حقیقت میں اسکی شریک سفر تھی۔"

جس نے اس سفر کا آغاز ہی یشر کی عزت سب کے سامنے بڑھا کر کی تھی۔ تو باقی کا سفر اس کے ہمراہ کتنا خوبصورت گزرنا تھا۔

عزہ نے محبت سے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھا۔

یشر وہ سا بہت مشکل تھا مگر اللہ نے آپکی صورت میں مجھے جو ہمت دی اس نے مجھ سے یہ نیک کام کروا لیا۔ میں اسے معاف کر کے "

واقعی بہت مطمئن ہو گئی ہوں۔ ایک بوجھ سا تھا جو دل سے اتر گیا ہے" عزہ کی بات پر یشر نے محبت سے اسے خود میں بھینچا۔

اس کا مطلب ہے اب آپ ہمیشہ میری فرمانبردار رہیں گی۔" یشر نے اس کا موڈ بدلنے کے لیے ہنستے ہوئے موضوع بدلا۔ "

عزہ مجھے آج اس رات اپنی نئی زندگی کا آغاز کرنے سے پہلے کچھ کہنا ہے" یشر اسے لیے بیڈ پر بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں "

لے کر کہا۔

پلیز کہیں" عزہ نے اسے اجازت دی۔ "

ہم محبت سے بھی پہلے اعتماد کا رشتہ بنائیں گے۔ کبھی کوئی غلط گمان ایک دوسرے کے لیے دل میں نہیں لائیں گے۔ مجھے آپکی محبت "

سے بھی پہلے آپ کا اعتبار چاہیئے" یشر نے سنجیدگی سے کہتے عزہ سے وعدہ لیا۔

عزہ رشتوں کے ٹوٹنے کی اصل وجہ ہی رشتوں میں بے اعتباری ہے۔ ہم محبت تو کر لیتے ہیں اعتبار نہیں کرتے جو سب سے زیادہ "

ضروری ہے" یشر نے اس سے وعدہ لیا۔

میں وعدہ کرتی ہوں میں اب کوئی بات آپ سے چھپانے والی غلطی نہیں کروں گی" عزہ نے مسکراتے ہوئے یشر کو دیکھتے اپنے ہاتھوں "

exponovels

میں یشر کے ہاتھوں کو دبایا۔

گڈ گرل اب اتنا سجنے کی وجہ۔۔آپ تو سادگی میں مجھے گھائل کر گئی ہو۔اس روپ میں کیا بالکل ہی میرے ہوش اڑانے کا ارادہ ہے"""

یشر کی جذبے چھلکاتی نظریں اب عزہ کا طوف کر رہی تھیں۔

فنزا کی شادی پر تو میں پہن نہیں سکی تھی۔تو میں نے سوچا آپ اتنی محبت سے لے کر آئے ہیں کیوں نہ آج آپ کو خوش کر دوں"عزہ نے سادگی سے بتایا۔

مجھے تو خوش کر دیا ہے اب اپنی خیر منا لینا۔"یشر نے معنی خیزی سے اسے کہتے ڈریسنگ روم کی جانب قدم بڑھائے کچھ دیر بعد وہ نائٹ" سے ٹ پہنے باہر آیا۔

جہاں عزہ اب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔

اب اتنی محنت سے جو آپ نے سوری کہا ہے اس کا کچھ تو خراج دینا آپکا حق ہے لائٹس آف کرتا نائٹ بلب آن کرتا یشر اسکی جانب بڑھا۔"

اس کے تیور دیکھ کر عزہ کو ہوش آیا۔

آج کوئی موّوی دیکھیں آپکی پسند کی سیریسلی میں اب چیخیں نہیں ماروں گی"عزہ نے یشر کا دھیان اپنی جانت سے ہٹانے کی ناکام" کوشش کی۔

جو عزہ کے گرد اپنی محبت کا حصار کھینچ رہا تھا۔

ابھی تو ہماری رومانٹیک مووی سے لطف اٹھائیں"یشر کی گھمبیر آواز نے عزہ کی حالت غیر کی۔"

پھر عزہ کے کانوں میں اس نے اپنے پسندیدہ گانے کے چند اشعار گنگنائے

If I lay here

If I just lay here

Would you lie with me and just forget the world?

Forget what we're told

Before we get too old

Show me a garden that's bursting into life

exponovels

All that I am

All that I ever was

Is here in your perfect eyes, they're all I can see

I don't know where

Confused about how as well

Just know that these things will never change for us at all

عزہ کی مسکراہٹ نے اسے سب کچھ بھلادیا اور اس نے عزہ کو۔

ختم شد

exponovels